حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں؟

01 حدیث تلاش کرنا

02 حدیث کا حکم بتانا

03 حدیث پر حکم لگانا

مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں؟

01 حدیث تلاش کرنا

02 حدیث کا حکم بتانا

03 حدیث پر حکم لگانا

مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

{ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں }

- کتاب کا نام : حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہنچانیں
- مرتب : مُفتی مُنیر احمد صاحب
- طباعت : ربیع الثانی 1442ھ/ نومبر 2020ء
- ناشر : المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
- ای میل : admin@almuneer.pk
- ویب سائٹ : almuneer.pk
- فیس بک : AlMuneerOfficial
- یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظات و تبصرے	#
2	مقدمہ	#
3	**حدیث تلاش کرنا**	1
4	احادیث کی ترتیب باعتبار راوی (سند)	3
5	صحابہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کتب لکھی گئیں	
6	1. وہ کتب جن میں صحابی کی مکمل حدیث مذکور نہ ہو	3
7	(1) کتب المسانید	3
8	(2) کتب المعاجم	5
9	2. وہ کتب جن میں صحابی کی مکمل حدیث مذکور نہ ہو	5
10	کتب الاطراف	5
11	3. شیوخ کو مدنظر رکھتے ہوئے کتب لکھی گئی ہوں	7
12	راوی کی کسی خاص صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتب لکھی گئی ہوں	7
13	4. روایۃ الاباء عن الابناء	7
14	5. روایۃ الابناء عن الاباء	7
15	6. روایۃ الاکابر عن الاصاغر	8
16	7. روات کسی خاص صفت کے ساتھ حدیث کو نقل کریں	8
17	8. اسناد عالی واسناد نازل	8
18	9. روایت معاصرین، روایت اقران ومدبج	9
19	10. سابق لاحق	9

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
20	11. سند معلل	9
21	12. اسماء مبہمۃ	9
22	13. سند مرسل	9
23	احادیث کی ترتیب باعتبار مروی (متن)	9
24	ایسی کتب جن میں مکمل احادیث مذکور ہوں	9
25	14. جمیع ابواب دین پر مشتمل ہوں	9
26	(1) جوامع	9
27	(2) المستخرجات	10
28	(3) المستدرکات	12
29	(4) الجامیع	12
30	(5) الزوائد	13
31	15. اکثر ابواب دین پر مشتمل ہوں	14
32	(1) سنن	14
33	(2) المستخرجات	14
34	(3) المصنفات	14
35	(4) الموطآت	15
36	16. دین کے کسی ایک باب پر مشتمل ہوں	15
37	(1) الاجزاء	15
38	(2) الترغیب والترھیب	15
39	(3) الزھد والفضائل والآداب والاخلاق	15
40	(4) الاحکام	16

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
41	(5)موضوعات خاصۃ	16
42	ایسی کتابیں جن میں ادھوری حدیث مذکور ہوں	16
43	17.ایک کتاب کی مفاتیح وفہارس ہوں	16
44	18. کئی کتب کی یکجا ہوں	17
45	19 . ایسی کتابیں جن میں حدیث کا فقط ایک مشہور لفظ مذکور ہو	17
46	20.صرف صحیح روایات ہوں	17
47	21.صرف حسن روایات ہوں	18
48	22. صحیح وحسن دونوں روایات ہوں	18
49	23.صرف موضوع روایات ہوں	18
50	24.صرف ضعیف روایات ہوں	19
51	25.معلل روایات	19
52	26.ناسخ منسوخ روایات	20
53	27.احادیث قدسیۃ	20
54	دوسرے فن کی کتاب ہو احادیث کا ذکر ضمنا ہو	21
55	28.مولف ان احادیث کی تخریج کرے	21
56	29.مولف ان احادیث کی تخریج نہ کرے	23
57	حدیث تلاش کرنے کا طریقہ	25
58	مشق نمبر:1 حدیث تلاش کریں	28
59	**حدیث کا حکم بتانا**	32
60	صحاح ستۃ اور دیگر کتابوں کی احادیث کا حکم جاننے کا طریقہ	33
61	متقدمین اور متاخرین میں سے مندرجہ ذیل حضرات کی تصحیح مندرجہ ذیل کتب میں نقل کی جاتی ہے	35
62	مشق نمبر:2 حدیث کا حکم بیان کریں	40
63	**حدیث پر حکم لگانا**	41
64	پہلا مرحلہ: حدیث کی تخریج کریں	43
65	دوسرا مرحلہ: رجال سند دیکھیں	44
66	پہلا کام: راوی کی تعیین کرنا	44
67	1.عام راوی سے متعلق 4 طریقے	44
68	2.خاص راوی	46
69	دوسرا کام: تحقیق کریں	46
70	1) باعتبار عدالت	46
71	1.عدالت کسے کہتے ہیں	46
72	2.عدالت کے ثبوت کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے	47
73	3.عدالت کے ثبوت کے طریقے	48
74	4. کون سی تعدیل معتبر ہے کون سی نہیں	51
75	5.راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	53
76	6.راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت	53
77	1۔جرح کی تعریف	58
78	2۔جرح کے ثبوت کے طریقے	58
79	3۔کونسی جرح معتبر ہے کونسی نہیں	58

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
80	4۔راویوں کا مرتبہ باعتبار کلمات جرح	64
81	5۔راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار انکے مرتبہ جرح کے	64
82	جن کی نہ عدالت ثابت ہو نہ جرح	69
83	تعدیل بھی ہو جرح بھی ہو	72
84	2)ضبط	74
85	1۔ضبط کسے کہتے ہیں	74
86	2۔ضبط کے ثبوت کیلئے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے	74
87	3۔ضبط کے ثبوت کے طریقے	74
88	4۔راویوں کا مرتبہ ضبط باعتبار کلمات ضبط	75
89	5۔راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ ضبط	75
90	6۔راویوں کا اوراُن کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار جرح (ضبط پر جرح)	76
91	7۔ضبط کا اثبات بھی ہو جرح بھی ہو	
92	ضبط وعدم ضبط کی وضاحت	77
93	انواع	77
94	اقسام عدم الضبط	78
95	(1) کثرت غلط	78
96	(2)سوءِ حفظ	79
97	(3)غفلت	79
98	(4)وہم	79
99	(5)مخالفت ثقات	80
100	1۔2-شاذ ومحفوظ	81
101	3۔4-منکر ومعروف	82
102	5۔مدرج	83
103	6۔المزید فی متصل الاسانید	84
104	7۔مضطرب	84
105	8۔مصحف	85
106	9۔مقلوب	86
107	(6)تساہل میں معروف ہونا	87
108	(7)قبول تلقین میں معروف ہونا	87
109	(8)نسیان (حدیث بیان کرنے کے بعد بھول جانا)	87
110	3)اتصال	88
111	1۔اتصال سند کسے کہتے ہیں	88
112	2۔اتصال کے پہنچاننے کے طریقے	88
113	3۔عدم اتصال کی شکلیں/احکام/مرتبے	90
114	معلق	92
115	مرسل	92
116	4)شذوذ وعلت	98
117	1۔سند میں واقع شذوذ وعلت کی تحقیق	98
118	2۔معرفت کا طریقہ	98
119	3۔شاذ اور معلول کا حکم	99

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
120	5) راوی کا مرتبہ	99
121	تیسرا کام: سند پر حکم لگائیں	100
122	چوتھا کام: یہ سب کہاں دیکھیں	42
123	کتب اسماء رجال کا پرچہ دیکھیں	110
124	**تیسرا مرحلہ: متن دیکھیں**	104
125	پہلا کام: تحقیق کریں (باعتبار شذوذ وعلت)	104
126	دوسرا کام: متن پر حکم لگائیں	105
127	**چوتھا مرحلہ: متابعات اور شواہد دیکھیں**	106
128	**پانچواں مرحلہ: مجموعی اعتبار سے حکم لگائیں**	109
129	معجم الفاظ التعدیل	112
130	معجم الفاظ الجرح	126
131	حوالہ جات: معجم الفاظ التعدیل والجرح	151
132	مشق 3: حدیث پر حکم لگانا	153
133	سند کی تحقیق کریں	153
134	کتب فتاویٰ سے ماخوذ احادیث مبارکہ کی تحقیق	155
135	جوابات مشق نمبر: 1 حدیث تلاش کرنا	156
136	جوابات مشق نمبر: 2 حدیث کا حکم بتانا	158
137	جوابات مشق نمبر: 3 سند کی تحقیق کریں	170
138	جوابات مشق نمبر: 3 کتب فتاویٰ سے ماخوذ احادیث کی تحقیق کریں	192

1. حدیث تلاش کرنا

- طریقہ تالیف کے اعتبار سے کتب حدیث کی اقسام ؟
- حدیث تلاش کرنے کا طریقہ؟
- مشق
- جوابات

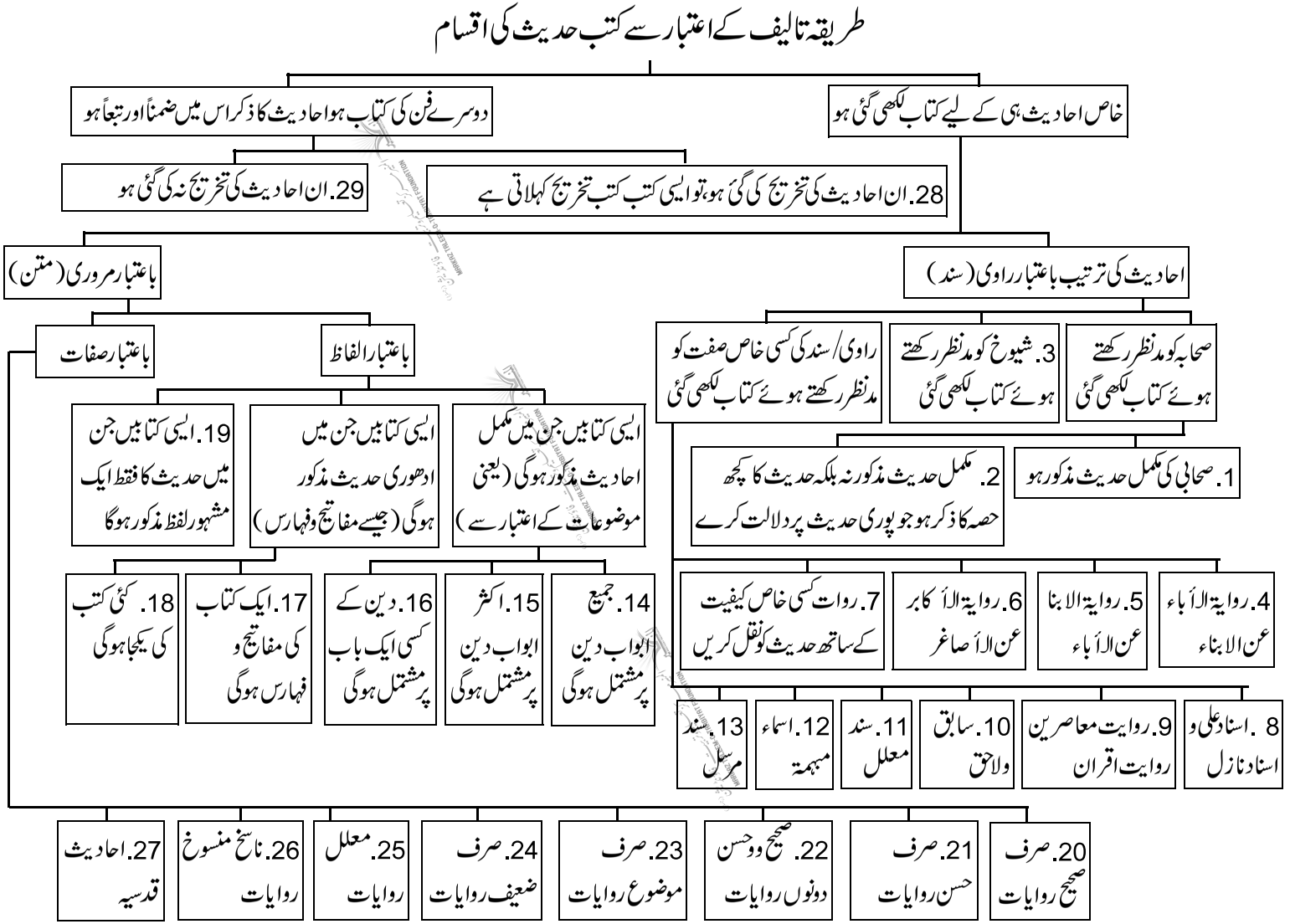
طریقہ تالیف کے اعتبار سے کتب حدیث کی اقسام
خاص احادیث ہی کے لیے کتاب لکھی گئی ہو
دوسرے فن کی کتاب ہو احادیث کا ذکر اس میں ضمناً اور تبعاً ہو
28. ان احادیث کی تخریج کی گئی ہو، تو ایسی کتب کتب تخریج کہلاتی ہے
29. ان احادیث کی تخریج نہ کی گئی ہو
احادیث کی ترتیب باعتبار راوی (سند)
باعتبار مروری (متن)
صحابہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب لکھی گئی
3. شیوخ کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب لکھی گئی
راوی/ سند کی کسی خاص صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب لکھی گئی
1. صحابی کی مکمل حدیث مذکور ہو
2. مکمل حدیث مذکور نہ بلکہ حدیث کا کچھ حصہ کا ذکر ہو جو پوری حدیث پر دلالت کرے
باعتبار الفاظ
باعتبار صفات
ایسی کتابیں جن میں مکمل احادیث مذکور ہوگی (یعنی موضوعات کے اعتبار سے)
ایسی کتابیں جن میں ادھوری حدیث مذکور ہوگی (جیسے مفاتیح وفہارس)
19. ایسی کتابیں جن میں حدیث کا فقط ایک مشہور لفظ مذکور ہوگا
4. روایۃ الأباء عن الابناء
5. روایۃ الابنا عن الأباء
6. روایۃ الأ کابر عن الأ صاغر
7. روات کسی خاص کیفیت کے ساتھ حدیث کو نقل کریں
14. جمیع ابواب دین پر مشتمل ہوگی
15. اکثر ابواب دین پر مشتمل ہوگی
16. دین کے کسی ایک باب پر مشتمل ہوگی
17. ایک کتاب کی مفاتیح و فہارس ہوگی
18. کئی کتب کی یکجا ہوگی
8. اسناد علی و اسناد نازل
9. روایت معاصرین روایت اقران
10. سابق ولاحق
11. سند معلل
12. اسماء مبہمۃ
13. سند مرسل
20. صرف صحیح روایات
21. صرف حسن روایات
22. صحیح وحسن دونوں روایات
23. صرف موضوع روایات
24. صرف ضعیف روایات
25. معلل روایات
26. ناسخ منسوخ روایات
27. احادیث قدسیہ

احادیث کی ترتیب باعتبار راوی (سند)

1. وہ کتب حدیث جن میں صحابی کی مکمل حدیث مذکور ہو۔

(مدخل 39، علوم الحدیث لاسعدی 345، اصول التخریج ودراسۃ الاسانید لطحان 40، الوجیز 68)

جیسے مسانید اور معاجم علی ترتیب اسماء الصحابۃؓ

(1) کتب المسانید:

تعارف:

مسانید مسند کی جمع ہے مسند حدیث کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث صحابہ کرامؓ کے اسماء کی ترتیب سے جمع کی گئی ہو، یعنی ہر صحابی کی تمام مرویات کو یکجا جمع کی گئی ہو، پھر اسماء کی ترتیب بعض مؤلفین اسماء کے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی بعض نے مراتب صحابہ کے اعتبار کو ملحوظ رکھا بعض تقدیم اسلام اور تاخیر اسلام کو مدنظر رکھا۔ (حاشیہ تدریب الراوی: 33/2)

مشہور مسانید:

(1) **مسند احمد** (حاشیۃ تدریب الراوی: 277/2-3/54) (2) **مسند أبی بکر عبد اللہ بن زبیر الحمیدی** (3) **مسند ابی داؤد الطیالسی**۔ (تدریب الراوی: 3/64) (4) **مسند أسد بن موسی الأموی** (5) **مسند مسدد بن مسرھد الأسیدی البصری** (6) **مسند نعیم بن حماد** (7) **مسند عبید اللہ بن موسی العبسی** (8) **مسند أبی خیثمۃ زھیر بن حرب** (9) **مسند أبی یعلی احمد بن علی المثنی الموصلی** (10) **مسند عبد بن حمید** (11) **مسند ابراھیم بن ادھم** (12) **مسند اسحاق ابن راھویہ** (13) **مسند ابی بکر بن ابی شیبہ** (تدریب الراوی: 2/277) (14) **مسند حارث بن محمد بن اسامہ** (15) **مسند بن یحییٰ العدنی** (16) **مسند احمد بن منیۃ** ۔ (17) **مسند بزار** (تدریب الراوی: 3/63) (18) **مسند الشافعی** (تدریب الراوی: 3/65) (19) **مسند خلیفۃ بن خیاط** (20) **مسند الرویانی** (21) **مسند ابی عمر العدنی** (22) **مسند ابن منیع** (23) **مسند سعد بن ابی وقاص** (24) **مسند یعقوب بن شیبۃ** (25) **مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب** (26) **مسند الحمیدی** (27) **مسند ابی بکر الصدیق** (28) **مسند الشاشی** (29) **مسند امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز** (30) **مسند عائشہ ام المؤمنین** رضی اللہ عنہا (31) **مسند ابی عوانہ الاسفرائینی** (32) **مسند امیر المؤمنین عمر بن الخطاب** (33) **مسند الشامیین** (34) **مسند**

ابن کثیر (جامع المسانید) (الوجیز:71-80)

• ومسند الدارمی لیس بمسند بل هو مرتب علی الابواب۔(تدریب الراوی:61/3-33/2)

• ویطلقون (المسند)علی کل کتاب تروی فیه الاحادیث بالاسناد، فمثلا: (الترغیب و ترهیب)، (و ریاض الصالحین)، و (الجامع الصغیر)، لا تسمی مسانید ابداً، اما (صحیح) البخاری و (صحیح) مسلم ، و السنن الاربعة و نحوها فتسمی مسانید ، الی جانب تسمیتهاالاصلیة، لان احادیثها مرویة باسانید مؤلفیها ، و قد سمی البخاری کتابه الصحیح ۔ کما قال ابن الصلاح ص:24-25: (الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول الله ﷺ و سننه و أیامه)۔وعلی هذا جاء قول الامام النووی رحمہ اللہ فی مقدمة شرح مسلم 1:2 بعد أن ذکر سنده الی الامام مسلم (و کذلک وقع لنا بهذا العدد مسندا الامامین أبوی عبدالله أحمد بن حنبل ،و محمد بن یزید أعنی ابن ماجه) ومعلوم أن کتاب ابن ماجه سنن لامسند ولا داعی الی القول : ان هذا من باب التغلیب ، کقولهم:العمران والقمران ومن هنا حصل التباس فی کتاب الدارمی، فهو (سنن) اصالة ومسند بهذا الاعتبار۔(حاشیةتدریب الراوی:2/33)

• خلاصة المذاهب فی مصطلح کلمة (المسند)ثلاثة: 1-الخطیب،وهو:کل ما أسند،وکان اتصاله ظاهریّا، وأکثرمایستعمل فی المرفوع،وکأنه استفادهذاالتعریف من عمل أصحاب المسانید،فالمسندعندهم -غالبا-مرادف للمرفوع المتصل صوریّا۔2-ابن عبدالبر:مارُفع الی النبی صلی الله علیه وسلم ولوبغیرسند،فالمسند عنده مرادف للمرفوع۔3-الحاکم :ماأُسندالی النبی صلی اللی علیه وسلم خاصة،فالمسندعنده:مرفوع متصل اتصالا حقیقّا۔

(تدریب الراوی:2/32،حاشیةتدریب الراوی:3/92)

• و التصنیف علی طریقةالمسانید معروفة،لکن منهم من یعنون باسم الصحابی فقط، فیقول: مسند ابی بکر الصدیق ، مسند عمر بن الخطاب ، و یسرد تحته الاحادیث من روایته۔ وهذه طریقة الامام احمد۔ ومنهم من یصنف ویرتب الاحادیث المرویة عن الصحابی، فیذکر احادیث عائشة۔مثلا۔عن ابیها الصدیق، فاذا فرغ منها سرد احادیث قیس بن ابی حازم عن الصدیق، فاذا فرغ منها سرد احادیث راو ثالث عنه، وهکذا۔وهذه هی طریقةابی داؤد الطیالسی ۔ کما هو واضح من القسم المطبوع من(مسنده)۔وعبیدالله بن موسیٰ،وهذا معنی قول الحاکم:(صنف المسند علی تراجم الرجال)

(حاشیةتدریب الراوی:2/274)

(2) کتب المعاجم:

تعارف:

معاجم معجم کی جمع ہے معجم ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں مؤلف صحابہ کرامؓ کے اسماء یا اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کے اسماء کے ترتیب سے مرتب کی ہو، معجم اگر صحابہ کرام کے اسماء کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہو تو اس صوت میں معجم مسند کا مترادف ہوگا۔(الوجیز:92)

مشہور معاجم:

(1) المعجم الکبیر للطبرانی (2) معجم الصحابة للهمدانی (3) معجم الصحابة للموصلی (4)معجم ابن الاعرابی (5) المعجم الکبیر لابی قاسم (6)معجم ابن المقری (7) معجم ابی بکر (8)معجم شیوخ ابن جمیع۔(الوجیز:95-98)

2. وہ کتب حدیث جن میں صحابی کی مکمل حدیث مذکور نہ ہو بلکہ حدیث کا کچھ حصہ کا ذکر ہو جو پوری حدیث پر دلالت کرے۔(مدخل 45، اسعدی 347، طحان 47)

جیسے کتب اطراف الحدیث

کتب اطراف الحدیث:

تعارف:

یہ ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جو مخصوص کتب کی روایات کے ساتھ خاص ہوتی ہیں، اس کے مولفین ہر صحابی کی مرویات کو الگ الگ ذکر کرتے ہیں، اور صحابہ کے نام میں حروف تہجی کی ترتیب ہوتی ہے، ان میں مکمل متن ذکر نہیں ہوتا بلکہ متن کا ایک حصہ ذکر ہوتا جو باقی متن پر دلالت کر رہا ہوتا ہے، پھر حدیث جن جن کتب میں موجود ہے ان کی طرف رمز سے اشارہ کرتے ہیں۔(الوجیز:220)

نوٹ: ایک اہم کتاب ہے "معجم الرموز عند المحدثین"

مشہور کتب اطراف الحدیث:

(1) أطراف الصحیحین لأبی مسعود الدمشقی (2) أطراف الصحیحین لأبی محمد الواسطی

(3)الاشراف علی معرفة الأطراف لابن عساکر (4)تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف للمزی۔ اس میں کل دس کتابیں ہیں:

6. صحاح ستہ، .7ملحقات، .8تعلیقات بخاری، .9مراسیل ابی داؤد، .10 شمائل ترمذی،عمل الیوم واللیلة للنسائی، رموز : خ بخاری ، خت بخاری تعلیقات ،م، مسلم، دابو داؤد، مدمراسیل ابی داؤد، ت ترمذی، تم شمائل ترمذی، س نسائی، سی عمل الیوم واللیلة، ق ابن ماجه)

(5) اتحاف المهرة بأطراف العشرة لابن حجر) مؤطا مالک، مسند الشافعی، مسند احمد، مسند دارمی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمة، مستدرک حاکم، مستخرج ابی عوانة شرح معانی الآثار، منتقی ابن جارود((6) أطراف المسانید العشرة للبوصیری (مسند طیالسی، حمیدی، مسدد بن مسرهد، محمدبن یحییٰ العدنی، اسحاق بن راهویه، ابی بکر بن ابی شیبه، احمد بن منیع ،عبد بن حمید، ابن ابی اسامه، ابو یعلیٰ) (7) ذخائر المواریث فی الدلالة علی موضع الحدیث لعبد الغنی النابلسی (8) اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی لابن حجر (9)أطراف الصحیحین للحافظ ابی یعلی(10)أطراف الصحیحین لابی نُعیم (11)أطراف الصحیحین للحافظ ابن حجر العسقالانی (12)الأشراف علی الأطراف (13) الأشراف علی الجمع بین النکت الظراف وتحفة الأشراف بمعرفة الأطراف لابن فهد (14)اِطراف الأشراف بالاشراف علی الأطراف للحافظ ابی الفاضل (15) لمُ الأطراف وضم الأتراف للسیوطی(16)أطراف المؤطا للحافظ احمد الخطیب البغدادی(17) أطراف المؤطا لأحمد الانصاری (18) أطراف المسانید العشرة(19) الانارة فی أطراف المختارة (20) الفوائد المجموعُة بأطراف الأجزاء المسموعة (21) الاِجزاء بأطراف الأجزاء (22)أطراف مسند الفردوس لابن حجر (23) أطراف صحیح ابن حبان للحافظ العراقی (الوجیز:223-231،تدریب الراوی:2/360)

فوائد کتب الأطراف:

(1)تسهیل معرفة أسانید الحدیث، لاجتماعها فی موضع واحد۔(2)معرفة من أخرج الحدیث من أصحاب المصادر، والأصول، والباب الذی أَخرجوه فیه، فهی نوع من الفهارس متعدِّدالفوائد۔ (3)معرفة عدد أحادیث کلِّ صحابیّ فی الکتب التی عُمِلَ علیها کتابُ الأطراف۔(الوجیز:221)

3. وہ کتب حدیث جو شیوخ کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہوں

(مدخل40، اسعدی346، طحان45، الوجیز92)

جیسے معاجم علی ترتیب اسماء الشیوخ

● المشيخة: الجزء الذی یجمع فیه المحدث اسماء شیوخه و مرویاته عنهم، ثم صاروا یطلقون علیه بعد ذلک (المعجم) ، لمّا صاروا یفردون اسماء الشیوخ و یرتبونها علی حروف المعجم ،فکثر استعمال و اطلاق المعجم مع المشیخات ، و أهل الأندلس یستعملون و یطلقون (البرنامج)۔أما فی القرون الأخیرة فأهل المشرق یقولون الی الآن (الثّبت)، و اهل المغرب الی الآن یسمونه (الفهرسة)

(حاشیة تدریب الراوی:2/421)

مشہور معاجم:

(1) المعجم الاوسط للطبرانی (2) المعجم الصغیر للطبرانی (3)المعجم الکبیر لطبرانی (4) معاجم الشیوخ الاسماعیلی (5)معجم الشیوخ ابو نعیم الاصفهانی (6)معجم الشیوخ ابو عبدالله الحاکم الضبی (7)معجم الشیوخ ابن الاعرابی (8)معجم الشیوخ ابن ذاذان (9)معجم الشیوخ السهمی (10) معجم الشیوخ سمعانی (11)معجم الشیوخ سلفی (12)معجم الشیوخ ابن خلیفه الاموی (13)معجم الشیوخ ابن منصور السمعانی (14) معجم الشیوخ دمیاطی (15) معجم الشیوخ تنوخی (16) معجم سبکی و ذهبی. (حدیث کی مشہور کتابیں:199-201)

راوی/سند کی کسی خاص صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب لکھی گئی ہو (مدخل,40 طحان130، اسعدی:286)

4. روایة الأباء عن الابناء

(1) روایة الأباء عن الابناء للخطیب البغدادی (2) مارواه الکبار عن الصغار و الآباء عن الابناء للوراق۔

5. روایة الابناء عن الأباء

(1) جزء من روای عن ابیه عن جده لأبی خیثمة (2) روایة الابناء عن ابائهم لوائلی (3) الوشی المعلم فی من روی عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ للعلائی۔

6. روایۃ الاکابر عن الاصاغر

(1) مارواہ الکبار عن الصغار والآباء عن الابناء للوراق (2) صحابہ نے بواسطہ تابعین دوسرے صحابہ سے للخطیب۔

7. روات کسی خاص صفت کے ساتھ حدیث کو نقل کریں

(1) المسلسلات الکبریٰ للسیوطی (2) المناھل السلسلة فی الاحادیث المسلسة للأیوبی (3) مجموعة المسلسلات لشاہ ولی اللہ (4) مجموع مسلسلات فی الحدیث۔

8. اسناد عالی واسناد نازل

1) وحدانیات: وحدنیات الامام ابی حنیفة لعبد الکریم
2) ثنائیات: عوالی مالک للنشاپوری وابن عساکر
3) ثلاثیات: (1) ثلاثیات بخاری لابن حجر (2) ثلاثیات احمد بن حنبل لابن حجر
4) رباعیات: رباعیات الامام الشافعی لدارقطنی
5) خماسیات: خماسیات ابن النقود
6) سداسیات: سداسیات ابن الخطاب الرازی
7) سباعیات: (1) سباعیات ابو موسی مدینی (2) سباعیات ابو جعفر صیدلانی (3) سباعیات ابو القاسم عساکر (4) سباعیات قاسم ابن عساکر (5) سباعیات صرانی
8) ثمانیات: (1) ثمانیات ابو الفرج (2) ثمانیات ابو الحسین یحی عطار (3) ثمانیات ضیاء مقدسی
9) تساعیات: (1) تساعیات رضی الدین مکی (2) تساعیات قاضی القضاۃ عز الدین تساعیات غرناطی
10) عشاریات: (1) عشاریات امام ترمذی ونسائی (2) عشاریات برھان الدین ابو اسحاق البعلی (3) عشاریات زین الدین عراقی (4) عشاریات ابن حجر (5) عشاریات سیوطی وسخاوی

(حدیث کی مشہور کتابیں: 158-160)

9. روایت معاصرین، روایت اقران ومدبج (اسعدی 301)

(1) المدبج لدارقطنی (2) روایة القران لاصبھانی۔

10. سابق لاحق (اسعدی303)

تعارف: کسی ایک شیخ واستاد سے حدیث کی تحصیل کرنے والے دو ایسے اشخاص کہ ان دونوں کی وفات کے درمیان کافی مدت کا فاصلہ ہو۔(اسعدی303)

(1) السابق و اللاحق للخطیب

11. سند معلل

دیکھیں ص:19

12. اسماء مبہمۃ (طحان132)

(1) الاسماء المبهمة فی الأنباء المحكمة للخطيب (2) المستفاد من مبهمات المتن و الاسناد لابی زراعة (اجمع الكتب فی هذا الباب و انفعها)

13. سند مرسل (اسعدی137،طحان131)

(1) المراسيل لأبی داؤد السجستانی (2) المراسيل لابن ابی حاتم (3) جامع التحصيل لاحكام المراسيل للعلائی

احادیث کی ترتیب باعتبار مروی (متن)

❑ ایسی کتب جن میں مکمل احادیث مذکور ہوں (موضوعات کے اعتبار سے)

14. جمیع ابواب دین پر مشتمل ہوں (طحان97)

1) جوامع (اسعدی345،طحان97)

تعارف: وہ کتب جن میں تفسیر،عقائد، آداب، احکام، مناقب سیر،فتن،علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کی احادیث مندرج ہوں۔(خیر الاصول:10،طحان:93)

(1) الجامع الصحيح البخاری (2) الجامع الصحيح المسلم (3) جامع عبد الرزاق (4) جامع الثوری (5) جامع ابن عيينة (6) جامع معمر (7) جامع الترمذی (8) جامع خلال (9) جامع صغير

و کبیر (10) جامع ابن عربی۔(حدیث کی مشہور کتاب:97)

2)المستخرجات(اسعدی347،طحان101،تدریب الراوی:405/2)

تعارف: وہ کتب جن میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا ہو۔(خیر الاصول:11،طحان:97)

- **موضوع المستخرج:**

وموضوع المستخرج -كما قال العراقی - أن يأتی المصنف الى الكتاب فيخرج أحاديثه بأسانيد لنفسه، من غير طريق صاحب الكتاب، فيجتمع معه فی شيخه أو من فوقه قال شيخ الاسلام: وشرطه أن لا يصل الى شيخ أبعد حتى يفقد سندا يوصله الى الاقرب، الا لعذر من علو، أو زيادة مهمة

قال: ولذلک يقول أبو عوانة فی (مستخرجه) على مسلم بعد أن يسوق طرق مسلم كلها من هنا لمخرجه، ثم يسوق أسانيد۔ يجتمع فيها مع مسلم فيمن فوق ذلک، وربما قال: من هنا لم يخرجاه۔(تدریب الراوی:2/413)

- **يفيد هذا من الحافظ العراقی أن ما يرويه أصحاب المستخرجات، له حكم أحاديث المستخرج عليه، فمن استخرج على (صحيح) البخاری مثلا كان لأحاديثه حكم الصحة، كاحاديث (صحيح) البخاری، وهذا رأی ابن الصلاح من قبله، لكن سيأتی خلافه بعد قليل، فانظره**(حاشیہ تدریب الراوی:2/418)

فالصواب هو ما قرره ابن حجر -وتابعوه-أن (الحكم بصحتها متوقف على أحوال رواتها) وانظر تمام كلامه فی (النكت على ابن الصلاح) (حاشیۃ تدریب الراوی:423-3/424)

- **فوائد المستخرجات**

اولا: زيادة ألفاظ، كتتمّة محذوف، أو زيادة شرح فی حديث، ونحو ذلک، وربما دلت على زيادة حكم۔

ثانيا: علو الاسناد، وذلک: أن المستخرج مع تاخر وفاته أو زمانه أو وفاة البخاری مثلا، الا أنه يروی الحديث الذی رواه البخاری بعدد من الرجال يتساوی مع عدد رجال اسناد البخاری، فيكون المستخرج كانه عاش مع البخاری فی زمن واحد۔

ثالثا: قوة الحديث بكثرة الطرق، للترجيح عند المعارضة، وذلک لدفع الغرابة عنه كذلک۔

رابعا: وصل تعليق علقه الشيخان أو احدهما۔

خامسا: بيان من تابع من الرواة الراوی من رجال (الصحيحين) على حديثه۔

سادسا: معرفة اتفاقهما أو اختلافهما فی الحرف أو الحرفين فصاعدا۔

سابعا: بيان الزيادة التی على لفظ (الصحيحين) أو أحدهما من حديث مَن وقعت؟ وهل انفرد بها أم لا؟

ثامنا: ذكر قصة في الحديث لم تقع البخاري في (صحيحه) مثلا، ووقعت في المستخرج
تاسعا: رفع الاشكال وقع في لفظ من (الصحيحين) أو أحدهما۔
عاشرا: من فاته سماع (الصحيحين) أو أحدهما قد يصل الى ذلك بأحاديثه وتراجمه بسماع أحد الكتب المستخرجة على الكتاب الذي فاته سماعه۔(الوجيز:81)

● الفوائد الاربعة الزائدة هناک هي - باختصار شديد:

الحكم بالعدالة من أخرج له فيه ۔لكن في ظاهر هذه الفائدة اشكال ، وتمام كلام الحافظ يزيل الاشكال فراجعه۔

التمييز لالفاظ المتن المحال به ،على ألفاظ المتن المحال عليه، وهذه الفائدة يحتاج اليها في (صحيح) مسلم كثيرا۔

مايحصل من الفصل للكلام المدرج على الفاظ النبوي

قديكون الحديث موقوفا أو غير صريح بالرفع، فياتي في المستخرج مرفوعا صريحا۔

(حاشية تدريب:421-2/26)

● لايختص المستخرج بالصحيحين ،فقد استخرج محمد بن عبد الملک ابن أيمن على سنن أبي داود وأبو علي الطوسي على الترمذي وابو نعيم على التوحيد لابن خزيمة وأملى الحافظ ابو الفضل العراقي على المستدرک ستخرجا لم يكمل۔(تدريب الراوي:2/427)

بخاری کی مستخرجات:

(1) مستخرج الاسماعيلي(تدريب الراوي:2/408) (2)مستخرج الغطريفي (3)مستخرج ابن ابي ذهل (4)مستخرج على صحيح البخاري الاصبهاني۔

مسلم کی مستخرجات:

(1) مستخرج ابي عوانة (2) مستخرج الحيري (3) مستخرج ابي حامد الهروي (4)مستخرج النيسابوري (5)مستخرج الاسفرائيني النيسابوري (6)مستخرج الجويني (7)مستخرج الطوسي (8)مستخرج القرطبي الاندلسي (9)مستخرج القزويني (10)مستخرج الشيباني الجوزقي۔

بخاری ومسلم کی مستخرجات:

(1) مستخرج ابي نعيم الاصبهاني (2) مستخرج ابن الاخرم (3)مستخرج ابن الحسين المسرجسي (4)مستخرجاابن الفرج الشيرازي (5)مستخرج ابن غالب الخوارزمي (6)مستخرج ابن منجويه الاصبهاني (7)مستخرج ابن عبدالله الانصاري (8) مستخرج ابن على

البغدادی (9) مستخرج ابن ابرھیم الاصبھانی (10) مستخرج ابی بکر البرقانی۔

مستخرجات علی (سنن ابی داود):

(1) مستخرج ابی داود ابن فرج القرطبی (2) مستخرج ابن اصبغ (3) مستخرج ابن منجویه الاصفھانی۔

مستخرجات سنن الترمذی:

(1) مستخرج ابی علی الطوسی (2) مستخرج ابن منجویه (الوجیز:87، حدیث کی مشہور کتابیں:84-85)

3) المستدرکات (اسعدی347، طحان102)

تعارف: مستدرک اس کتاب کو کہا جاتا ہے کہ جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو۔ (خیر الاصول:11، طحان:99)

المستدرک علی الصحیحین المعروف ب مستدرک الحاکم

المستدرک علی الصحیحین للحافظ ابی ذر بن احمد۔ (تدریب الراوی:2/373، وجیز:90)

4) المجامیع (اسعدی347، طحان103)

تعارف: مجامیع وہ کتب ہے جن میں حدیث کی کئی کتابوۃ کو یکجا جمع کر دیا گیا ہو۔ (اسعدی347، طحان103)

(1) الجمع بین الصحیحین للصاغانی المسمی ب مشارق الانوار النبویة من صحاح الاخبار المصطفویة (2) الجمع بین الصحیحین لابی عبد اللہ الحمیدی (3) الجمع بین الاصول الستة المسمی ب التجرید للصحاح والسنن لابی الحسن رزین لاندلسی (علاوہ ابن ماجة) (4) الجمع بین الاصول الستة المسمی ب جامع الاصول من احادیث الرسول (علاوہ ابن ماجة کے) (5) جمع الفوائد من جامع الاصول، ویجمع الزوائد من 14 کتب (صحاح ستة، موطاء، دارمی، احمد، ابویعلی، بزاز۔ معاجم ثلاثة لطبرانی) (6) جامع صغیر اس میں تقریبا کل تیس کتابیں ہیں: (6) صحاح ستہ (7) مسند احمد (8) مستدرک للحاکم (9) ادب المفرد للبخاری (10) تاریخ الکبیر للبخاری (13) معاجم ثلاثہ (14) صحیح ابن حبان (15) سنن دارقطنی (16) مسند فردوس دیلمی (17) سنن سعید بن منصور (18) مصنف لابن ابی شیبہ (19) الحلیۃ لابی نعیم (20) الجامع لعبدالرزاق (21) مسند لابی یعلی (22) شعب الایمان للبیہقی (23) سنن الکبری للبیہقی (24) الکامل للضعفاء لابن علی (25) التارخ الضعفاء للعقیل (26) تاریخ بغداد (27) الزوائد لعبداللہ

(7) جامع کبیر (8) جامع المسانید (9) جامع الازھر (انواع المصنفات:17) **(10) کنز العمال۔** (حدیث کی مشہور کتابیں:460)

5)الزوائد(اسعدی347،طحان105،تدریب الراوی:353/2)

تعارف: المصنفات التی یجمع فیهامؤلفها الاحادیث الزائدة فی بعض الکتب عن الآحادیث الموجودة فی کتب أخریٰ، مثلاً زوائد بن ماجه علی الاصول الخمسة۔ کہ اس کتاب میں ابن ماجہ کی صرف ان احادیث کوذکر کیا گیا ہو جو صحاح خمسہ میں نہیں ہیں صرف ابن ماجہ میں ہیں۔(طحان:102)

- ومما ینبغی التنبیه الیه وقد أصبح مشهورا ان لابی یعلی مسندین الکبیر وهو الذی اعتمد تجرید زوائده الحافظ ابن حجر فی المطالب العالیة الاتی ذکره والبوصیری فی اتحاف السادة الخیرة والصغیر وهو الذی اعتمد زوائده الهیثمی فی المقصد العلی ثم فی مجمع الزوائد۔
- ثم ارتای الحافظ رحمه الله ان یضیف الیها مسند اسحاق ومسند ابی یعلی الروایة الکبیرة فتم العدد عشرة مسانید کما قال فی مقدمته وقد رتبه رحمه الله علی الابواب الفقهیة وطریقته انه یسوق الحدیث باسناد مخرجه وقد یعلق علیه بشیء من عنده ثم انه جرد من الاسانید وقد طبع الاصل والمختصر هذاوان بین عمل الهیثمی فی (مجمع الزوائد) والبوصیری فی اتحاف الخیرة وابن حجر فی المطالب العالیة اتفاقا فی بعض الوجوه وافتراقا فی بعضها الاخر وتوجد احادیث مشترکة کثیرة جدا فی الکتب الثلاثة کما توجد احادیث فی کل واحد لیست فی الاخر لهذا نقل الشیخ ابن العجمی عن الشارح قوله فی البحر الذی زخر۔(حاشیة تدریب:2/355)

(1) مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة للبوصیری (2) فوائد المنتقی لزوائد البیهقی للبوصیری (3) اتحاف المهرة الخیرة بزوائد المسانید العشرة للبوصیری (دس مسانید میں صحاح ستہ سے زائد جو احادیث ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے، مسند ابی داؤد الطیالسی، حمیدی، مسدد، محمد بن یحییٰ، اسحاق بن راهویه، ابی بکربن ابی شیبة، احمد بن منیع، عبد بن حمید، حارث بن محمد، ابو یعلی) (4)المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة لابن حجر (مذکورہ بالا مسانید میں سے ابویعلی اور اسحاق کے علاوہ کے زوائد) (5) مجمع الزوائد و منبع الفوائد لابی بکر الهیثمی (زوائد مسند احمد ابو یعلی، ابوبکر، معاجم ثلاثة لطبرانی)(تدریب الراوی:2/353)(6)زوائد ابن حبان علی الصحیحین (7)غایة المقصد فی زوائد المسند (8) کشف الاستار عن زوائد البزار للهیثمی (9)المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی موصلی للهیثمی (10) البدر المنیر فی زوائد المعجم الکبیر (11)مجمع البحرین فی زوائد المعجمین۔(الوجز:233)(12)موارد الظمان الی زوائد ابن حبان للهیثمی۔(تدریب الراوی:2/395)

15. اکثر ابواب دین پر مشتمل ہوں

1) سنن (اسعدی346،طحان115)

(1)سنن ابی داؤد (2) سنن نسائی (3) سنن ابن ماجة (4) سنن الشافعی (5) سنن البیهقی (صغریٰ و کبریٰ) (6) سنن الدارقطنی (7) سنن درامی (تدریب الراوی:3/61) (8) سنن ابن جریج (9) سنن سعید بن منصور (10) سنن کبری لنسائی (11) سنن کشّی (12) سنن ابی بکر الاثرم (13) سنن الخلال (14) سنن ابی قرة (15) سنن سهل بن ابی سهل (16) سنن سنن ابی الحسین (17) سنن ابی بکر (18) سنن ابن لال (19) سنن ابی بکر النجار (20) سنن ابی اسحاق (21) سنن ابی احمد (22) سنن ابی القاسم (23) سنن الکبری (24) سنن ابو الولید (25) سنن دولابی (26) سنن زبیدی (27) سنن کلبی (28) سنن عقدی (29) سنن همدانی (30) سنن نجاد (31) سنن الازدی (32) سنن یوسف الازدی (33) سنن طبری (حدیث کی مشہور کتابیں:89، الوجیز:21)

2) المستخرجات

- **مستخرجات علی** (سنن ابی داود)

(1)مستخرج ابی داود ابن فرج القرطبی (2) مستخرج ابن اصبغ (3) مستخرج ابن منجویه الاصفهانی۔

- **مستخرجات سنن الترمذی**

(1)مستخرج ابی علی الطوسی (2) مستخرج ابن منجویه (الوجیز:87، حدیث کی مشہور کتابیں:84-84)

3) المصنفات (اسعدی349،طحان118)

(1) المصنف لابن ابی شیبة۔ (تدریب الراوی:3/129) (2) المصنف لعبد الرزاق بن همام (3) المصنف لبقی بن مخلد القرطبی (4) المصنف لابی سفیان (5) المصنف لابی سلمة حماد بن سلمة البصری (6) المصنف لمحمد بن عبدالرحمن (7) المصنف لاسماعیل بن عیاش الحمصی (8) المصنف لهیشم بن بشیر الواسطی (9) المصنف لوکیع بن الجراح الرؤاسی (10) المصنف لابی الربیع (11) المصنف لمحمد بن یوسف الفریابی (12) المصنف لابی جعفر الطحاوی (13) المصنف لابی ایمن (14) المصنف لقاسم بن اصبغ القرطبی (15) المصنف للولید بن مسلم (16) المصنف لسیلمان بن الخراسانی الاندلسی (17) المصنف للحافظ ابی علی (18) مصنف عتکی۔ (الوجیز:63)

4)الموطآت(اسعدی349،طحان119)

(1) الموطا للامام مالک (2) الموطا لابن ابی زئب (3) الموطا لابی محمد (4) الموطا للامام محمد (5)موطا ابرهیم بن ابی یحی (6)موطا صغیر للامام عبد الله بن وهب(7) موطا اسماعیل القاضی.(الوجیز:60)

● المستخرجات علی الموطآت:(لم توجد)(طمان:120)

16. دین کے کسی ایک باب پر مشتمل ہوں

1) الاجزاء(اسعدی347،طحان121)

(1) جزء رفع الیدین فی الصلاة للبخاری (2) جزء القرآءة خلاف الامام للبخاری (3)جزء حدیث أبی الزبیر(4)جزء احادیث الامام أیوب السختیانی(5)الجزء من أحادیث أبی عثمان سعدان (6)الجزء من أحادیث أبی عروبة الحرّانی(7)جزء حدیث نافع بن أبی نُعَیم(8)جزء خَلْقِ أفعال العباد(9)جزء القراءة خلفَ الامام للامام أبی بکر البیهقی۔(انواع المصنفات:27)

2)الترغیب و الترهیب(اسعدی350،طحان122)

(1) الترغیب و الترهیب للمنذری (2)الترغیب و الترهیب لابن شاهین(3)الترغیب و الترهیب لأبی القاسم المعروف بـ:ـ"قوام الدین"ـــ(4)الترغیب فی الدعاء والحثّ علیه الجمّاعیلی(5)ترغیب أهل الاسلام فی سکنیٰ الشام(6)تهذیب الترغیب والترهیب لابن حجر العسقلانی(7)عُجالة الاملاء المتیسّرة فی التذنیب علیٰ ماوقع للحافظ المنذری من الوهم وغیره فی کتاب الترغیب والترهیب(8)الترغیب والترهیب للشعرانی(9)الترغیب والترهیب باختصار "الترغیب والترهیب للمنذری"لابی الحسن الدمناتی(10) المنتقی من الترغیب والترهیب للقرضاوی۔(الوجیز:133)

3)الزهدو الفضائل والآداب و الاخلاق(طحان123)

(1) کتاب ذم الغیبة لابن ابی الدنیا (2) کتاب ذم الحسد لابن ابی الدنیا(3) کتاب ذم الدنیا لابن ابی الدنیا (4) کتاب الاخلاق النبی ﷺ لابی الشیخ الاصبهانی (5) کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ(6) کتاب الذهد لعبد الله بن المبارک (7) کتاب الذکر و الدعاء للامام ابی یوسف (8) کتاب فضائل القرآن للامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ(9) کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم لابی معین الاصبهانی

(10) کتاب ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین للنووی۔

4)الأحکام(اسعدی350،طحان124)

(1) الاحکام الکبریٰ لابی محمد الاشبیلی (2) الاحکام الصغریٰ لابی محمد الاشبیلی (3)الاحکام لعبد الغنی المقدسی (4)عمدۃ الاحکام عن سید الانام ایضاًللمقدسی (5) الامام فی احادیث الاحکام لمحمد بن علی المعروف ب ابن دقیق العید ﷺ(6) الامام فی احادیث الاحکام ایضاً لابن دقیق العید وقد اختصر من کتاب الامام (7)المنتقیٰ فی الاحکام لعبد السلام بن عبد اللہ الحرانی (8)بلوغ المرام من اداۃ الاحکام لابن حجر۔

5)موضوعات خاصۃ(اسعدی349،طحان125)

(1) کتاب الاخلاص لابن ابی الدنیا (2) کتاب الاسماء و الصفات لابی بکر احمد بن الحسین البیھقی (3) کتاب ذم الکلام لابی اسماعیل عبد اللہ بن محمد الانصاری الھروی (4) کتاب الفتن والملاحم لابی عبد اللہ نعیم بن حماد المروزی (5)کتاب التوحید للامام ابی بکر النیسابوری(6)کتاب الرد علی الجھمیۃ والزنادقۃ للامام احمد بن حنبل (7) کتاب الرد علی الجھمیۃللامام عثمان بن سعید الدارمی(8) الابانۃ فی اصول الدیانۃ (9)کتاب الشریعۃ (انواع المصنفات:41) (10)کتاب الامثال للابن احمد العسکری (11)کتاب الامثال ابو ھلال عسکری (12) کتاب الطب لدینوری (13) کتاب العلم للابن عبد البر الا ندلسی (14)کتاب النجوم للخطیب البغدادی (حدیث کی مشہور کتابیں:114،انواع المصنفات:41)

17. ایک کتاب کی مفاتیح وفہارس ہوں(اسعدی351،طحان70)

(1) مفتاح الترتیب لاحادیث تاریخ الخطیب للغماری (2) البغی فی ترتیب الاحادیث الحلیۃ للغماری (3) فھرس لترتیب احادیث صحیح مسلم لفؤاد عبد الباقی (4) مفتاح لاحادیث موطا مالک (5) فھرس لترتیب الاحادیث سنن ابن ماجۃ لفؤاد عبد الباقی (6) مفتاح الصحیح البخاری للشیخ محمد شکری بن حسن (7)نبراس فی اطراف البخاری للبنجابی (8)الفتح الکبیر بضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر لیوسف النبھانی(9)دلیل فھارس البخاری للکتب والابواب الاساسیۃ لمحمد المصری (10)ھدایۃ الباری الی ترتیب احادیث البخاری لعبد الرحیم المصری (11)فھارس صحیح البخاری (12)مفتاح سنن الترمذی لعبد البر عباس (13)المرشد الی احادیث سنن الترمذی لصدقی البیک (14)فھارس سنن النسائی للشیخ عبد الفتاح غدۃ

(15)فهارس سنن ابن ماجه (16)فهارس احاديث مسند الامام احمد(17)فهارس احاديث و اثار سنن الدارمی (18)فهرس احاديث موطا مالک۔(الوجیز:267)

18. کئی کتب کی یکجا ہوں (اسعدی351،طحان70)

(1) مفتاح الصحيحين للتوقادی (2) مفتاح كنوز السنة للهولندی(اس کتاب میں کل 14 کتب حدیث کی فہارس ومفاتیح ہے اصول ثمانیۃ (بشمول موطاء امام مالک ومسند دارمی) مسانيد ثلاثلة(مسند احمد، طيالسی ومسند زيد ابن علی) سير ثلاثة(سيرة ابن هشام،مغازی للواقدی،طبقات ابن سعد) (3)موسوعة اطراف الحديث لزغلول(الوجیز:267)

19. ایسی کتابیں جن میں فقط احادیث کا فقط ایک مشہور لفظ مذکور ہو (اسعدی351،طحان82)

(1) المعجم المفهرس لالفاظ الحديث النبوی ﷺ(اس میں کل 9 کتابوں کی فہرست ہیں صحاح ستة،مسند احمد، مسند دارمی، موطاء امام مالک۔ رموز: بخاری:خ،مسلم:م، ترمذی:ت، ابو داؤد:د، نسائی:ن، ابن ماجة: جه،موطاء:ط،مسند احمد:حم، سنن دارمی: دی۔ طریقے تین ہیں: مسلم کے علاوہ صحاح خمسۃ اورسنن دارمی کے لیے اسم الكتاب ثم رقم الباب،مسلم وموطاء امام مالک کے لیے اسم الكتاب ثم رقم الحديث،مسند احمد کے لیے رقم الجزء ثم رقم الصفحه۔

(طحان:81،حاشة تدريب:2/372)

20. صرف صحیح روایات ہوں

• ثم ان الزيادة فی الصحيح تعرف من السنن المعتمدة كسنن ابی داود والترمذی والنسائی وابن خزيمة والدارقطنی والحاكم والبيهقی وغيرها منصوصا على صحته ولا يكفی وجوده فيها الا فی كتاب من شرط الاقتصا ر على الصحيح واعتنى الحاكم بضبط الزائد عليهما وهو متساهل فما صححه ولم نجد فيه لغيره من المعتمدين تصحيحا ولا تضعيفا حكمنا بانه حسن الا ان يظهر فيه علة توجب ضعفه ويقاربه فی حكمه صحيح ابی حاتم ابن حبان والله اعلم۔

(تدريب الراوی:2/372،حاشية تدريب:3/36)

(1)صحيح بخاری (2)اصحيح مسلم (3)صحيح ابن حبان۔(تدريب الراوی:2/392)(4)صحيح ابن حزيمة(تدريب الراوی:2/396) (5)موطاامام مالک رحمۃ اللہ علیہ(تدريب الراوی:2/398) (6)صحيح ابن السكن للحافظ ابی على (7)صحيح ابن عوانة للحافظ يعقوب بن اسحاق الاسفرائينی (8)صحيح

الاسمیاعیلی (9)صحیح الحاکم النیسابوری المعروف المستدرک (10)المنتقی لابن الجارود (11)الاحادیث المختارۃ مما لیس فی الصحیحین أو أحدھما (12)صحیح الشرفی (الوجیز:9)

● واما الحکم علی احادیث (المختارۃ) بانھا اعلی من تصحیح الحاکم وھکذا حال تصحیح ابن خزیمۃ وابن حبان :فھذا مسلّم من حیث الجملۃ ،ویحتاج الی قید مالم یکن اعلّہ الضیاء أو استثنیٰ صحتہ ابن خزیمۃ وایضا ینبغی لانصاف الحاکم ان یقید ھذا فیما سوی الربع الاول من المستدرک الذی ذکرہ الحافظ اول کلامہ وقید رابع :ان الصحۃ غالبۃ علی احادیث المختارۃ اذا حاکمنا تصحیح الحاکم علی وفق ماقعّدہ ابن الصلاح وتوبع علیہ اما اذا فسرّنا شرطھما بمعنی الروایۃ مطلقا کما قدمتہ ص:331 (حاشیۃ تدریب الراوی:2/385)

21. صرف حسن روایات

● کتاب الترمذی اصل فی معرفۃ الحسن وھو الذی شھرہ (تدریب وحاشیۃ:3/37)

● ومن مظانّہ سنن أبی داود ،فقدجاء عنہ أنہ یذکر فیہ الصحیح ومایشبہ ویقاربہ ،وماکان فیہ وھن شدیدبیّنہ ،ومالم یذکُر فیہ شیئافھو صالح ،فعلی ھذا :ماوجدناکی کتابہ مطلقاولم یُصححہ غیرہ من المعتمدین ولاضعّفہ:فھو حسن عندأبی داود۔ (تدریب الراوی:3/41)

● مظان الحدیث الحسن :سنن دارقطنی۔ (حاشیۃ تدریب:3/50-36)

● ومن الدراسات الجادۃ المعاصرۃ عن الحدیث الحسن لذاتہ ولغیرہ کتاب الدکتور خالد الدریس وأولی الحدیث الحسن عند الامام الترمذی اھتماما خاصا وأجود مافیہ وھو یتصل بما نحن بسبیلہ : المقارنۃ بین أحکامہ فی المطبوع مع نسخۃ الکروخی وقد علمت۔ (حاشیۃ تدریب:3/41)

22. صحیح وحسن دونوں روایات ہوں

(1)الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل لابی احمد الاعضمی

23. صرف موضوع روایات ہوں (اسعدی162،طحان130)

(1) المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع (2) تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاحادیث الشنیعۃ الموضوعۃ لابی حسن الکنانی۔(3)ألاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاھیر (4)الموضوعات للامام جمال الدین (5) کتاب القصاص والمذکرین لابن الجوزی (6)العلل المتناھیۃ فی الاحادیث الواھیۃ لابن الجوزی (7) الاحادیث الموضوعۃ فی الاحکام المشروعۃ (8)الوقوف علی الموقوف

(9)المغنی عن الحفظ والکتاب بقولهم لایصح شیء فی هذاالباب(10)موضوعات الصغانی (11)الدر الملتقط فی تبیین الغلط(12)تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدار قطنی (13)احادیث القصاص (14)رسالة لطیفة فی احادیث متفرقة ضعیفة (15)ترتیب الموضوعات (16)احادیث مختارة من موضوعات الجوزقانی وابن الجوزی(17)مختصر الاباطیل والموضوعات لذهبی(18)الموضوعات فی المصابیح للبغوی وأجوبة الحافظ ابن حجر العسقلانی (19)المنارالمنیف فی الصحیح والضعیف (20)ذیل اللالیء المصنوعة لسیوطی (21)تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص لسیوطی۔

(الوجیز:183،انواع المصنفات:30،حدیث کی مشہور کتابیں:217)

اردو کتب موضوع روایت میں: (1)غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ'مولانا طارق امیر خان (2)حضرت تھانویؒ کا من گھڑت روایات پر تعاقب'مولانا طارق امیر خان (3)چند معروف لیکن غیر مستند احادیث،مفتی صداقت علی (4)تنبیہات'مفتی عبدالباقی اخوانزادہ۔

24. صرف ضعیف روایات ہوں (اسعدی128)

ضعاف مجردة: (1) نوادرالاصول للحکیم الترمذی(2) تاریخ الخلفاء (3) تاریخ ابن نجار (4)مسند الفردوس للدیلمی (5)کتاب الضعفاء للعقیلی (6)الکامل لابن عدی (7)تاریخ خطیب بغدادی (8)تاریخ ابن عساکر (خیرالاصول:12)(9)العلل المتناهیةفی الاحادیث الواهیة لابی الفرج (10) رسالة لطیفة فی احادیث متفرقة ضعیفة لابن الهادی المقدسی(11)الاحادیث الضعیفة والباطلة لابن تیمیة (12) المنار المنیف فی الصحیح والضعیف لابن القیم (13) تلخیص العلل المتناهیةفی الاحادیث الواهیة للحافظ الذهبی الدمشقی (14) حسن الاثر فیمافیه ضعف واختلاف من حدیث أو أثر لابی عبدالله البیروتی۔(الوجیز:181) (15) مسند الشهاب (حاشیة تدریب الراوی:2/33)

25. معلل روایات (طحان131)

معلل کی اہمیت۔

علوم احادیث میں انتہائی دقیق اور مشکل فن معلل کی شناخت ہے اس لیے کہ کسی حدیث میں علت جاننے کے لیے اس کی تمام سندوں کو جمع کرنا پڑتا ہے اس فن کی اہمیت ہی کی وجہ سے ہر محدث علتوں کی شناخت کا کام نہیں کرسکتا ہے بلکہ صرف ایسے محدثین کر پاتے ہیں جو علوم حدیث میں غیر معمولی مہارت رکھتے ہوں نیز جن کا ذہن وحافظہ قوی اور روشن ہوں جیسے علی

بن المدینیؒ، احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ، یعقوب بن شیبہؒ، ابوحاتم رازیؒ، ابوزرعہ رازیؒ، اور دارقطنی وغیرہ۔

معلل کی شناخت ایک امر ذوقی ہے

حدیث میں پائی جانے والی علتوں کو پہچاننے کے لیے کوئی ایسا ضابطہ نہیں ہے جس کی مدد سے ہمیشہ ان کی شناخت ہوجائے بلکہ یہ ذوقی اور وجدانی چیز ہے چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محدث کسی حدیث میں کسی علت کے پائے جانے کا دعوی کرتا ہے مگر جب اس سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ اس سے عاجز نظر آتا ہے گویا اس نے اپنے ذوق ووجدان سے حدیث میں کسی علت کے موجود ہونے کا فیصلہ تو کر دیا مگر اس کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہوتی جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر سکے۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:284)

(1) علل الحدیث لابن ابی حاتم (2) المستفاد من مبهمات المتن والاسناد لاابی زرعة (3) علل دارقطنی۔(تدریب:3/301)(4)العلل للامام علی بن عبد الله المدینی(5) العلل للامام الحافظ ابی عیسی ترمذی(6) العلل للامام ابی محمد عبد الرحمن الرازی(7) العلل للامام الحافظ ابی الحسن الدار قطنی(انواع المصنفات:33)(8)العلل لابن ابی حاتم(9)العلل للخلال(10)علل احادیث الزهری (حاشیہ تدریب:3/372)(11) المیسر فی علم علل الحدیث للغوری۔

- أجلُّ كتاب صنِّف فی العلل: كتاب ابن المدینی ، وابن أبی حاتم، والخلال، وأجمعها كتاب الدارقطنی۔(تدریب الراوی:372)

26. ناسخ منسوخ روایات (اسعدی120)

(1)نا سخ الحدیث ومنسوخه للامام ابی بکر الطائی الاسکافی (2) الناسخ والمنسوخ للامام ابی داود (3)نا سخ الحدیث ومنسوخه لابی الشیخ ابن حبان(4) الناسخ والمنسوخ لابی حفص (5)الناسخ والمنسوخ فی الحدیث لابی القاسم (6)اعلام العالم بعد رسوخه بحقائق ناسخ ومنسوخه لابی لفرج (7)اخبار اهل الرسوخ فی الفقه والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث(8) الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الاثار(8) الناسخ والمنسوخ فی الحدیث للخطیب(10)رسوخ الاحبار فی منسوخ الاخبار (11) الناسخ والمنسوخ فی الحدیث لملا علی قاری (12)الاعتبار فی معرفة الناسخ والمنسوخ من الاثار۔(الوجیز:299،انواع لمصنفات:63)

27. احادیث قدسیہ (طحان130)

(1) مشکاة النوار فی ماروی عن الله سبحانه وتعالیٰ من الاخبار لمحی الدین الاندلسی (2) الاتحافاة

السنية بالاحاديث القدسية لعبد الرؤف المناوی (3)المقاصد السنيةفی الاحاديث الالهية (4)جامع الاحاديث القدسية لشيخ ابو عبد الرحمن عصام الدين (5)المواعظ فی الاحاديث القدسيةلحجة الاسلام ابی حامد (6)الاربعون الالهية (7)الاحاديثاالقدسية للامام محی الدين ابی زكريا (8) الاربعون الالهيةمن رواية خير البرية (9)اربعون حديثا قدسية على طريقة التصوف لجمال الدين (10)الاحاديثالقدسية والكلمات الانسية لملا علی قاری (11)الاحاديث القدسية (12)معجم الاحاديث القدسية لابی الحسن القاری (13)من الاحاديث القدسية (14)صحيح الاحاديث القدسية للضبابطی (انواع المصنفات:50، الوجيز:101)

● كنت جمعت مئة حديث قدسی من صحاح الاحاديث القدسية وشرحتها وطبعت ذلک للمرة الاولی سنة:1411 فی مجلد وقدمت له مقدمة فيها وشرحت مسألتين تتعلقان به الاولی۔هل يشترط فی كونه قدسيا أن يكون كله منسوبا الی الله تعالی كحديث(اعددت لعبادی الصالحين مالاعين رأت ولا أذن سمعت)أو يكفی لتسمية قدسيا أن يكون فيه جملةأو جملتان منسوبين الی الله تعالی كحديث (ينزل ربنا كل ليلة الی سماء الدنيا فيقول۔۔۔؟)

الثانية:هل الحديث القدسی لفظه ومعناه من الله تعالی؟أو معناه فقط؟(حاشية تدريب:86/2)

(دوسرے فن کی کتاب ہو احادیث کا ذکر ضمنا ہو)

28. دوسرے فن کی کتب ہوں احادیث کا ذکر ضمناً ہو اور ان احادیث کی تخریج کی گئی ہو تو یہ کتب تخریج کہلاتی ہے۔(اسعدی:417، طحان:126)

کتب تخریج کی تفصیل جاننے کے لیے دیکھیں: حصول التفريج بأصول التخريج للغماری

1) کتب تفسیر کی تخریج

(1)تخريج احاديث الكشاف للزيلعی (الاسعاف باحاديث الكشاف) (2)الكافی الشاف لتخريج احاديث الكشاف للحافظ ابن حجر (3)الفتح السماوی بتخريج احاديث البيضاوی (4)تحفة الراوی فی تخريج احاديث البيضاوی للمناوی(5)تخريج احاديث تفسير ابی الليث السمرقندی (6) تحفة الراوی فی تخريج احاديث البيضاوی شيخ محمد همات زاده بن حسن(7) تخريج احاديث تفسير ابی الليث الشمرقندی۔

فائدہ: بعض کتب تفسیر میں احادیث سند کے ساتھ ہوتی ہیں جیسے طبری، ابن کثیر اور بعض کتب تفسیر میں سند کے بغیر صرف

حدیث اوراس کے مأخذ کا ذکر ہوتا ہے۔ جیسے درمنثور

2) شروحات کتب حدیث کی تخریج

(1)الحاوی فی بیان آثار اللطحاوی (2)تخریج الاحادیث الموضوعة من کتاب الشهاب للقضاعی (3)تخریج الاحادیث الضعاف من (سنن الدار قطنی) (4)المناهج والتناقیح فی تخریج احادیث (المصابیح) للبغوی (5)تخریج (المستدرک للحاکم النیسابوری للعراقی (6)تخریج الاربعین النوویة للعراقی (7)تخریج الاربعین النوویة (8) تکملة فی تخریج الاذکار للنووی (9) هدایة الروات الی تخریج المصباح والمشکاة لابن حجر (10) انیس الباری فی تحقیق احادیث فتح الباری۔

3) کتب سیرۃ کی تخریج: مناهل الصفافی تخریج احادیث الشفاء للسیوطی

4) کتب عقائد کی تخریج: تخریج شرح العقائد للتفتازانی ازوحید الزمان لکھنوی

5) کتب علم الکلام: تخریج احادیث شرح المواقف للسیوطی

6) کتب اصول فقہ :

(1)تخریج احادیث اصول البزدوی (2)تحفة الطالب لاحادیث مختصر ابن حاجب لابن کثیر (3)تخریج أحادیث المختصر الکبیر لابن الحاجب فی الاصول (4)تخریج احادیث مختصر المنهاج فی اصول الفقه للبیضاوی (5)المنهاج فی الاصول قاضی بیضاوی(6) المختصر الکبیر فی الاصول لابن حاجب۔

7) کتب فقہ کی تخریج:

(1)نصب الرایة لأحادیث الهدایة للزیلعی (2)الهدایةفی تخریج احادیث البدایة (بدایة المبتدی) غماری (3)التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر لابن حجر (یہ کتاب تلخیص ہے البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقع فی شرح الکبیر اور شرح الکبیر شرح ہے فقہ شافعی کی کتاب الوجیز کی) (4)ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل لألبانی (5)تخریج احادیث المهذب فقه شافعی للحازمی (6) تخریج احادیث (لام) للشافعی (7) تخریج احادیث (المهذب) فی الفقه الشافعی للشیرازی (8) خلاصة الدلائل فی تنقیح المسائل للرازی (9) الکفایة فی معرفة احادیث الهدایة (10) تخریج احادیث (المحرر) فی الفقه الشافعی (11) نتائج الافکار فی تخریج

احادیث الاذکار للنووی علی الوجیز للغزالی (12) الدرایۃ ابن حجر (13) العنایۃ (14) خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل۔

8) کتب تصوف کی تخریج (طحان:126، اسعدی:417)

(1) المغنی عن حمل الاسفار فی الأسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاخبار للعراقی (2) تشیید المبانی فی تخریج احادیث مکتوبات الامام الربانی (صبغۃ اللہ) (3) فلق الاصباح فی تخریج احادیث الصحاح للسیوطی (4) تخریج احادیث صفوۃ للمدراسی۔ (5) تخریج الاربعین السلیمۃ فی التصوف (6) تخریج احادیث عوارف المعارف للسہروردی (7) منیۃ الألمعی فی مافات من تخاریج الأحیاء۔

29. ان احادیث کی تخریج نہ کی گئی ہو۔

(1) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء (2) تاریخ بغداد (3) تاریخ دمشق (4) اخبار اصفہان طبقات المحدیثین فی اصفہان والواردین علیہا (5) القند فی ذکر علماء سمرقند (6) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم (7) الاستیعاب لاسماء الاصحاب لابن عبد البر (8) الکامل فی الضعفاء (9) الضعفاء الکبیر للعقیلی (10) طبقات کبریٰ لأبن سعد (11) الأسماء والکنیٰ للدولابی۔

نوٹ: احادیث کی کتب کے اسلوب کو پہچاننے کے لیئے دو بہترین کتابیں دکتور عوامہ لکھتے ہیں

• وھو موضوع جدیر بالاھتمام والتتبع الدقیق واشھر ما کتب فیہ (1) (الرسالۃ المستطرفہ لبیان مشھور کتب السنۃ المشرفۃ لشیخ مشایخنا العلامۃ المحدث الشریف السید محمد بن جعفر الکتانی وھو مشھور طبع مرار (2) ومن اشھر ما کتب فیہ ایضا ما کتبہ المبارکفوری من فصول مطولۃ فی مقدمۃ شرحہ علی سنن الترمذی المشھور ب تحفۃ الاحوذی فاستوعب ذلک من المقدمۃ وفی رسالۃ وفصول ھذہ المقدمۃ فوائد وجھد مشکور الا انھما بمثابۃ اللبنۃ الاولی الصالحۃ لما ارید وادعوا الیہ مع ضرورۃ تنقیح ما فیھما من اوھام وضرورۃ التنبہ الی ما فی کتب الفھارس للمکتبات العالمیۃ من ذلک القبیل فلا یصح الاعتماد علیھما بل لا بد من التثبت الشخصی والذی ارید وادعو الیہ ھو شرح طریقۃ الاستفادۃ من کل کتاب وھل یستفاد منہ حکم عام أو خاص فقد یروی الطبرانی مثلا حدیثا عن صحابی باسناد ضعیف ویکون البخاری قد روی ھذا الحدیث بعینہ عن صحابی اخر فمن شرط الھیثمی فی مجمع الزوائد اخراج ھذا الحدیث وتضعیفہ فینظر طالب العلم فی مجمع الزوائد ویاخذ منہ تضعیف الحدیث ولا ینتبہ الی انہ مروی فی صحیح البخاری وعلی ھذا فاحکام

الهيثمي خاصة لاعامة وهكذا يقال في كتب العلل فانها تعل طرقا معينة وللحديث طرق اخرى سالمة وهذا وغيره هو الذي اراده الشارح بقوله معرفة اصطلاح اهلها وعسى ان يشد الله تعالى من عزم بعض الغير على خدمة كتب السنة ليحقق هذا الامل والله المستعان. (حاشية تدريب:23-2/24)

● ایک اور بہت عمدہ کتاب ہے۔ الوجيز في تعريف كتب الحديث (مؤلف سيد عبدالماجد الغوري، مكتبة دار ابن كثير بيروت)

● مزید کچھ کتابیں یہ ہیں:

(1) انواع المصنفات في الاحاديث اللنبوي (فضيلة الشيخ المحدث محمد شعيب الله خان المفتاحي الهندي، مكتبة مسيح الامة ديوبند)

(2) حدیث کی مشہور کتابیں، اردو ترجمہ مستطرفہ، مترجم: مولانا شعیب احمد صاحب، مکتبہ رحمانیہ

(3) بستان المحدثين (امام الهند حضرت شاه عبدالعزيز المحدث الدهلوي، مكتبة مفتي الهي بخش اكيڈمی)۔

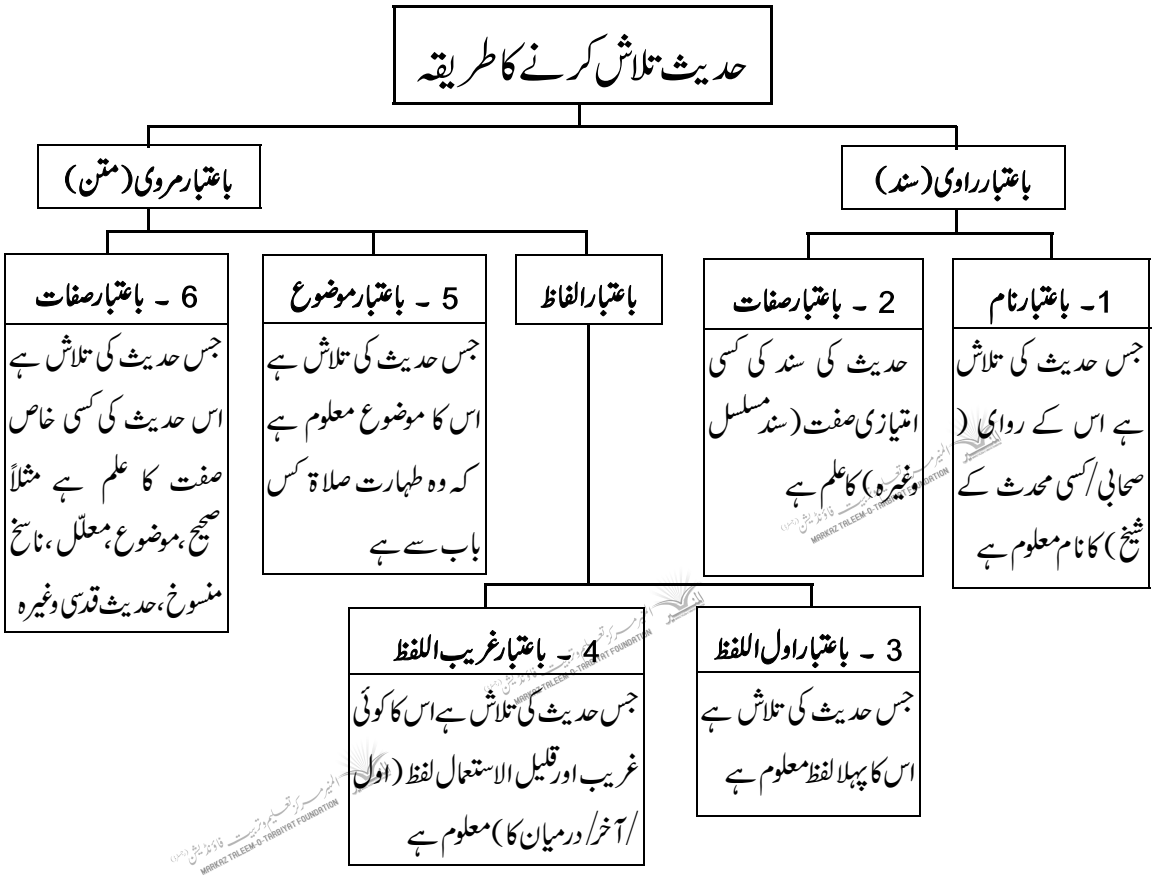

1. صحابہ/شیوخ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کتابیں لکھی گئی ہیں یعنی مسانید معاجم کتب اطراف ان میں تلاش کریں

مسانید کی مثال: مثلاً ہمارے سامنے یہ مشہور حدیث ہے ''**لو لا أن أشق علی أمتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلاة**'' یہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، تو سب سے پہلے ہم مسند احمد سے مسند ابی ہریرہ تلاش کریں گے، پھر ان کی مسند میں آسانی کے ساتھ ہمیں یہ حدیث مل جائے گی ان شاء اللہ، ہم نے تلاش کیا تو ہمیں مسند احمد طبع نشر السنۃ ملتان کی دوسری جلد میں مسند ابی ہریرہؓ مل گئی، پھر مسند ابی ہریرہؓ میں تلاش کی تو صفحہ 384 حدیث 7872 میں ہمیں یہ حدیث مل گئی۔

معاجم کی مثال: مثال کے طور پر ایک حدیث ہے اس کو حضرت اسامہ بن زیدؓ نے روایت کی ہے وہ یہ ہے ''**لعن اللہ الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مساجد**''، اس کو تلاش کرنے کے لیے سب سے پہلے معجم کبیر میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی مرویات میں تلاش کریں گے، پھر اس میں یہ حدیث تلاش کریں گے، چنانچہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی مرویات معجم کبیر کی پہلی جلد میں ہے، تو یہ حدیث ہمیں معجم کبیر: 1 / 164 حدیث نمبر: 393 میں مل گئی۔

کتب اطراف کی مثال: مثال کے طور پر حضرت ابیض بن حمال کی ایک روایت ہے **انه وفد الی النبی ﷺ فاستقطعه**

الملح الذی'' اس حدیث کو کتب اطراف میں تلاش کیا تو معلوم ہو گیا کہ 'د' (ابو داؤد) 'ت' (ترمذی) 'س' (نسائی) 'ق' (ابن ماجہ) نے روایت کی ہے۔

● مسانید، معاجم، کتب اطراف کی تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی اقسام 1 تا 3۔

2. سند کی خاص صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں تلاش کریں۔ ان کتابوں کی تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی اقسام 4 تا 13۔

3. کتب مفاتیح و فہارس میں تلاش کریں

مثلاً ایک حدیث ہے اس کا شروع کا حصہ یہ ہے ''أبایعکم علی أن لاتشرکوا شیئا'' اس کو ہم مفاتیح میں حرف الھمزہ میں تلاش کریں گے، یہ صفحہ 3 پر ہے، اس میں اس ترتیب سے موجود ہے بخاری 17، ج 8، باب 14 کتاب الحدود۔

● مفاتیح اور فہارس کی تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی اقسام 17 تا 18۔

4. المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی میں تلاش کریں۔

مثال کے طور پر ایک حدیث ہے ''ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان.....'' ابھی اسمیں پہلا لفظ ''ثلاث'' ہے تو ہم اس کو حرف ثاء میں تلاش کریں گے، ''من، کن، فیہ'' چونکہ زیادہ کثیر الاستعمال الفاظ ہیں، اور جو بہت زیادہ کثیر الاستعمال الفاظ ہوتے ہیں ان کو ذکر نہیں کرتے، اور اس کے بعد ''وجد'' ہے اس کو حرف واو میں دیکھ لیں گے۔

● تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی قسم 19۔

5. کتب جوامع، سنن، اجزاء، موضوعات خاصۃ پر لکھی گئی کتب میں تلاش کریں۔

جوامع کی مثال: مثلاً ایک حدیث ہے ''فضرب النبی ﷺ بیدہ الارض فمسح وجھہ وکفیہ''، یہ حدیث تیمم کے ضرب سے متعلق ہے تو اس کا موضوع تیمم ہے، تو اس کو کتاب الطہارت میں باب التیمّم میں تلاش کریں گے، چنانچہ جب ہم نے اس حدیث کو بخاری میں تلاش کی تو طہارت تیمم میں ہمیں یہ حدیث مل گئی، بخاری طبع قدیمی، ج 1، ص 113 باب التیمم للوجہ والکفین۔

سنن کی مثال: ایک حدیث ہے ''من استیقظ من اللیل وایقظ امرأتہ فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات'' اس حدیث کا تعلق تہجد سے ہے تو ہم اس کو کتاب الصلوٰۃ اور اس میں جہاں قیام اللیل کا ذکر ہوگا وہاں تلاش کریں گے، چنانچہ ہمیں یہ حدیث ابوداؤد طبع المیزان، ج 1 ص 205 کتاب الصلوٰۃ باب الحث علی قیام اللیل میں مل گئی۔

● جوامع، سنن، موطآت، مستخرجات کی تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی اقسام 14 تا 16۔

6. تو ان کتب حدیث میں تلاش کریں جو ان مذکورہ خاص صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہوں۔

مثال: ایک ضعیف حدیث ہے ''الباذنجان لما أكل له'' اس کا پہلا لفظ ب ہے تو اس کو المصنوع میں حرف ب میں تلاش کریں گے، یہ حدیث المصنوع

طبع ایچ ایم سعید، ص 73 میں ہے۔

- تفصیل کے لیے دیکھیں کتب حدیث کی اقسام 20 تا 27

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق 1: حدیث تلاش کریں

1. باعتبار راوی

باعتبار راوی درج ذیل احادیث کی تخریج کریں:۔

1) حدیث: عن عبدالرحمن بن أبزی أنّ النبی ﷺ یقول اذاصبح واذاامسی اصبحناعلی ملة الاسلام اوامسینا علی فطرة الاسلام وعلی کلمة الاخلاص وعلی دین نبینا محمدﷺ وعلی ملة ابیناابراهیم حنیفامسلماوماکان من المشرکین

2) حدیث: اسماء بن ابی بکر الصیق رضی اللہ عنهاانها کانت تحدث عن البنی ﷺ قالت اذادخل الانسان قبره فان کان مومنااحف به عمله الصلاة والصیام قال فیاتیه الملک من نحوه الصلاة فیردده ومن نحوالصیام فیردده فینادیه اجلس قال فیجلس فیقول له ماتقول فی هذالرجل یعنی النبیﷺ۔

3) حدیث: عن ابی ایوب الانصاری عنهٗ مرفوعا: لاتبکواعلی الدین اذاولیه اهله ولکن ابکوعلی الدین اذاولیه غیر اهله۔

4) حدیث: عن بلال رباح رضی اللہ عنه، اتیت النبیﷺ اوذنه بالصلوة هویرید الصوم فدعابقدع فشرب وسقانی ثم خرج الی المسجدیرید الصلوة فقام فصلی بغیر وضوءیرید الصوم۔

5) حدیث: عن ثوبان بجدرضی اللہ عنه مولی رسول اللہ ﷺ، قال: رسول اللہ ﷺ فی مسیر له انامدلجون فلاتدلجن مصعب ولامضعف فادلج رجل علی ناقة له صعبة فسقط فاندقت فخده فمات فامر النبیﷺ بالصلوة علی ثم منادیاینادی فی الناس ان الجنة لاتحل لعاص ثلاث مرات۔

6) حدیث: عن ابی زید عمروبن اخطب رضی اللہ عنه، قال لی رسول اللہ ﷺ یاابازیدادن منی وامسح ظهری وکشف ثهره فمسحت ظهره وجعلت الخاتم بین اصبیعی قال فغمزتهافقیل وماالخاتم قال شعر مجتمع۔

7) حدیث: عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه، رأیت النبیﷺ یشیر باصبعیه وهویقول بعثت اناوالساعة کهذه من هذه۔

8) حدیث: عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنه، أن رجلا سال رسول اللہ ﷺ عن الصدقات ایهاافضل قال علی ذی الرحم الکاشح۔

9) حدیث: عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنه، عن النبیﷺ انه قال فی الحمی ابردوها بالماء فانهامن فیح جهنم۔

10) حدیث: عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، قال: قیل یارسول اللہ ﷺ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور۔

11) حدیث: عن وابصۃ بن معبد، قال رسول اللہ ﷺ یا وابصۃ استفت نفسک ثلاث مرات البر ما اطمانت الیہ النفس و الاثم ماحاک نفسک و تردد فی صدرک و ان افتاک الناس افتوک۔

12) حدیث: عن ابی بزرۃ الاسلمی، قال رسول اللہ ﷺ اسلم سلمھا اللہ و غفار غفر اللہ لھا ما انا قلتہ ولکن اللہ عز و جل

13) حدیث: عن سمرۃ بن جندب، امرنا ان نرد علی الامام وان۔۔۔ وان یسلم بعضنا علی البعض

14) حدیث: عن ابن عمر، الشوم فی الدار و الفرس و المراۃ

15) حدیث: عن ابی ھریرۃ ان اعرابیا بال فی المسجد

16) حدیث: عن اسماء بنت ابی بکر ارأیت احدنا اصاب۔۔ دم حیض کیف اصنع باعتبار الراوی

17) عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ و شبابھا بعد النبیین و المرسلین

18) عن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ثکلتک امک ابن ام سعد وھل ترزقون وتنصرون الا بضعفائکم

19) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ من بنی مسجدا کمفحص قطاۃ لبیضھا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ

20) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تصدقن یا معشر النساء فانکن اکثر اھل جھنم یوم القیامۃ

2. باعتبار اول اللفظ

باعتبار اول اللفظ درج ذیل احادیث کی تخریج کریں:۔

(1) اذا ولغ الکلب (2) صلی صلوۃ الکسوف (3) اولم ولو بشاۃ (4) البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا (5) لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ (6) لایحل لامراۃ تومن باللہ و الیوم الاخرۃ ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ (7) لایلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس (8) مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ (9) من حمل علینا السلاح فلیس منا (10) من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ (11) من کانت لہ جاریۃ فعالھا واحسن الیھا (12) یا عبد الرحمن لا تسال الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسالۃ و کلت الیھا (13) آکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد

(14)اتخذوا الغنم فانها برکة (15)بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة (16)تحروا لیلة القدر فی السبع الاواخر (17) ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النکاه و الطلاق و الرجعة (18) جار الدار احق بدار الجار (19) حفت الجنة بالمکارم و حفت النار بالشهوات (20)خالفوا الیهود فانهم لا یصلون فی نعالهم و خالفهم

3. باعتبار غریب اللفظ

باعتبار غریب اللفظ درج ذیل احادیث کی تخریج کریں:۔

(1) قد اجرنا من اجرت یا ام هان (2) ان النبی ﷺ قال یوم الاحزاب ملا الله قبورهم و بیوتهم ناراً کما شغلونا عن الصلوٰة الوسطی حتی غابت الشمس (3)عن جابر رضی اللہ عنہ قال مرضت فاتانی رسول الله ﷺ یعودنی و ابو بکر وهما ماشیان فوجدانی اغمی لی فتوضا النبی ثم صب وضوه علی فافقت (4)ان ابغض الرجال الی الله تعالیٰ الالد الخصم (5) من قتل دون ماله فهو شهید (6)من قتل قتیلاً له علیه فله سلبه (7) منا قاتل تکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله (8) لاهجرة بعد الفتح ولکن جهاد و فیه و ذا استنفرتم فانفروا (9) خیرنا رسول الله ﷺ فاخترنا الله و رسوله (10) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بینما الناس بقباء فی صلاة الصبح اذ جاءهم آت فقال ان النبی ﷺ قد انزل علیه اللیلة قرآن و قد امر ان یستقبل القبلة فاستقبلوا ها (11) لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود عمدت الی عقال اسود و الی عقال ابیض فجعلتهما تحت وسادتی و جعلت انظر الی اللیل فلا یستبین لی فغدوت علی رسول الله ﷺ فذکرت ذلک سواد اللیل و بیاض النهار (12) فاذا رایتم الذین یتبعون ماتشابه منه فاولئک الذین سمی الله فاحذروهم۔

4. باعتبار موضوع

باعتبار موضوع درج ذیل احادیث کی تخریج کریں:۔

(1) لا و مقلب القلوب (2) البسوا من ثیابکم البیض فانها اطهر اطیب (3) اکذب الناس الصباغ (4)انما نهیتکم عن صوتین احمقین صوة النوحة و صوة الغناء(5) الشاب التارک بشهوته لاجل بمنزلة ملائکته (6) من صلی خلف عالم تقی (7) من احیا سنتی فقد احیانی (8) هو الطهور ماءه و الحل میتته (9)انه علیه السلام مسح بناصیته علی العمامة (10) اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول (11) اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه و اذا نهض رفع رکبتیه (12) عن ابن عمر مرفوعاً فما

سقت السماء العیون او کان عشریا العشر و ما سقی بالنضح نصف العشر (13) من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر (14) اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعة و الامام یخطب فقد لغوت (15) اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین او فلایجلس حتی یصلی رکعتین (16) الحج عرفة (17) من قتل قتیل فله سلبه (18) عن عائشة رضی اللہ عنہا خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخترناه فلم یکن طلاقاً (19) فی یوم الجمعة خلق آدم و اسکن الجنة و هبط منها (20) لو کنت متخذا خلیلا من امتی لاتخذت ابابکر

5. باعتبار صفات متن

- مشهور علی الألسنة

(1) لاضرر و لا ضرار (2) المرض ینزل جملة واحدة و البرء ینزل قلیلا قلیلا (3) أبغض الحلال إلی الله الطلاق (4) ماترکت بعدی فتنة أضر علی الرجال من النساء (5) أفضل طعام الدنیا و الآخرة اللحم (6) لا تعد من لا یعودک (7) البحر هو جهنم (8) تداووا فإن الذی أنزل الداء أنزل الدواء (9) الجالس وسط الحلقة معلون (10) ابدأ بنفسک (11) حفت الجنة بالمکاره و حفت النار بالشهوات (12) خیر الأمور أوساطها (13) باکروا بالصدقة فإن البلاء لا یتخطاها (14) أعطی یوسف علیه السلام شطر الحسن (15) لو عاش إبراهیم لکان نبیا (16) التأنی من الله و العجلة من الشیطان (17) الکلام صفة المتکلم (18) الوحدة خیر من جلیس السوء و الجلیس الصالح خیر من الوحدة (19) الحجر الأسود من الجنة (20) من لم یشکر الناس لم یشکر ا

- احادیث موضوع

(1) من فتنة العالم أن یکون الکلام أحب الیه من الاستماع (2) یؤم القوم احسنهم وجهاً (3) من اغتسل من الجنابة حلالا أعطاه الله مئة قصر درة بیضاء (4) رحم الله أخی لو کان حیالزارنی (5) قلیل من التوفیق خیر من کثیر من العلم (6) اتق شر من أحسنت الیه (7) ما أفلح سمین (8) من قراء البقرة و آل عمران و لم یدع بالشیخ فقد ظلم (9) الیقین الایمان کله (10) ما اتخذ الله ولیا جاهلا و لو اتخذو لعلمه

2. حدیث کا حکم بتانا

(1) صحاح ستہ اور دیگر کتابوں کی احادیث کا حکم جاننے کا طریقہ

(2) متقدمین اور متاخرین میں سے مندرجہ ذیل حضرات کی تصحیح مندرجہ ذیل کتب میں نقل کی جاتی ہے

(3) مشق

(4) جوابات

2. حدیث کا حکم

(1) صحاح ستہ کی احادیث کا حکم جاننے کا طریقہ:

(1) اگر وہ حدیث صحیح بخاری یا مسلم کی ہے تو فوراً حکم بتادیں کہ حدیث صحیح ہے، مزید تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں کہ کسی نے اس کو صحیح کہا ہے یا نہیں، بلکہ اگر ترمذی، ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کی حدیث ہو، اور اس سے متعلق کوئی آپ سے سوال کرے کہ اس کا حکم کیا ہے؟ چنانچہ ڈھونڈنے پر آپ کو بخاری، مسلم یا ان میں سے کسی ایک میں مل گئی تو بخاری، مسلم کا حوالہ دیدینا کافی ہے، مثلاً رواہ الترمذی وأخرجہ الشیخان/بخاری/مسلم، جیسا کہ تحفۃ الأحوذی والے کرتے ہیں۔

(2) ابوداؤد کی اگر حدیث ہے تو مندرجہ ذیل کتب سے اس حدیث کا حکم دیکھ کر بتادیں۔ (حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:223)

1) مختصر سنن ابی داؤد للمنذری
2) خود امام ابو داؤد کی تصحیح سنن میں
3) عون المعبود شرح أبی داؤد
4) بذل المجهود
5) المنهل العذب المورود
6) تهذیب سنن ابی داؤد
7) خطابی کی معالم سنن میں
8) ''ماسکت عنه ابو داؤد'' کا حکم لگانا

1۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا کہ ''ماسکت عنه ابو داؤد'' کا حکم توقف کا ہے، الّا یہ کہ اس کا کوئی شاہد یا مؤید مل جائے۔

2۔ ابن مندہ وابن سکنؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ احادیث بلا تردد حجت اور قابل استدلال ہیں۔

3۔ امام نووی وابن صلاح نے فرمایا کہ اگر خارج سے اس کا ضعف ثابت نہ ہو تو حسن کے درجہ میں ہے۔

● ان المتعین اللازم ان نقول ما سکت عنه ابو داؤد فهو صالح عنده لا صالح فقط اذ الصالح مطلقا هو ما صلح للاحتجاج به وهو الصحیح والحسن اما الصالح عند ابی داود فهو صالح للاحتجاج وللاعتبار والصالح للاحتجاج عنده هو الصحیح والحسن والضعیف اذا لم یوجد فی الباب غیره ویقدمه فی العمل به علی القیاس والصالح للاعتبار هو ما کان ضعیفا ضعفا یسیرا او سطا لا ضعفا شدید اثم ان کلمة عنده تمیز وتخرج ما یختلف فیه حکم ابی داود مع حکم غیره من الائمة زیادة فی القوة أو الضعیف أو نقصانا فیهما وقد فصل الحافظ فی النکت 435:1 اقسام ما یندرج تحت قول ابی داود وما سکت عنه فهو صالح فقال ومن هنا یتبین ان جمیع ما سکت علیه ابو داود لا یکون من قبیل الحسن الاصطلاحی بل هو علی اقسام 1۔ منه ما هو فی الصحین 3۔ أو علی شرط الصحة 3۔ ومنه ما هو من قبیل الحسن لذاته 4۔ ومنه ما هو من قبیل الحسن اذا اعتضد وهذان القسمان 3، 4 کثیر فی کتابه جد 51۔ ومنه ما هو ضعیف لکنه من روایة من لم یجمع علی ترکه غالبا وکل هذه لاقسام عنده تصلح للاحتجاج

بھا۔۔۔۔۔۔۔الخ (حاشیۃ تدریب الراوی:3/42-49)

● بہتر یہ ہے کہ ماسکت ابوداود کی نئے سرے سے تحقیق کر لی جائے (حدیث کا درجہ کیسے پہنچانے:223)

(3)اور اگر ترمذی کی حدیث ہو تو مندرجہ ذیل کتب سے حکم معلوم کیا جا سکتا ہے۔

1)امام ترمذی نے خود حکم لگایا ہے 2)احمد شاکر کی ترمذی پر تعلیق کے ذریعہ

3)تحفۃ الأحوذی 4)عارضۃ الاحوذی ابن عربی مالکی

(4)اگر وہ حدیث نسائی کی ہو تو مندرجہ ذیل کتب سے حکم معلوم کریں۔

(5)ابن ماجہ کی حدیث کے لیے مندرجہ ذیل کتاب سے حکم معلوم کریں۔

1)مصباح الزجاجۃ للبوصیری 2)ماتمس الیہ الحاجۃ

❑ دیگر کتب کی احادیث کے حکم جاننے کا طریقہ

1) شرح السنۃ بغوی 2) المنتقی ابن جارود 3) المحلی ابن الحزم 4) سنن الکبریٰ للبیھقی 5)معرفۃ السنن والآثار 6)الاحکام الکبریٰ عبدالحق اشبیلی 7)شرح البخاری کرمانی 8)ارشاد الساری شرح بخاری 9)فتح القدیر شرح ھدایۃ 10)دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین 11)الفتوحات الربانیۃ فی شرح الاذکار النوویۃ 12)مرعات المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح 13)منھل الواردین شرح ریاض الصالحین 14)نزھۃ المتقین شرح ریاض الصالحین 15)الجوھر النقی فی الرد علی البیھقی 16)المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح 17)مشکوٰۃ المصابیح تنقیح التحقیق 18)شرح مسلم ابی۔ (حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:224)

(2) متقدمین اور متاخرین میں سے مندرجہ ذیل حضرات کی تصحیح مندرجہ ذیل کتب میں نقل کی جاتی ہے:

نمبر شمار	نام	کتاب	جو کتابیں مذکورہ کتاب میں ہیں
1	علامہ ھیثمی	مجمع الزوائد	مسانید ثلاثہ (احمد، ابو یعلیٰ الصغیر، بزاز) معاجم ثلاثہ (صغیر، کبیر، اوسط) (تدریب:2/54-353)
2	علامہ بوصیری من المتلطفین فی النقد۔ (حاشیۃ تدریب:2/353)	(1) اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ (2) مصباح الزجاجۃ	(1) مسند طیالسی (2) حمیدی (3) مسدد بن مسرھد (4) محمد بن یحییٰ العدنی (5) اسحاق بن راھویہ (6) ابی بکر بن ابی شیبہ (7) احمد بن منیع (8) عبد بن حمید (9) ابن ابی اسامہ (10) ابو یعلیٰ الکبیر۔ (تدریب:2/54-353) شرح ابن ماجۃ
3	علامہ عبد الرؤف المناوی رحمۃ اللہ علیہ	فیض القدیر	شرح جامع الصغیر
4	علامہ ابن الأثیر جزری	جامع الاصول	صحاح ستہ (علاوہ ابن ماجہ)
5	امام بزار	مسند بزار	یہ حدیث کے صحت اور عدم صحت پر کلام کرتے ہیں، اکثر راوی کے منفرد ہونے یا متابعت کا ذکر کرتے ہیں۔ (حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:223)
6	علامہ زیلعی	نصب الرایۃ	تخریج احادیث ھدایۃ
7	امام ابن خزیمۃ	صحیح بن خزیمۃ	جمیع احادیث پر مشتمل کتاب
8	علامہ نووی	المجموع	امام نووی کی تمام مؤلفات خاص طور پر شرح مسلم ریاض الصالحین الاذکار النوویۃ اربیعن نووی المجموع شرح المھذب۔
9	علامہ ابن القیم	زاد المعاد	
10	امام دارقطنی	سنن دراقطنی، العلل الکبیر	ان کی تمام مؤلفات دیکھی جائیں۔ (حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:223)
11	مرتضیٰ زبیدی		ان کی تمام مؤلفات دیکھی جائیں۔ خاص طور پر شرح احیاء علوم للغزالی

12	حافظ عراقی	(1)اخبار الاحیاء بأخبار الاحیاء (2) الألفية فی مختصر الحديث وشرحها (3)شرح الترمذی (4) التقييد و الايضاح لما أطلق و اغلق من كتاب ابن الصلاح (5)تقريب الاسانيد و ترتيب لمسانيد (6)ال؟؟الوهاج فی نظم المنهاج (7)الالفية فی غريب القرآن (8) الدر السنية فی نظم السيرة الزكية (9)نظم (الاقتراح)	تخریج احادیث احیاء العلوم للغزالی رحمۃ اللہ علیہ
13	حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ	(1)المستدرک علی مستدرک الحاکم (2)سیر اعلام النبلاء (3)تذکرۃ الحفاظ (4)میزان الاعتدال فی نقد الرجال (5)لکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستہ (6) ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح و التعدیل (7) الموقظة فی علم مصطلح الحديث (8)العلوّ (9)الکبائر (10)تاریخ الاسلام (11)وفیات المشاہیر و الاعلام (12)العبر فی خبر من غبر (13)السیرۃ النبویۃ (14)بیان زغل العلم و الطالب	اس کو خاص طور سے دیکھا جائے۔

14	ابن عبدالبر		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر الاستذکار اور التمهید
15	ابن العربی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر عارضة الاحوذی شرح سنن للترمذی
16	ابن دقیق		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر الامام فی احایث الاحکام
17	ابن جوزی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر التحقیق فی تخریج التعلیق الکبریٰ اور العلل المتناهی
18	حافظ منذری		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر الترغیب والترهیب۔
19	قاضی عیاض		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر الشفاء بحقوق المصطفیٰ
20	ابن رجب حنبلی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر جامع العلوم والحکم شرح الربعین النووية اور شرح علل الترمذی
21	امام سیوطی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر جمع الجوامع، الجامع الصغیر، الآلیء المنثورة فی احادیث الموضوعة۔
22	ملا علی قاری		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر مرقات المفاتیح
23	علامہ مناوی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر فیض الکبیر شرح جامع الصغیر
24	امام شوکانی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر نیل الاوطار شرح المنتقیٰ لابن تیمیة۔
25	بدرالدین عینی		ان کی تمام مؤلفات خاص طور پر عمدة القاری شرح صحیح بخاری۔

26	حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	(1) موسوعة الحافظ ابن حجر العسقلانی الحدیثیه۔	حافظ ابن حجر نے اپنی تمام مؤلفات میں جہاں جہاں حدیث یا اثر پر کوئی حکم لگایا ہے یہ کتاب ان سب کا مجموعہ ہے۔
		(2) اتحاف المهرة باطراف العشره	(1) مؤطا مالک (2) مسند الشافعی (3) مسند احمد (4) مسند دارمی (5) صحیح ابن حبان (6) صحیح ابن خزیمة (7) مستدرک حاکم (8) مستخرج ابی عوانة (9) شرح معانی الآثار (10) منتقی ابن جارود
		(3) النکت الظراف علی الاطراف	● وهو فی الحقیقة اطراف لاحد عشر کتابا ادخل (صحیح) ابن حبان فیها فعمل اطرافاله ضمنه۔ (تدریب: 395/2)
		(4) تعریف أهل التقدیس... (طبقات المدلسین)	
		(5) تغلیق التعلیق	یہ کام ابن حجر کا بخاری کی تعلیقات پر ہے۔
		(6) التلخیص الحبیر	یہ کتاب تلخیص ہے البدر المنیر فی تخریج الاحادیث و الاثار الواقعة فی الشرح الکبیر کی، اور شرح الکبیر شرح ہے فقہ شافعیہ کی کتاب الوجیز کی۔
		(7) الدرایة	تخریج احادیث الهدایة
		(8) فتح الباری	شرح صحیح البخاری رحمۃ اللہ علیہ
		(9) القول السدد فی الذب عن مسند الامام احمد	مسند احمد کی ان احادیث پر کلام کیا گیا ہے جن کو بعض حضرات کی جانب سے موضوع کہا گیا ہے۔
		(10) الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف	علامہ زیلعی کی تخریج احادیث الکشاف کی تلخیص ہے۔

		(11) مختصر الترغیب الترهیب	علامہ منذری کی الترغیب والترھیب کی تلخیص ہے جس میں صرف سنداً ومتناً
		(12) المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية	کتب ستہ اور مسند احمد پر آٹھ مسانید کے زوائد ہیں، (مسند طیالسی ، حمیدی، مسدد بن سرهد، العدنی، ابن ابی شیبه، ابن منیع، ابن حمید، ابن ابی اسامه) احادیث کی ترتیب اصل کتابوں سے ہٹ کر ابواب فقہیہ کی ترتیب پر ہے
	● ابن حجر ودراسته مصنفاته شاكر محمود عبد المنعم	(13) نخبة الفكر فی مصطلح اهل الأثر۔	
		(14) نزهة النظر فی توضيح نخبة الفكر	
		(15) النكت على علوم الحديث لابن صلاح	
		(16) هدی الساری	مقدمه فتح الباری
		(17) تبصير المنتبه بتحرير المشتبه	
		(18) تعجيل المنفعه بزوائد رجال الأئمة الأربعة	
		(19) تهذيب التهذيب	تهذیب الکمال کا خلاصہ اوراس کی تنقیح
		(20) تقريب التهذيب	تهذیب التهذیب کا خلاصہ
		(21) لسان الميزان	علامہ ذھبیؒ سے میزان الاعتدال میں جو رواۃ رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا ہے۔
		(22) الاصابة فی تمييز الصحابه	صحابہ کرام کے حالات

(متأخرین)

نمبر شمار	نام	کتاب
1	شعيب الأرناؤط	محقق شرح السنه، محقق جامع الأصول
2	د۔فؤاد عبدالباقی	محقق جامع الأصول، محقق سننِ ابن ماجه
3	احمد شاكر	مسند احمد کی تحقیق، تفسیر ابن جریر، طبری کی تحقیق اور تفسیر ابن کثیر کی تحقیق۔

مشق نمبر:2 حدیث کا حکم بیان کریں

1۔الناس شرکاء فی ثلاث الماء والکلأ والنار۔
2۔نهی عن بیع الماء الا ماحمل منه۔
3۔حرم لباس الحریر والذهب علی ذکور اُمّتی واحلّ لأناثهم۔
4۔لَعن رسول اللہ ﷺ ثلاثة: رجل أم قوم وهم له کارهون۔
5۔انّ أطیب ما یأکل الرجل من کسبه وولده من کسبه۔
6۔المسلمون عند شروطهم۔
7۔رفع القلم عن ثلاث: عن النائم حتی یستیقظ۔
8۔أنه کان یحب الفأل ویکره الطیرة۔
9۔الطفل لا یصلی علیه، ولا یرث، ولا یورث، حتی یستهل۔
10۔احلت لنا میتتان ودمان۔
11۔أن النبی ﷺ أقاد عن نفسه۔
12۔ماعمل ابن آدم یوم النحر عملاً أحب الی اللہ من اراقة دم۔
13۔ان أعف الناس قتلة اهل الایمان۔
14۔فی الرِجل الواحدة نصف الدیة۔
15۔لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع۔
16۔أن النبی ﷺ جعل للبئر حریماً۔
17۔من استأجر أجیراً فلیعلمه أجره۔
18۔اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها۔
19۔أخرجوا یهود أهل الحجاز وأهل نجران من جزیرة العرب۔
20۔أنت ومالک لأبیک۔
21۔لا عمری ولا رقبی۔
22۔من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنةً فلا شئی علیه۔
23۔لا ضرر ولا ضرار۔
24۔اذا صلی أحدکم بالناس فلیخفف۔
25۔حرم رسول اللہ ﷺ یعنی یوم خیبر لحوم الحمر الانسیة۔
26۔البسوا مالم یخالطه اسراف أو مخیلة۔
27۔أکفف علیک من جُشائک أباجحیفة۔
28۔اذا قتلت المرأة عمداً لم تقتل حتی تضع ما فی بطنها۔
29۔من اصابه قئی أو رعاف أو قلس أو مذی فلینصرف فلیتوضأ۔
30۔من الحاجّ یارسول اللہ قال الشعث التفل۔
31۔لیس للمرء الا ماطابت به نفس امامه۔
32۔أن النبی ﷺ رد الیمین علی طالب الحق۔
33۔أن موسی آجر نفسه علی عفة فرجه وطعام بطنه۔
34۔الفاجر خبّ لئیم۔
35۔لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔
36۔أیسرّک أن یسوّرک اللہ بهما یوم القیامة سوارین من نار۔
37۔أن رجلاً جاء الی ألنبی ﷺ وعلیه خاتم شبه۔
38۔أمّنی جبریل عند البیت مرّتین۔
39۔من ثابر علی اثنتی عشرة رکعةً فی الیوم واللیلة بنی اللہ له بیتاً فی الجنّة۔
40۔ان اللہ لم یرض بحکم نبیّ ولا غیره فی الصدقات۔
41۔ثلاثٌ جدُّهنّ جدٌّ وهزلهنّ جدٌّ۔
42۔ستفتح علیکم أرض العجم۔
43۔الا ولا تعجلوا الأنفس أن تزهَق۔
44۔ان اللہ احتجر التوبة عن صاحب البدعة۔
45۔أنا بریٌ من کلّ مسلم یقیم بین اظهر المشرکین۔
46۔لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئاً من القرآن۔
47۔صلّوا خلف کل برّ وفاجر۔
48۔لا تؤمّنّ امرأة رجلاً ولا فاجر مؤمناً۔
49۔ما أحدث قوم بدعةً الاّ رفع مثلها من السنة۔
50۔تستأمر الیتیمة فاذا بکت أو سکتت۔
51۔نهی رسول اللہ ﷺ عن بیع المضامین۔
52۔نهی عن بیع وشرط۔
53۔نهی عن بیع الطعام۔
54۔لُعنتُ الخمر علی عشرة أوجه۔
55۔أن المسئلة لا تَصلح الاّ لثلاثة۔
56۔لا تزال امّتی بخیر ما عجلوا الفطر وَأخّروا السحور۔
57۔أعلنوا هٰذا النکاح واجعلوا ه فی المساجد۔
58۔نهی رسول اللہ ﷺ عن کلّ مسکر ومفتر۔
59۔اذا تثائب أحدکم فلیضع یده علی فیه۔
60۔کان یأمرنا أن نخرج الصدقة۔

3. حدیث پر حکم لگانا

- حدیث پر حکم لگانے کے 5 مراحل
  - (1) حدیث کی تخریج
  - (2) رجال سند
    - الف) تعین کریں
    - ب) تحقیق کریں (باعتبار عدالت، ضبط، اتصال، شذوذ علت، مرتبہ)
    - ج) حکم لگائیں
    - د: یہ سب کہاں دیکھیں
  - (3) متن دیکھیں
    - الف) تحقیق کریں (باعتبار شذوذ علت)
    - ب) حکم لگائیں
  - (4) متابعات، شواہد کو دیکھیں
  - (5) مجموعی اعتبار سے حکم لگائیں
- تعارف کتب اسماء الرجال
- معجم الفاظ، الجرح والتعدیل

حدیث پر حکم (باعتبار صحت، حسن، ضعف، وضع) لگانے کے 5 مراحل

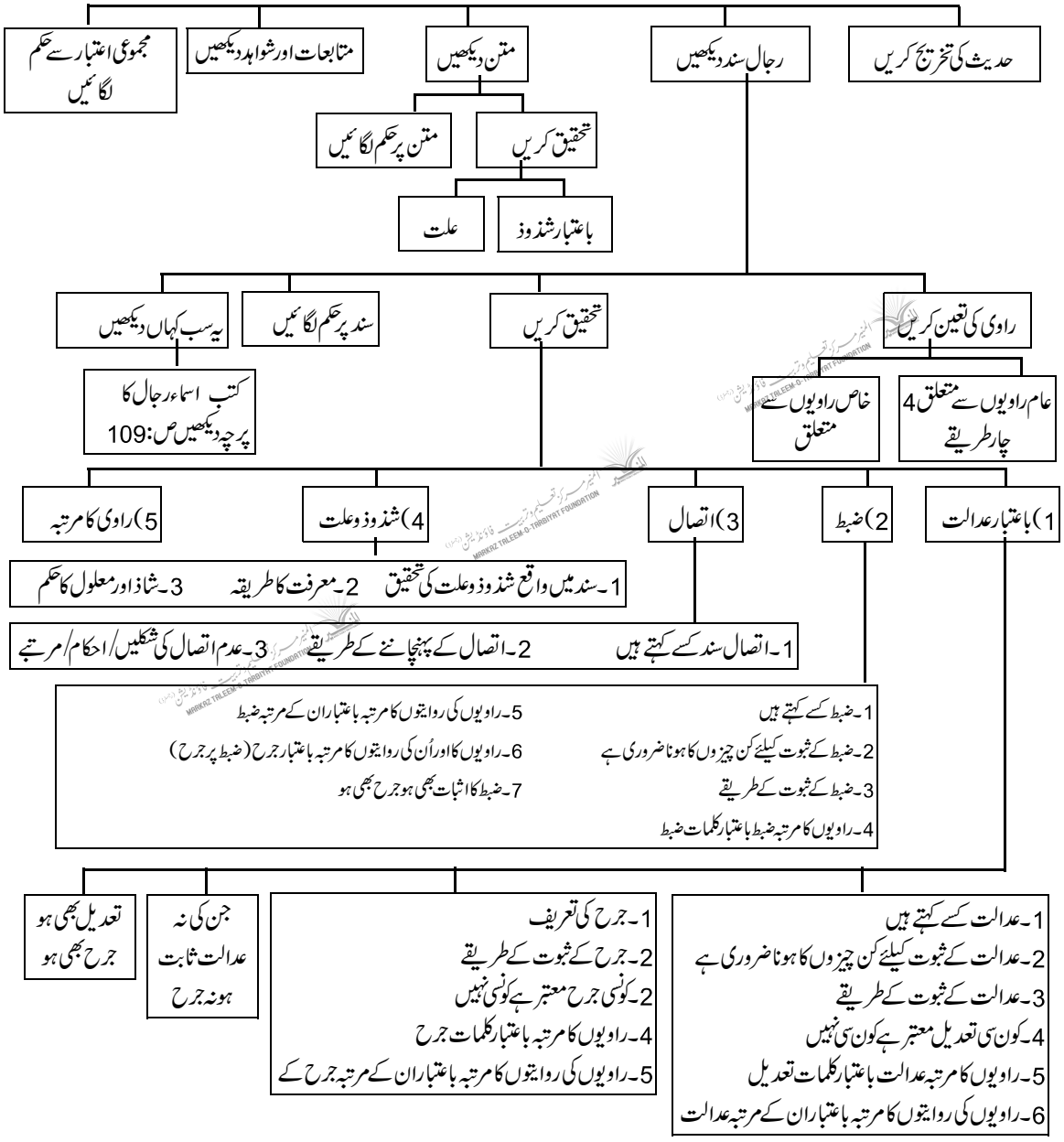

پہلا مرحلہ: حدیث کی تخریج کریں

(1) حدیث کی تخریج کریں

تفصیل کے لیے عنوان ''حدیث تلاش کرنے کا طریقہ''، ص:25

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرا مرحلہ: رجالِ سند دیکھیں

(1) تعیین کریں (2) تحقیق کریں (3) حکم لگائیں

(4) یہ سب کہاں دیکھیں

پہلا کام: راوی کی تعیین کرنا

1) عام روای: کی شخصیت کو متعین کرنے کے چار طریقے ہیں

1۔استاد یا شاگرد کے ترجمہ سے: کتب رجال میں اس راوی کے شیخ یا شاگرد کا ترجمہ دیکھا جائے شیخ کے ترجمہ میں ہوسکتا ہے "روی عنه "یعنی شاگردوں سے اس کے نام کی تعیین ہو جائے یا شاگرد کے ترجمہ میں ہوسکتا ہے کہ "روی عن "یعنی اساتذہ سے اس کے نام کی تعیین ہو جائے۔

مثال کے طور پر اگر سند اس طرح ہو "**سلیما ن بن مهر ان عن شقیق عن حذیفه بن الیمان** رضی اللہ عنہ "اب حذیفہ سے روایت کرنے والے شقیق کی شخصیت کو متعین کرنا ہو تو -**تهذیب الکمال** - میں حضرت حذیفہؓ کا ترجمہ نکالا جائے جب ہم نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کرنے والوں کی فہرست دیکھی تو اس میں شقیق نام کے صرف ایک راوی "**شقیق بن سلمة الاسدی** " تھے اس سے معلوم ہوا کہ سند میں شقیق سے مراد "**شقیق بن سلمة**" ہیں مزید پختگی کیلئے "**سلیمان بن مهر ان**" کا ترجمہ نکالا جائے ہم نے **سلیمان بن مهر ان** کا ترجمہ نکال کر ان کے شیوخ کی فہرست کو دیکھا تو اس میں **شقیق بن سلمة** کا نام موجود تھا اس سے معلوم ہو گیا کہ شقیق سے مراد **شقیق بن سلمة الاسدی** ہی ہیں۔

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تلامذہ اور اساتذہ دونوں کے ذریعے سے راوی کی تعیین نہیں ہوتی بلکہ صرف اساتذہ یا تلامذہ کی فہرست سے تعیین ہوتی ہے تو اس طرح کی تعیین کا بھی اعتبار کر لیا جائے خاص طور پر جب کہ قرائن سے تقویت بھی ملتی ہوں۔

2۔کتب القاب، انساب وکنیٰ سے نام کی تعین ہو: اگر سند میں راوی کا صرف لقب ذکر کیا گیا ہو یا کنیت بیان کی گئی ہو یا نسبت بیان کی گئی ہو تو ان کتابوں سے ان کے مکمل نام کی تعیین کی جاسکتی ہے جو اس بارے میں لکھی گئی ہوں جیسے: **کتب الالقاب، کتب کنی، کتب انساب** وغیرہ۔

جیسے: اعمش کو ہم نے ابن الجوزی کی کتاب کشف النقاب عن الاسماء و الالقاب میں دیکھا تو اس طرح مذکور تھا

الاعمش۔: اسمہ سلیمان بن مھران ویکنی ابا محمد رأی انس بن مالک

نیز کتب اسمائے رجال میں باب الیاء کے بعد ذکر کی گئی ان فصلوں کی طرف مراجعت کی جائے جو القاب، کنی، اور نسب وغیرہ سے مشہور رجال کے تعارف کے لیئے قائم کی جاتی ہیں اس سلسلہ میں سب سے اہم کتاب حافظ ابن حجر کی -تقریب التھذیب- ہے جس میں القاب، کنی اور نسب سے مشہور رواۃ کی تعیین کیلئے مفید فصلیں قائم کی گئی ہیں جیسے حافظ ابن حجر نے اس طرح عنوان قائم کیے ہیں (1) باب فی کنی الرجال علی ترتیب حروف المعجم لما بعد أداۃ الکنیۃ (2) باب فیمن نسب الی ابیہ أو امہ أو عمہ أو جدہ و نحو ذلک (3) باب الانساب الی القبائل و البلاد و الصنائع و غیر ذلک

3۔ **کتب الأطراف و کتب تخاریج سے:** راوی کی شخصیت کی تعیین کے لیے -کتب الاطراف- اور کتب تخاریج کی مراجعت کی جائے اس لیے کہ ان کتابوں میں بسا اوقات راوی کی شخصیت کی تعیین کر دی جاتی ہے خاص طور پر جب کہ راوی مشہور نہ ہو یا اس میں کسی طرح کی جہالت ہو یا اس کے نام میں کسی طرح کا التباس پایا جاتا ہو۔

اس سلسلہ میں باحث کو خاص طور پر کتب ستہ کے رجال کے لیے تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف کی مراجعت کرنی چاہیے اس لیے کہ حافظ مزی اکثر مبہم و مہمل راوی کی تعیین کر دیتے ہیں اسی طرح جو راوی کنیت یا لقب سے مذکور ہوتا ہے اسکے نام کی بھی صراحت کر دیتے ہیں۔

4۔ **سندِ حدیث کے طرق کی تخریج سے:** راوی کی تعیین کے لیے مطلوبہ حدیث کی مکمل تخریج کی جائے اس کے نتیجہ میں راوی کی کسی نہ کسی سند میں تعیین ہو جانے کا امکان ہوتا ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک راوی کے شیوخ و تلامذہ اور دوسرے راوی کے شیوخ و تلامذہ دونوں ایک ہی ہوتے ہیں اور یہ راوی نام میں ایک دوسرے سے متحد ہوتے ہیں ایسی صورت میں باحث کو راوی کی تعیین کی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔

جیسے بخاری کی ایک سند اس طرح ہے **حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن انس** رضی اللہ عنہ اس سند میں مذکور حماد کے شیخ ثابت بنانی ہیں اور شاگرد سلیمان بن حرب ہیں لیکن اسی شیخ و تلمیذ میں دو حماد شریک ہیں (1) **حماد بن زید** (2) **حماد بن سلمۃ** اب پریشانی ہو رہی تھی کہ دونوں میں سے یہاں کون مراد ہیں۔ لیکن تتبع طرق کے بعد بخاری ہی میں ایک دوسری روایت اس طرح مل گئی **حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن ثابت** اس سند سے ثابت ہو گیا ہے حماد سے مراد -حماد بن زید- ہیں (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں ص:232)

2) خاص راوی کی شخصیت کو متعین کرنے کے طریقے:

اس کے بھی ماہرین نے کچھ اصول وضوابط بنائے ہیں دیکھیں، کتاب القواعد المفیدہ فی معرفة اسماء الرجال المذکورین فی جامع الامام البخاری، فهد بن علی الکش

دوسرا کام: تحقیق کریں

(1) باعتبار عدالت

1. عدالت کسے کہتے ہیں؟

عدالت ایک فطری ملکہ ہے جو انسان کو تقوی اور مروت کے لزوم پر ابھارتا ہے۔ کسی عمل کو کرنے کیلئے نفس انسانی جو قوت پیدا ہوتی ہے اگر وہ ابتدائی درجے کی ہو تو حال ہے اور اگر انتہاء کو پہنچ کر مضبوط ہو جائے تو وہ ملکہ کہلاتا ہے مثلاً کسی شخص نے لکھنا شروع کیا چند دنوں میں اسے کچھ لکھنا آ گیا ہے یعنی اسمیں ایسی قوت پیدا ہوگئی کہ جس کی مدد سے وہ شخص لکھ سکتا ہے اسی قوت کو حال کہتے ہیں اور جب لکھتے وقت راسخ اور مضبوط ہو جائے تو وہ لکھنے کا ملکہ کہلاتا ہے۔ (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:328)

● وقد عرّف العلماء العدالة بعبارات شتی، لکنها لا تختلف جوهریّا فی أنها: ملکة تحمل صاحبها علی ملازمة التقوی والمروءة۔ والتقوی: اجتناب الأعمال السیئة من شرک أو فسق أو بدعة۔ قاله الحافظ فی "شرح النخبة" ص:55

ولم یتعرّض للمروءة، لأن مردّها للعرف، فهی تختلف من انسان الی آخر، ومن زمان الی زمان، ومن مکان الی مکان، وقال تلمیذه السخاوی فی "فتح المغیث" 2:160 عن التقوی والمروءة: هی "فی الجملة: رعایة مناهج الشرع وآدابه، والاهتداء بالسلف، والاقتداء بهم: أمر واجب الرعایة" (تدریب:172/5)

● قال فی "المصباح" -م ر ء-: المروءة، آداب بنفسانیة تحمل مراعاتها الانسان علی الوقوف عند محاسن الأخلاق وجمیل العادات، ومرؤ الانسان فهو مریء، مثل قرب فهو قریب، أی: ذو مروءة۔ قال الجوهری -م ر أ-: وقد تشدّد فیقال: مُرُوّة۔

اشتراط السلامة من خوارم المروءة أمر خارج زائد عن اشتراط العدالة، کما قال الزرکشی 3:893 (234)، وقال: "ان العدالة: اجتناب الکبائر وعدم الاصرار علی الصغائر، وان خوارم المروءة: التلبُّس بما لا یَعتاد به أمثاله" ثم أطال فی بیان هذا۔ (حاشیہ تدریب:14/4)

2.عدالت کے ثبوت کیلئے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

1)اسلام: یعنی راوی حدیث کا مسلمان ہونا ضروری ہے اس لیے کافر کی خبر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے **یاایھاالذین امنو ان جاء کم فاسق بنباء فتبینو ا** اگر کوئی فاسق تمھارے پاس خبر لے کر آئے تو تم اس کی تحقیق کرلو، جب فاسق کی خبر کے لیے یہ حکم ہے تو کافر کی روایت بدرجہ اولی غیر مقبول ہوگی کافر کی روایت قبول نہ ہونے پر امت کا اجماع ہے اگر چہ وہ اپنے اہل مذہب کے درمیان غیر متہم اور نیک تصور کیا جاتا ہو علامہ حازمی فرماتے ہیں کہ اہل شرک کی روایت مردود ہوتی ہے جس پر کتاب وسنت واجماع سے دلیل موجود ہے

اسلام کی شرط صرف روایت کی ادا کے لیے ہے اور تحمل کے لیے اسلام شرط نہیں ہے اس لے کہ اگر کوئی شخص روایت حالت کفر میں سنتا ہے اور حالت ایمان میں ادا کرتا ہے (یعنی دوسرے تک پہنچاتا ہے) تو وہ مقبول ہے، بہت سے صحابہ نے اس طرح کی روایتیں جن کو انھوں نے حالت کفر میں سنا تھا اور ایمان قبول کرنے بعد بیان کیا ان احادیث کو محدثین نے قبول کیا ہے جیسے **جبیر بن مطعم کی روایت سمعت النبی ﷺ قرأ فی المغرب بالطور** اور بعض روایتوں میں اس طرح الفاظ ہے **وذلک اول ماوقر الایمان فی قلبی** (بخاری شریف ابواب صفۃ الصلوۃ باب لجھر فی المغرب رقم:731)

یہ حدیث حضرت جبیرؓ نے حالت کفر میں سنی اور اسلام لانے کے بعد لوگوں کے سامنے بیان کی۔محدثین نے اس حدیث کو قبول کیا ہے معلوم ہوا کہ اسلام کی شرط صرف اس کے لیے ہے تحمل حدیث کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:319،اثر الحدیث النبوی الشریف فی اختلاف الفقھاء:119،تدریب:4/204)

2)بلوغت: راوی کی عدالت کے لیے محدثین نے بالغ ہونا شرط قرار دیا ہے جس پر سب کا اجماع ہے اس لیے کہ نابالغ بچہ غیر مکلف ہوتا ہے اور ناسمجھی کی بنا پر کچھ بھی کہ سکتا ہے حتیٰ کہ جھوٹ بولنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے البتہ اگر کوئی بچہ ایسا ہے جو ممیز ہو اور خیر وشر کے درمیان فرق کرتا ہو تو بلوغت سے قبل سنی ہوئی روایت بلوغت کے بعد روایت کرنے پر قابل قبول ہوگی جیسا کہ صغار صحابہ مثلا ابن عباس ،حضرت حسین اور حضرت حسنؓ کی روایت کو امت نے قبول کیا ہے۔مثلا محمود بن ربیع کی روایت **انہ عقل مجۃ مجھا النبی ﷺ من دلو فی بیتہ**۔صحیح بخاری میں موجود ہے، یہ بلوغت سے پہلے کی روایت ہے جسے انہوں نے بلوغت کے بعد بیان کیا۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:319،اثر الحدیث النبوی الشریف فی اختلاف الفقھاء:119-121،تدریب:2/203،دراسات فی اصول الحدیث:36-38-139،اسعدی:350)

3)عقل: یہ ایک بدیہی امر ہے کہ ہر خیر وشر کا دارومدار عقل پر ہوتا ہے اگر آدمی کی عقل صحیح نہ ہو تو اس کی کوئی چیز درست نہیں

ہوتی اسی لیے مجنون کے کسی قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اسی درجہ سے روایت کے تحمل و ادا دونوں کے لیے عاقل ہونا شرط ہے۔

4-5) اسباب فسق اور خوارم مروت سے محفوظ رہنا: فسق کا مطلب تو یہ ہے کہ آدمی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو یا صغیرہ گناہ پر مصر ہو اور مروت کمال انسانیت کو کہا جاتا ہے اس کی اجمالی تعریف یہ ہے کہ آدمی ہر اس چیز سے پرہیز کرے جو عرف عام میں مذموم سمجھی جاتی ہو۔

راوی کے عادل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ فسق کے اسباب سے محفوظ رہے اور مروت کو ختم کر دینے والے امور سے بھی اجتناب کرے۔

مذکورہ بالا باتوں سے معلوم ہوا کہ عادل ہر وہ شخص شمار ہوگا جو مسلمان، عاقل، بالغ ہو اور اسباب فسق اور مروت کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے محفوظ ہو۔ (مقدمہ ابن صلاح، ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:319)

● **أجمع الجماهير من أئمة الحديث والفقه أنه يُشترط فيه :أن يكون عدلا ضابطا، بأن يكون مسلما بالغا عاقلا، سليما من أسباب الفسق وخوارم المروءة، متقظا** (تدریب:4/5تا16)

3. راوی کی عدالت کے ثبوت کے طریقہ

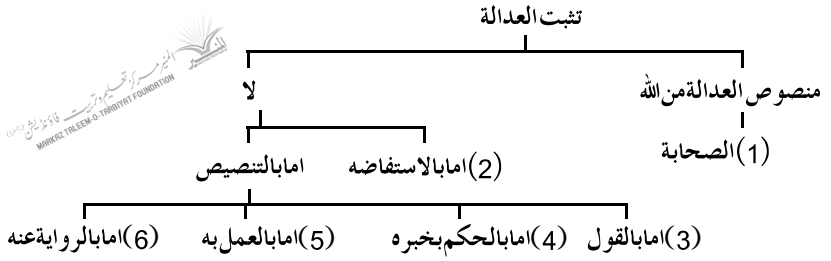

1) الاول منصوص العدالۃ

الصحابة كلهم عدول من لابس الفتن وغيرهم باجماع من يعتد به (تدریب:5/171)

● **صحابه باب ما جاء في تعديل الله ورسوله للصحابة، وانه لا يحتاج الى سؤال عنهم وانما يجب فيمن دونهم كل حديث اتصل اسناده بين من رواه وبين النبي ﷺ لم يلزم العمل به الا بعد ثبوت عدالة رجاله ويجب النظر في احوالهم سوى الصحابي الذي رفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ن عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعديل الله لهم واخباره عن طهارتهم واختياره لهم في نص القران ----والاخبار في هذا المعنى تتسع وكلها مطابقة لما ورد في نص القران وجميع ذلك يقتضي طهارة الصحابة، والقطع على تعديلهم ونزاهتهم، فلا يحتاج أحد منهم مع تعديل الله تعالى لهم المطلع على بواطنهم الى تعديل أحد من الخلق لهم، فهم على هذه الصفة الا أن يثبت على أحدهم ارتكاب**

مالایحتمل الاقصد المعصیة والخروج من باب التأویل فیحکم بسقوط العدالة وقد برأهم الله من ذلک،ورفع أقدارهم عنه

علی أنه لو لم یرد من الله عزوجل ورسوله فیهم شیء مما ذکرنا،لاوجبت الحال التی کانوا علیها من الهجرة،والجهاد،والنصرة،وبذل المهج والاموال،وقتل الاباء والاولاد،والمناصحة فی الدین،وقوة الایمان والیقین،القطع علی عدالتهم والاعتقاد لنزاهتم،وانهم افضل من جمیع المعدلین والمزکین الذین یجئیون من بعدهم أبدالابدین

هذامذهب کافة العلماء ومن یعتد بقوله من الفقهاء

ولیس فی اهل الدین،والمتحققین بالعلم من یصرف الیهم خبر مال لا یحتمل نوعا من التاویل وضربا من الاجتهاد،فهم بمثابة المخالفین من الفقهاء المجتهدین فی تاویل الاحکام لاشکال الامر والتباسه ویجب أن یکونوا علی الاصل الذی قدمناه من حال العدالة والرضا اذلم یثبت مایزیل ذلک عنهم،ثم اسند الی الامام أبی زرعة الرازی قوله (اذا رأیت الرجل ینتقض أحدا من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعلم انه زندیق وذلک ان الرسول صلی الله علیه وسلم عندنا حق،والقران حق،وانما ادی الینا هذا القران والسنن أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وانما یریدون أن یخرجوا شهودنا لیبطلوا الکتاب والسنة،والجرح بهم أولی وهم زنادقة انتهی کلام الخطیب.

(حاشیة تدریب:5/176،اسعدی:229)

2)الثانیۃ التزکیۃ بالاستفاضۃ:

• شہرت کا مطلب یہ ہے کہ راوی فی نفسہ تقوی و پرہیز گاری،صادقت وامانت،علم وفہم میں معروف ومشہور ہواور لوگوں کی زبان پر اس کی تعریف ہوجیسے بڑے بڑے أئمہ فن امام ابوحنیفہؒ،امام مالکؒ،امام شافعیؒ،امام احمدؒ،امام بخاری وغیرہ۔ثبوتِ عدالت کا یہ طریقہ سب سے قوی ہے،اس لیے کہ اس طریقہ سے راوی کے سلسلے میں بالکل اطمینان ہوجاتا ہے جوایک یادو آدمیوں کی تعدیل کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہوتا ہے۔(فتح المغیث:2/250)

• الشهرة والتواتر لعدالة بعض الرواة بین العلماء کالأئمة الاربعة والاوزاعی وعبدالله بن المبارک والزهری والسفیانین فمثل هولاء وعدالتهم أشهر من ان تذکر ولا یحتاجون الی تزکیة من احد ولایسأل عن حالهم

(اثر الحدیث النبوی الشریف فی اختلاف الفقهاء:162،الموسوعة الفقهیة الکویتیه،عدل،فقرة:18،نوٹس اصول:6،تدریب:4/17)

• وتوسع ابن عبد البر فقال :کل حامل علم معروف العنایة به محمول أبداعلی العدالة حتی یتبین جرحه،ووافقه ذالک ابن الموافق من المتاخرین وقوله غیر مرضی وفی حاشیة التدریب بل سبقه الی

العمل بهذا الحديث۔(تدریب:4/19،الموسوعة الفقهية الكويتية،عدل،فقرة:18،دراسات فی اصول الحدیث:201)

3)الثالث التزكية بالقول:

وهی ان يقول المعدل لفظا يدل على تعديل الراوی والتعديل بالقول مراتب اعلى ها ان يبين السبب منه لان التعديل المبهم مختلف فيه والمفسر متفق عليه وذلک بان يبتنی على الراوی بذكر محاسن عمله مما يعلمه منه مما ينبغی شرعا من اداء الواجبات واجتناب المحرمات واستعمال وظائف المرؤة

(أثر الحديث النبوی الشريف فی اختلاف الفقهاء:162،حاشيه الرفع والتكميل:165،دراسات فی أصول الحديث:201)

4)الرابع ان يحكم بخبره وروايته:

وذلک اقوى من تعديله بالقول من غير ذكر السبب لان قوله هو عدل قول مجرد والحكم بروايته فصل استلزم للقول بتعديله والعمل بروايته(حاشية الرفع والتكميل:165)

5)الخامس ان يعمل الفقهاء بروايته:

- وعمل العالم وفتياه على وفق حديث رواه ليس حكما منه بصحته ولا بتعديل رواته لامكان ان يكون ذالک منه احتياطا اولدليل آخر وافق ذالک الخبر

وصحح الآمدی وغيره من الأصوليين أنه حكم بذالک وقال امام الحرمين ان لم يكن فی مسالک الاحتياط وفرق ابن تيمية بين أن يُعمل به فی الترغيب وغيره۔(حاشيه تدريب:4/77)

- جس حدیث سے مجتہد فقیہ استدلال کرے وہ ان کے نزدیک صحیح ہے نوٹس:9-12
- هذا أيضا من طرق التعديل لكن بشرطين

1۔ان يعمل انه لا مستند له فی العمل الا هذه الرواية۔

2۔ان لا يكون ذالک من باب الاحتياط والا كان عمله برواية من ليس بعدل فسقا

(أثر الحديث النبوی الشريف فی اختلاف الفقهاء:163-دراسات فی أصول الحديث:201)

- وفی حاشية الرفع والتكميل:165 ان يعمل بخبره فان امكن حمله على الاحتياط أوعلى العمل بدليل آخر وافق الخبر فليس بتعديل وان عرفنا يقينا انه عمل بالخبر فهو تعديل اذلو عمل بخبر غير العدل لفسق وبطلت عدالته

وحكم هذا التعديل كحكم التعديل بالقول من غير ذكر السبب (أثر الحديث النبوی الشريف فی اختلاف الفقهاء:163) میں ہے هذا الطريق مرجوح بالنسبة للتزكية مع ذكر السبب وكذالک الحكم بالشهادة لان باب الشهادة اعلى من باب الرواية وهو راجح على التزكية بالقول من غير

ذکر السبب۔

6)السادس اما بالروایۃ عنہ:

• محض کسی معتمد ومعتبر راوی ومحدث کا کسی سے حدیث کا نقل کرنا اکثر حضرات کے نزدیک تعدیل کے لیے کافی نہیں تعدیل کے الفاظ کا منقول ہونا ضروری ہے الا یہ کہ اس محدث کا معمول ہی یہ ہو کہ وہ معتبر ومعتمد روات ہی سے حدیث نقل کرتا ہو اور شاذ ونادر ہی اس معمول کی خلاف ورزی کرتا ہو جیسے امام احمد-شعبہ ابن مالک۔(اسعدی:220،تدریب:4/68)

ان روی عنہ وھل ذالک تعدیل لہ؟علی روایتین والصحیح أنہ ان عرف من عادتہ او تصریح قولہ :ان لایستجیز الروایۃ الا عن العدل کانت الروایۃ حینئذ تعدیلالہ والافلااذ من عادۃ اکثر المحدثین الروایۃ عن کل من سمعوا منہ ولو کلفوا الثناء علیہ لسکتوا ومافعلوا فلیس فی مجرد الروایۃ عن الروای دون التزام عادۃ او شرط فیھا تصریح بالتعدیل لہ او التزام بذالک (البسط فی حاشیۃ الرفع والتکمیل:165)

4.کونسی تعدیل معتبر ہے کونسی نہیں؟

1) تعدیل مبہم ہو یا مفسر: دونوں معتبر ہیں اس لیے کہ عدالت کے اسباب بکثرت ہیں کسی کی تعدیل کے لئے ان سب کا شمار کرنا کہ اس نے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا دشوار ہے(اسعدی:219)

• **ویقبل التعدیل سواء فی الراوی أو فی الشاھدمن غیر ذکر سببہ علی الصحیح المشھور لأن اسبابہ کثیرۃ یصعب ذکرھا** (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، عدل، فقرۃ:18-تدریب:4/32-الرفع والتکمیل:79-نوٹس اصول نمبر:1)

2)نام لئے بغیر تعدیل: اگر کسی شخص نے راوی کی تعدیل کی ہے لیکن اس کا نام ذکر نہیں کیا بلکہ اس طرح کہ حدثنی ،ثقۃ اور تعیین نہ ہو سکے کہ اس ثقہ سے کون مراد ہے تو کیا ایسے راوی کو عادل وثقہ تصور کیا جائے گا یا نہیں ؟اس بارے میں علماء کا اختلاف اقوال ہیں (1) ایسے راوی کو عادل تسلیم نہیں کیا جائیگا (2) ایسے راوی کو عادل تسلیم کیا جائیگا (3) ایسے راوی کو عادل اس وقت مانا جائے گا جب کسی عالم مجتہد کی طرف سے توثیق صادر ہوئی ہو۔(4) ایسے راوی کو عادل سمجھا جائے گا جبکہ کسی ایسے آدمی کی طرف یہ تعدیل مبہم صادر ہوئی جس کے جانب سے تصریح موجود ہو کہ میں جس شخص سے اس لفظ سے روایت کرتا ہوں وہ ثقہ ہی ہوتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہیکہ وہ قائل کے نزدیک تو ثقہ ہوسکتا ہے لیکن دوسرے لوگوں کے نزدیک ثقہ نہ ہو، وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بات ممکن ہے کہ اگر وہ نام ذکر کرتا تو عدم ثقاہت کا پتہ چل جاتا اس طرح نام ترک کر دینے سے سامع کو شک وشبہ ہوسکتا ہے آخر نام ترک کرنے کی کیا وجہ ہے دوسری بات یہ ہے اس ثقہ کی تعیین کبھی بے حد مشکل ہوتی ہے اور کبھی مختلف فیہ ہوتی ہے اور جب راوی کی تعیین ہی نہ تو دوسروں کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے اس کی بھی تعیین نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس کی عدالت کا پتہ لگ سکتا ہے جس کی وجہ سے اس کے بارے میں قطعی فیصلہ ناممکن ہے۔ابن صلاح

فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ جو راوی حدثنی ، الثقۃ کہے اور راوی کا نام نہ لے تو اس سے راوی کی ثقاہت ثابت نہیں ہوگی اگر کسی شخص کے بارے میں یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی عادت صرف ثقہ سے روایت کرنے کی ہے پھر وہ کسی سے روایت کرتا ہے تو یہ شخص ان کے یہاں ثقہ تصور کیا جائے گا ، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ **من عرف من حاله انه لا یروی الا عن ثقة کمالک و شعبة و غیر هما انه اذا روی عن رجل و صف بکونه ثقة عنده**(لسان المیزان: 210/1، ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:322)

- کسی کے حق میں نام لیئے بغیر عدالت وضبط کے ثبوت کے کلمات معتبر نہیں نام کی تصریح کے ساتھ ہی اعتبار ہوگا اس لیئے کہ کسی راوی کا ایک آدمی کے نزدیک معتمد ہونا دوسروں کے نزدیک بھی معتمد ہونے کو لازم نہیں لہٰذا کم از کم یوں کہے کہ فلاں شخص ثقہ ہے فلاں معتمد ہے یہ نہیں کہ ایک ثقہ ایک معتمد نے ایسا بیان کیا۔ (اسعدی:219-تدریب:4/55)
- تعدیل کے لیے تعدد شرط نہیں "**والصحیح انّ الجرح و التعدیل یثبتان بواحدٍ**"۔

(تدریب:48/4، اسعدی:219، الرفع التکمیل:111)

5-6.راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل/ راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت

نمبر شمار	نوعیت تعدیل	کلمات تعدیل	راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت
1	منصوص العدالۃ ہیں		● صحابہ باب ما جاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابۃ ،وانہ لا یحتاج الی سؤال عنھم وانما یجب فیمن دونھم کل حدیث اتصل اسنادہ بین من رواہ وبین النبی ﷺ لم یلزم العمل بہ الا بعدثبوت عدالۃ رجالہ ویجب النظر فی احوالھم سوی الصحابی الذی رفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ن عدالۃ الصحابۃ ثابتۃ معلومۃ بتعدیل اللہ لھم واخبارہ عن طھارتھم واختیارہ لھم فی نص القران (حاشیۃ تدریب:176/5،اسعدی:229)	● شرف صحابیت ثابت ہوجائے یا راجح ہوتو حکم لگانے سے بے نیاز۔ ● وقد عد الحافظ ابن حجر فی أول کتابہ (التقریب) أولی مراتب التعدیل کون الراوی صحابیاً،قال فأوّلھا الصحابۃ وأصرح بذلک لشرفھم وبدھی أن ھذا التقدیم انما ھو بالنظر الی العدالۃ اما باالنظر الی الضبط والحفظ فلامدخل للصحبۃ فیہ (حاشیہ اعلاء السنن ۱۹/۲۴۲)
2	جن کی عدالت وضبط کو مبالغہ کیساتھ بیان کیا گیا ہو	اوثق الناس ،اثبت الناس ،الیہ المنتھی فی التثبت حافظ، لا احد اثبت منہ ومن مثل فلان وفلان لایسأل عنہ ولا اعرف لہ نظیراًفی الدنیا، اصدق البشر، واثق الخلق (سخاوی)	● مرتبہ اولی (حافظ)	● نمبر ایک کی صحیح لذاتہ۔ہاں وہم والی روایت کو ضعیف قرار دیا جائے گا۔ (اجراء اصول حدیث:142)

نمبر شمار	نوعیت تعدیل	کلمات تعدیل	راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتباران کے مرتبہ عدالت
3	جنکی عدالت وضبط کو تاکید وتکرار کیساتھ بیان کیا گیا ہو	ثقة ثقة، ثقة ثبت، ثقة حجة، ثقة حافظ (تدریب:184/4) ثبت حجة، ثبت حافظ، ثقه متقن (اعلاء السنن:243/19)	مرتبہ ثانیة (حافظ) مرتبہ اولی (ذھبی وعراقی) (اعلاء السنن:244/19)	ایضاً
4	جنکی عدالت وضبط کو بغیر تاکید وتکرار کے بیان کیا گیا ہو	ثقة، متقن، ثبت، حجة، عدل، حافظ، ضابط (تدریب:184/4) کانه مصحف، امام، والحجة اقوی من الثقة (اعلاء السنن:243/19)	مرتبہ ثالثه (حافظ) مرتبہ ثانیة (ذھبی وعراقی) مرتبہ اولی (ابن ابی حاتم، ابن صلاح)	• نمبر دو کی صحیح لذاتہ۔ ہاں وہم والی روایت کو ضعیف قرار دیا جائے گا۔ (اجراء اصول حدیث:142) • ومن قیل فیه ذلک فهو ممن یحتج بحدیثه ویدخل فی الصحاح وان تفرد به (اعلاء السنن:243/19)

نمبر شمار	نوعیت تعدیل	کلمات تعدیل	راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت
5	جنکی صرف عدالت کو بیان کیا گیا ہو یعنی جن کی ثقاہت پر تقریباً ائمہ جرح وتعدیل متفق ہوں یا کسی ایک کا ثقاہت میں اختلاف ہو (جرح غیر معتبر)	صدوق، محلہ الصدق، لا بأس بہ، لیس بہ بأس، مأمون خیار (تدریب:184/4) متماسک، ثقة ان شاء اللہ ، مامون، خیار، خیار الخلق (اعلاء السنن:249/19)	مرتبہ رابعہ (حافظ) مرتبہ ثالثہ (ذھبی، عراقی) مرتبہ ثانیة (ابن ابی حاتم ، ابن صلاح)	● نمبر تین کی صحیح لذاتہ۔ ہاں وہم والی روایت کو ضعیف قرار دیا جائے گا۔ (اجراء اصول حدیث:142) ● انکی روایات کو اوپر کے مراتب کے روات کی احادیث کی روشنی میں پرکھا جائے گا جو ان کے موافق ہوں وہ مقبول ہوں گی۔ (اسعدی:222) ● وفی التدریب:184/4 یکتب حدیثہ وینظر فیہ ● وفی اعلاء السنن:249/19 ومن قیل فیہ ذلک (من المرتبة الرابعة حتی السادسة) یکتب حدیثہ وینظر فیہ لا ن ھذہ العبارة لا تشعر بالضبط فتعتبر حدیثہ بموافقة الظابطین۔ ● وفی اعلاء السنن:244/19 قلت لکن لا ینبغی ان یفھم من ھذا أن من کان من المرتبة الرابعة فما بعدھا یکون حدیثہ ضعیف باطلاق فان ھناک مرتبة ثالثة وسطی بین الصحیح والضعیف ھی مرتبة (الحسن) کما ھو معلوم وھو علی مرتبتین أیضا حسن لذاتہ وحسن لغیرہ کما ان الضعیف علی مراتب۔

نمبر شمار	نوعیت تعدیل	کلمات تعدیل	راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت
6	جن کی عدالت کا اثبات ہو ضبط کامل کی نفی ہو۔ ● جن کی ثقاہت جمہور نے بیان کی ہو اور کسی نے جرح معتبر بھی کی ہو، یہ مختلف فیہ روات ہے۔ نیز بدعقیدگی سے متہم روات بھی داخل ہیں، جن کے لیے صدوق، رُمی بالتشیع آتا ہے۔	صدوق سیء الحفظ، صدوق یھم، صدوق لہ اوھام، صدوق یخطی، صدوق تغیر بأخرۃ، ویلتحق بذلک من رمی بنوع بدعۃ کالتشیع، والقدر، والنصب، والارجاء والتجھم، (حافظ) شیخ، وسط، جید الحدیث، حسن الحدیث، محلہ الصدق الی الصدق ماھو (عراقی تدریب ۴/۱۸۹) ● فلان روی عنہ الناس، مقارب الاحادیث (اعلاء السنن ۱۹/۲۴۹)	● مرتبہ خامسہ (حافظ) ● مرتبہ رابعہ (عراقی) ● مرتبہ ثالثہ (ابن ابی حاتم، ابن صلاح)	ایضاً (اسعدی:222، تدریب :4ص:189-184) نمبر ایک کی حسن لذتہ۔ کثرت طرق سے صحیح لغیرہ ہوگی۔ ہاں جب وہم خطا یا مخالفت واضح ہوجائے تو وہ روایت ضعیف ہوگی۔ (اجراء اصول حدیث:142)

نمبر شمار	نوعیت تعدیل	کلمات تعدیل	راویوں کا مرتبہ عدالت باعتبار کلمات تعدیل	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ عدالت
7	جنکی اجمالی ومبہم توثیق کی ہو ● وہ قلیل الحدیث جس سے ایک سے دس تک حدیث مروی ہو اورایسی جرح بھی نہ ہو کہ جس سے ان کی حدیث متروک قرار دیاجائے۔	صالح الحدیث، صدوق انشاءاللہ، ارجو الا بأس به (عراقی) مقبول (ابن حجر) (تدریب:191/4) لا یکذب، لیس بکذاب (حاشیۃ تدریب 187/4) ماأعلم به بأسا، صویلح، مقبول، لیس ببعید من الصواب، یروی حدیثهُ، یکتب حدیثه (اعلاء لسنن:249/19)	● مرتبہ سادسہ (حافظ) ● مرتبہ خامسہ (عراقی) ● مرتبہ رابعہ (ابن ابی حاتم، ابن صلاح)	● مقبول کی حدیث نمبر دو کی حسن لذاتہ۔ (اجراء اصول حدیث:142) ● ان کی احادیث کو اعتبار کیلئے لکھا جائیگا نہ حجت بنایا جائیگا اور نہ پرکھ، جانچ کران پر عمل کیا جائے گا۔(اسعدی:222) ● وفی حاشیه التدریب: 191/4 یکتب حدیثه للاعتبار أی حین بحث الباحث عن طرق حدیث ما، یقف علی أسانید متفاوتة مختلفة قوة وضعفا، فالقوی بکل مراتبه: الصحیح والحسن وما بینهما یأخذه ویجمعه، والتالف المنکر الموضوع یطرحه، وکذلک یاخذ ویجمع الاسانید التی ما بین ذلک القوی وما بین هذا التالیف، فانها ما بین محتمل قریب، أوهو فی دائرة الاحتمال لا الطرح والرد الکلی، فجمعها مع غیرها ممن هو مثلها أوأ حسن حالا یقویها وهذا هو الذی یریدونها بقولهم صالح للاعتبار

(1) جرح کی تعریف

راویوں کے ایسے عیوب بیان کرنا جوان کی عدالت اور ضبط کو ختم کردے یا انہیں عیب دار بنادے جس سے ان کی روایت مردود ہوجائے۔ (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:56)

(2) جرح کے ثبوت کے طریقے

- **للجرح طريقة واحدة اتفق العلماء على كونها جارحة في الراوي، وهي التجريح بالقول بأن يصرح المجرح بأن الروای مجروح۔** (اثر الحديث النبوی الشريف في اختلاف الفقهاء:164)
- کسی عالم کا کسی حدیث کے خلاف عمل وفتوی اس حدیث کے روات کے حق میں جرح نہیں (اسعدی:220-تدریب:4/78)

(3) کون سی جرح معتبر ہے کون سی نہیں

اگر کسی پر جرح ہو تو اس جرح کے مقبول ہونے کے لیے دیکھا جائے گا کہ جرح کن پر کی ہے، جارحین کون ہیں؟ اور جرح کس طرح ہوئی ہے؟

❑ کن پر جرح معتبر نہیں

1) صحابہ پر جرح مردود ہے

الصحابة كلهم عدول (تدريب:171/5)

- **وجملة أن الراوي لا يخلو اما أن يكون معلوم العدالة، أو معلوم الفسق، أو مجهول الحال لا يدرى أنه عدل أو غير عدل۔ فان كان معلوم العدالة كالصحابة والتابعين مثل الحسن البصري، وعطاء، والشعبي، والنخعي، وأجلاء الفقهاء كمالک، وسفيان، أبي حنيفة، والشافعي، وأحمد بن حنبل، واسحاق، وداود ومن يجري مجراهم، والكبار من أصحاب الحديث كالبخاري، ومسلم، وأبي داود، ويحيىٰ بن معين، ومن يجري مجراهم، فان هولاء كلهم يجب قبول خبرهم من غير البحث عن حالهم وصحح هذه القاعدة ابن الصلاح الشَهْرَزُوري والنووي وابن جماعة والذهبي وابن كثير والزركشي والعراقي وابن حجر والسيوطي ومن أئمة الحنفية وفارسي وجرجاني وابن همام وابن امير الحاج وأمير بادشاه وابن نجيم وبحر العلوم ومحمد شاه والفرهَارْوي اللكْنَوي والتهانوي۔**

(دراسات في أصول الحديث:203)

2) ائمہ پر جرح مردود ہے

- جن علماء کو امت نے اپنا مقتدا بنالیا ہے ان پر کسی کی تنقید و جرح معتبر نہیں (اسعدی:220)
- **من ثَبَتَتْ امامته و عدالته و كثُرَ مادحوه و ندَرَ جارحوه و كانت هناك قرينة دالة على سبب جرحه من تعصب مذهبي أو غيره لم يُلتَفَتْ الى جَرْحه** (الرفع والتكميل:429)
- **من ثبتتْ عدالته وأذعنت الأمة لامامته لايؤثرفيه جرح ولومفسرا وكان حديثه صحيحا كا حسنافقط** (اعلاءالسنن:19/176)
- **نوٹس اصول نمبر:6**

❑ کن کی جرح معتبر نہیں

1) مجروح کی معتبر نہیں:

- **اذاكان الجارح نفسه مجروحا فحينئذ لا يُبادَرُ الى قبول جرحه وكذاتعديله مالم يوافقه غيره كلأزدي فان في لسانه دهقَاوهو مسرف في الجرح۔** (الرفع التكميل:268-اعلاءالسنن:19/177)
- **يشترط في الجارح والمعدل العلم والتقوى والورع والصدق۔** (الرفع التكميل:67)
- **جرح المبتدع للثقة مردود۔** (اعلاءالسنن:19/421)
- **اذاكان الجارح ضعيفا والمجروح ثقة فلاعبرة بجرحه وهذاشأن الطعون التي قيلت في أبي حنيفة** (اعلاءالسنن:19/405)

2) جاهل باسباب الجرح والتزكية کی معتبر نہیں:

- **يشترط في المزكي ان يكون . . . عارفا الجرح والتعديل واسبابها لئلايجرح عدلا ويذكي فاسقا خبيرا بحقيقة باطن من يُعَدّله لصحبة أوجوار أو معاملة قديمة۔**

(الموسوعة الفقهية الكويتية، مذكي، فقرة:3، تزكية، فقرة:11-17، الخبره، فقرة:10)

- **معرفة تصاريف كلام العرب شرط لعالم الجرح والتعديل** (اعلاءالسنن:19/397، الرفع والتكميل:67)
- **لايقبل الجرح الابعد التثبت۔** (اعلاءالسنن:19/412)

3) متعنت و متشدّد في الجرح کی معتبر نہیں:

- **وبالجملة اذاصدر الجرح من تعصب أوعداوة أومنافرة أونحوذلك فهوجرح مردود۔**

(اعلاءالسنن:19/178-197، الرفع والتكميل:67-274)

• جرح وتعدیل وہی معتبر ہے جو ائمہ فن سے ہر قسم کے تعصب اور بیجا حمایت یا مخالفت کے جذبہ کے بغیر منقول ہو (اسعدی:219)

• نوٹس اصول نمبر:4-5

• الجرح الناشیء عن عداوۃ دنیویۃ لا یعتدبہ (اعلاء السنن:414/19)

• کون کون جارح متعنتین میں شمار کیے جاتے ہیں

1۔ دار قطنی (الرفع التکمیل:70-اعلاء السنن:193/19-تعصب دار قطنی لمذھب الشافعی ماتمس الیہ الحاجۃ:119)

2۔ خطیب (الرفع التکمیل:77،اعلاء السنن:193/19-الدار قطنی والخطیب من أشد العلماء عداوۃ للامام ابی حنیفۃ ماتمس الیہ الحاجۃ:120)

3۔ ابن الجوزی (الرفع التکمیل:325)

4۔ ابو حاتم (الرفع التکمیل:275،اعلاء السنن:190/19)

5۔ النسائی

6۔ ابن معین

7۔ ابن القطان

8۔ یحی القطان

9۔ ابن حبان

10۔ بھیقی (تعصب البھیقی فی کتاب السن ماتمس الیہ الحاجۃ:120)

• کون بعض اعتبار سے متعنت شمار ہوتے ہیں

• ومن لہ تعنت فی جرح اھل بعض البلاد أو بعض المذاھب لا فی جرح الکل۔

1۔ الجوزجانی لا عبرۃ بحطہ علی الکوفیین۔ (الرفع والتکمیل:308،اعلاء السنن:191/19)

2۔ الذھبی لا عبرۃ بہ علی الصوفیۃ وأولیاء الأمۃ۔ (الرفع والتکمیل:310،اعلاء السنن:192/19،ماتمس الیہ الحاجۃ:178)

3۔ ثوری کی ابوحنیفۃ کے بارے میں

4۔ ابن أبی ذئب کی مالک کے بارے میں

5۔ ابن معین کی شافعی کے بارے میں

6۔ نسائی کی أحمد بن صالح کے بارے میں

(الرفع التکمیل:430،اعلاء السنن:195/19،تعصب الحاکم وابو نعیم والخطیب،ماتمس الیہ الحاجۃ:119)

7۔ التعصب المفرط للحافظ ابن حجر (ماتمس الیہ الحاجۃ:183)

4)معاصر کی معاصر کے حق میں معتبر نہیں:

●قدصرحوابأنَّ كلمات المعاصر فی حق المعاصر غير مقبولة وهومقيدبمااذاكانت بغير برهان وحجةوكانت مبنيةعلى التعصب والمنافرةفان لم يكن هذاولاهذافهی مقبولة بلاشبهة

(الرفع التكميل:431)

❑ کونسی جرح معتبر نہیں

(1)جرح مبہم

● لايقبل الجرح المبهم،ويقبل فيمن لم يوثقه أحد۔

● القول الاول: الجرح لايقبل الامفسرامبيناسبب الجرح،لان الجرح يحصل بأمرواحد فلايشق ذكره،ولان الناس مختلفون فی أسباب الجرح ،فيطلق أحدهم الجرح بناء على مااعتقده جرحا،وليس بجرح فی نفس الأمر،فلابدمن بيان سببه ليظهر أهوقادح أولا؟قال ابن صلاح وهذا ظاهر مقرر فی الفقه وأصوله وذكرالخطيب أنه مذهب الأئمة من حفاظ الحديث كالشيخين وغيرهماولذلک احتج البخاری بجماعة سبق من غيره الجرح لهم، كعكرمة،وعمرو بن مرزوق ،واحتج مسلم بسُوَيدَ بن سعيد وجماعة اشتهرالطعن فيهم؛وهكذافعلا أبوداود وذلک دالّ على أنهم ذهبوا الى الجرح لايثبت الااذافُسِّرسببه۔(اعلاءالسنن:19/167،الرفع التكميل:92،نوٹس،اصول:2)

● وفی حاشية تدريب:4/34 ثم ان نسبة هذا المذهب الى الشيخين وأبی داود من عند الخطيب، وليس هوناقلاله عن الشيخين وأبی داود، وكذلک الاستدلال بروايتهم عن فلان وفلان،هو من عنده وفی ذلک نظرطويل۔

● وهذامذهب ائمتنا السادة الحنفية۔

اماالطعن من أئمة الحديث فلايقبل مجملا،أی مبهما بأن يقول هذاالحديث غيرثابت ،أو منكر،أو فلان متروک الحديث ،أو ذاهب الحديث ، أو مجروح ، أو ليس بعدل ،من غير أن يذكر سبب الطعن۔وهو مذهب عامة الفقهاء والمحدثين۔ومثله فی "المنار" وشروحه-مثل "فتح الغفار" لابن نجيم وشرح المنار لابن ملک والتوضيح والبناية شرح الهداية وغيرها كذافی الرفع والتكميل۔

(اعلاءالسنن:19/167)

● وفی الكويتيه عدل18

● اماالجرح فانه لايقبل الامفسرامبين السبب الخ

● وفی التدریب:4/33ولا یقبل الجرح الا مبین السبب

● وفی الرفع والتکمیل فی المرصد الاول:79-80 اماالجرح فانه لایقبل الا مفسرا...وامثله کثیرة ذکرها الخطیب فی الکفایة

● لایقبل جرح الراوی علی الشک فی اسمه (اعلاءالسنن:19/416)

● نموذج بجرح المبهم المردود (اعلاءالسنن:19/415)

● القول الثانی: وهو معتمد أیضا

وهو قبول الجرح والتعدیل من غیر بیان سبب کل منهما اذا کان الجارح والمعدل عالما بأسباب الجرح والتعدیل والخلاف فی ذلک مرضیا فی اعتقاده أفعاله۔قال السیوطی فیه فی تدریب الراوی ص 203"وهذا اختیار القاضی أبی بکر الباقلانی ونقله عن الجمهور ،وختاره الغزالی والرازی والخطیب،وصححه أبو الفضل العراقی والبلیقینی فی "محاسن الاصطلاح"۔

فتبین من هذا أن فی المسألة قولین راجحین ،لکن یلزم من القول الأول أن تکون فائدة کتب أئمة الجرح والتعدیل -وفیهاالجروح المبهمة -التوقف فی الراوی المجروح حتی تنزاح الریبة عنه، کماسینقله المؤلف عن ابن الصلاح ص:171-172،وهذا -کما تری-تعطیل والغاء لتلک الکتب الهامة المعتبرة التی ألفها الأئمة الثقات الذین یجمعون بین الحذق فی العلم والرسوخ فی الدین والورع۔فلامناص من ترجیح القول الثانی الذی ذکرته وتقدیمه علی القول الأول۔وقدقال فیه المام أبو بکر الباقلانی :انه قول الجمهور۔وهوالذی جری علیه علماء الجرح والتعدیل من المتأخرین أیضاوقد سبقه الی اختیار هذا الرأی المحدث ابن الأثیر فی مقدمة کتابه جامع الأصول الی ان قال والصحیح ان هذا یختلف باختلاف احوال المزکی ممن حصلت الثقة ببصیرته بشروط العدالة فقدیراجع ویستفسر (حاشیة اعلاءالسنن:19/167-حاشیة الرفع والتکمیل:107-التدریب:4/46)

● الرفع والتکمیل:95

قال عبدالفتاح یقابل القول الأول فی الرجحان والاعتماد القول الرابع وقدرجحه عددمن فحول اهل العلم المعتمدین۔

نیز حاشیۃ تدریب:4/32اس قول کوراجح عملا کہا ہےاور پہلے والا راجح ہے نظر او استدلالا۔

وفی الرفع والتکمیل:92

القول الرابع وهوانه لایجب بیان سبب کل منهما اذا کان الجارح والمعدل عارفا بصیرا بأسبابهما۔

دوقول اور ہیں جو کہ مرجوح ہیں

1۔یجب بیان سبب العدالة ولایجب بیان اسباب العدالة۔

2۔لابد من ذکر سبب الجرح و العدالة کلیهما۔(الرفع والتکمیل:92-91،اثر الحدیث:157،تدریب:45/4)

(2)جرح الراوی بانه من اهل الراوی وهو لیس بجرح۔(اعلاء السنن:425/19)

(3)المحکم بالجرح العام لسبب خاص غیر مقبول۔(اعلاء السنن:425/19)

(4)التوقف فی القرآن لیس بجارح۔(اعلاء السنن:421/19)

(5)ثناء الراوی علی مبتدع بماهو لیه لیس بجارح۔(اعلاء السنن:419/19)

(6)ولایة الحسبة لیست بأمر جارح۔(اعلاء السنن:406/19-413-496)

(7)الغلو فی التشیع لیس بجرح اذا کان الراوی ثقة۔(اعلاء السنن:407/19)

نوٹ: جرح کے لیے تعدد شرط نہیں۔"والصحیح انّ الجرحَ والتعدیل یثبتان بواحدٍ"۔

(تدریب:48/4،اسعدی:219،الرفع التکمیل:111)

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4/5) راویوں کا مرتبہ باعتبار کلمات جرح/ راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ جرح کے

نمبر شمار	نوعیت جرح	کلمات جرح	راویوں کا مرتبہ باعتبار کلمات جرح	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ جرح کے
1	کذب	أکذب الناس، الیه المنتهیٰ فی الکذب، الیه المنتهیٰ فی الوضع، جبل فی الکذب دجالٌ(1)، وضاع(2) وضع حدیثا(3) رکن من الارکان الکذب، رُمِیَ بالکذب(4) کذاب(5) یکذب(6) رکن الکذب(7) معدن الکذب(8) منبع الکذب، واضع واه(9) یضع الحدیث(10)	● هل تقبل روایة من علم کذبه علی النبی ﷺ ثم تاب عنه وحسنت توبة؟(دراسات فی اصول الحدیث:156) جواب(1): نہیں قبول ہوگی۔(بخاری، کاکی، بابرتی، ابن ملک، قاری، عبدالحق، محلاوی، تبعا للحازمی، ابن صلاح، احمد بن حنبل۔ متقدمین یہی احوط ہے۔ جواب(2): قبول ہوگی۔ ابن ہمام، ابن امیر حاج، امیر بادشاہ، ابن نجیم لکھنوی۔ یہ عقلاً قوی ہے، کیونکہ جمعوا علیٰ قبول روایة وشهادة من کان کافراً ثم اسلم فهذا اولیٰ۔ (1) مرتبہ اولیٰ عند ذهبی وعراقی، مرتبہ ثانیہ عند سخاوی۔ (2) مرتبہ اولیٰ عند ذهبی وعراقی، مرتبہ ثانیہ عند سخاوی (3) مرتبہ اولیٰ عند ذهبی وعراقی۔ مرتبہ ثانیہ عند سخاوی (4) مرتبہ اولیٰ عند ابن ابی حاتم، ابن صلاح، ذهبی، عراقی۔ مرتبہ ثانیة سخاوی۔ (5) مرتبہ اولیٰ عند ابن ابی حاتم، ابن صلاح، ذهبی، عراقی۔ مرتبہ ثانیة سخاوی۔ (6) مرتبہ اولیٰ عند ابن ابی حاتم، ابن صلاح وذهبی، عراقی۔ مرتبہ ثانیہ سخاوی۔ (7) مرتبہ اولیٰ عند سخاوی (8) مرتبہ اولیٰ عند سخاوی (9) مرتبہ رابعہ عند عراقی، ذهبی، سخاوی (10) مرتبہ ثانیہ عند سخاوی	● شر الضعیف الموضوع (تدریب:512/3) ● لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولا للاعتبار۔ (تدریب:194/4) ● ولایجوز روایة الموضوع الا ببیان حاله۔ (اعلاء السنن:37/19) ● اذا قالوا فی کتب الضعفاء او الموضوعات هذا الحدیث لایصح أو لایثبت فمعناه أنه موضوع واذا قالوه فی کتب الاحکام فمعناه نفی الصحة الاصطلاحیة عنه۔ وشرح ذالک مبسوطاً۔ متوفیٰ وذکر من وهم فی ذالک من العلماء المتأخرین والمعاصرین۔ (اعلاء السنن:282-287/19)

نمبر شمار	نوعیت جرح	کلمات جرح	راویوں کا مرتبہ باعتبار کلمات جرح	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ جرح کے
2	تہمت کذب	متهم بالكذب(1) متهم بالوضع(2)	(1) مرتبة ثانيه عند ذهبى وعراقى، ثالثة عند سخاوى۔ (2) مرتبة ثانيه عند ذهبى وعراقى، ثالثة عند سخاوى۔	●شر الضعيف الموضوع ويليه المتروك ● لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار۔ (تدريب:194/4)
3	فسق		●رواية التائب من الفسق تقبل رواية التائب من الفسق ومنه الكذب فى غير الحديث الا الكذب فى حديث رسول الله ﷺ فلا تقبل أبدا وان حسنت طريقته۔ (تدريب:143/4)	●شر الضعيف الموضوع ويليه المتروك ثم المنكر (تدريب:512/3)
4	بدعت	المبتدع	وهو من المراتبة الخامسة من مراتب الجرح۔ (تدريب:115/4)	●من كفر ببدعته لم يحتج به بالاتفاق ومن لم يكفر قيل لا يحتج به مطلقا (تدريب:115) ارد العلماء رواية من كفر ببدعته ولم يجتمعوا به فى صحة الرواية ولكنهم شرطوا للكفر بالبدعة أن ينكر المبتدع أمر امتواترا من الشرع معلوما من الدين بالضرورة (كويتيه، بدعة فقره:28، دراسات فى اصول الحديث:170)

عدالت کو مجروح کرنے والے اسباب کی وضاحت

(1) کذب:

شر الضعیف الموضوع ویلیه المتروک ثم المنکر ثم المعلل ثم المدرج ثم المقلوب ثم المضطرب کذا رتبه شیخ الاسلام۔ وقال الخطابی شرها الموضوع ثم المقلوب ثم المجهول وقال الزرکشی فی مختصره ماضعفه لا لعدم اتصاله سبعة أصناف شرها الموضوع ثم لامدرج ثم المقلوب ثم المنکر ثم الشاذ ثم المعلل ثم المضطرب۔ قلت وهذا ترتیب حسن وینبغی جعل المتروک قبل المدرج وان یقال فیما ضعفه لعدم اتصال شره المعضل ثم المنقطع ثم المدلس ثم المرسل وهذا واضح ثم رأیت شیخنا الامام الشُّمُنِّی نقل قول الجَوْرَقانی المعضل وتعقبه بان ذلک اذا کان الانقطاع فی موضع واحد والا فهو یساوی المعض۔ (تدریب:512/3)

(2) تہمت کذب

- فالحدیث الذی لا مخالفة فیه (وراویه متهم بالکذب بان لا یروی الا من جهته) وهو مخالف للقواعد المعلومة او عرف بالکذب فی غیر الحدیث النبوی او کثیر الغلط او الفسق او الغفلة یسمی المتروک (تدریب:306/3)
- المتهم بالکذب أحد رجلین او لهما من تفرد بروایة حدیث مخالف للقواعد المعلومة من الدین ثانیهما من الحدیث الشریف فهو فی محل التهمة ان یتجرا علی الکذب علی النبی ﷺ (تدریب:510/3)

اسباب اتہام:

1) حدیث صرف ایک آدمی سے مروی ہو اور قرآن وحدیث سے مستنبط قواعد مشہورۃ کے خلاف ہو۔

2) عام گفتگو میں راوی جھوٹ بولنے میں مشہور ہو اور حدیث کے حق میں اس کی کذب بیانی ثابت اور منقول نہ ہو۔

(3) فسق

وہ حدیث جسکی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جو اغلاط کی زیادتی یا غفلت کی شدت یا فسق کے ساتھ متصف ہو

فاسق، فاحش الغلط، فاحش الغفلۃ تینوں کی روایت منکر کہلاتی ہیں (اسعدی:166)

راوی فاسق ہو تو بھی یسمی المتروک (دیکھیں تہمت کذب) درجہ ضعف؟

- لا یحکم علی احد بسقوط عدالته اذا فعل أمرا مختلفا فیه انما یفسق فی ارتکاب محظور متفق علیه هذه مقدمة لا بد منها قبل ذکر نقول العلماء التی حکوا فیها الاجماع علی عدالته الصحابة عامة

استثناء ،وهو القول الذى استقرو اعليه وما يذكر من اقوال على خلاف هذا التوجه فقد ذكرها المتقدمون المحققون ،وذكرو ا انها اقوال لمبتدعة لا تمثل رأى أهل السنة ومعتقدهم وما كان منها لبعض علماء السنة فهو مردود لمخالفته ماا ستقر عليه مصطلحهم وادلتهم وسياتى فى كلام الشارح واحد منها هو كلام المازرى مع جوابه (حاشية تدريب:174/5)

(4) بدعت

2-غير مكفرة

واما من لم يكفر ببدعته فللعلماء فى روايته ثلاثة اقوال

الاول: لايحتج بروايته مطلقا وهو رأى الامام مالک لان فيه ترويجا لأمره وتنويها يذكره ولانه اصح فاسقا ببدعته (تدريب:199/4، دراسات فى اصول الحديث:165)

الثانى:يحتج به ان لم يكن ممن يستحل الكذب فى نصرة مذهبه أو لاهل مذهبه سواء كان داعية أم لا، وهو قول الشافعى وابى يوسف والثورى (ورخص ابو حنيفة والشافعى ،ويحى بن سعيد وعلى بن المدينى ،وغيرهم فى الرواية عن أهل الاهواء اذا عرفوا بالصدق ولم يتهموّ بالكذب كالخوارج دون من يتهم من اهل الأهواء بالكذب (الموسوعة الفقهية الكويتية، أهل الاهواء، فقرة:10، تدريب:120/4)

●تجوز فتاوى أهل الاهواء ومن لم تخرجه بدعته الى فسق فاماالشراة والرافضةالذين يشتمون الصحابةويسبون فان فتاويهم مرذولة واقاويلهم غير مقبولة والشراة فرقة من غلاة الخوارج فهم والرافضة على طرفى نقيض۔(حاشيه تدريب:128/4، دراسارت فى اصول الحديث:167-172)

الثالث: قيل يحتج ان لم يكن داعيا الى بدعته ولا يحتج به ان كان داعية اليه۔قال النووى والسيوطى: هذا القول هو اعدل والاظهروهو قول الكثير والاكثر ويؤيد ه احتجاج البخارى ومسلم فى الصحيحين بكثير من المبتدع غير الدعاه۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، بدعة، فقرة:28، تدريب:121/4، اعلاء السنن:229/19-402، اثر الحديث فى النبوى الشريف:129)

●اردت ان أسرد هنا من رمى ببدعة ممن اخرج لهم البخارى ومسلم أو أحدهما وهم:(79 رجلا من ثمانى فرق: 13 ۔مرجئا، 7 ۔نا صبة، 24۔شيعيا، 30۔ قدريا، 1۔ جهمى، 2۔من الحرورية، 1۔ من الواقفة، 1۔من القعدية وهم الذين يرون الخروج على السلطان لكنهم يقعدون عنه ولا يخرجون ولا يباشرون ذلک فسموا قعدة أو قعدية۔(حاشية تدريب:139/4)

●ومما ينبغى أن يلاحظ 1-ضرورة البحث عن صحة التهمة بهذه البدعةوعن استمرار واستقرار الرجل عليها حتى موته 2-وعن مدىٰ غلوة فيها أو عدم غلوة 4-وهل روايتة هذه تؤيد بدعته أو لا 5-ثم كيف كانت رواية الامام صاحب الصحيح له: احتجاجا ،أو استشهادا ،أو متابعةأو مقرونا أو

تعلیقا وما الی ذلک من ملابسات وعلی کل :فهذه (قائمة) اجمالية جدا (حاشیة تدریب:4/140)

●وفرق جماعة بين الداعية من اهل الاهواء وغيره ،فمنعوا الرواية عن الداعية منهم دون غيره ومن هولاء ابن المبارک وعبد الرحمن بن مهدی واحمد بن حنبل ويحی بن معين حتی قال فی فواتح الرحموت وعلی هذا أئمة الفقه والحديث كلهم ولا ن لالمحاجة والدعوة الی الهوی سبب داع الی التقول فلايؤمن الحديث (الموسوعة الفقهية الكويتية، اهل الأهواء، فقرة:10)

●وفرق جماعة بين من يغلو فی هواء ومن لايغلو وقريب من هذا قول من يفرق بين البدع المغلظة كالتجهم والقدر والبدع المخففة ذات الشبهة كالارجاء قال الامام احمد بن حنبل فی رواية ابی داود احتملوا من المرجئة الحديث ويكتب عن القدری اذالم يكن داعية

(الموسوعة الفقهية الكويتية، اهل الأهواء، فقرة:10)

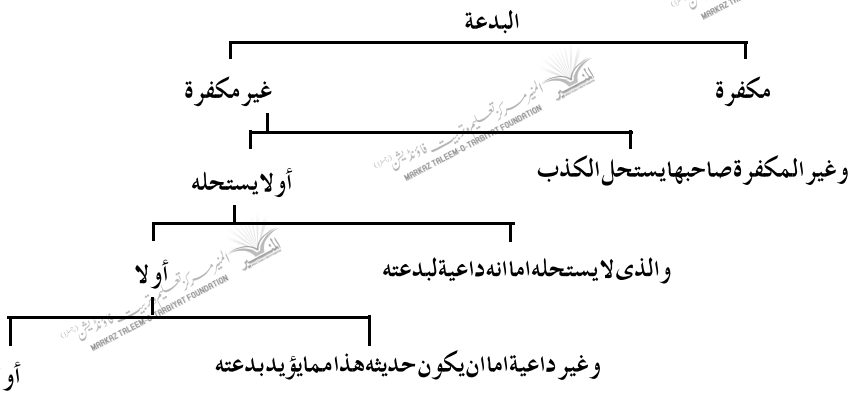

● فالمقبول من هذه الاحتمالات الثمانية صاحب أربعة منها بدعته غير مكفرة ولا يستحل الكذب وغير داعية ومروية لايؤيد بدعته وهذه الضوابط الاربعة تحقق قبول اكبر قدر ممكن من السنة النبوية مع تحقيق نقائها وسلامتها من زغل البدع وأهلها ويدل هذا القبول لرواية المبتدع دلالة واضحة جدا علی سعة صدور ائمتنا مع المخالفين كما يدل دلالة واضحة علی ضيق صدور المعاندين۔

(حاشیة تدریب:4/122)

جس راوی کی نہ تعدیل ثابت ہو نہ جرح

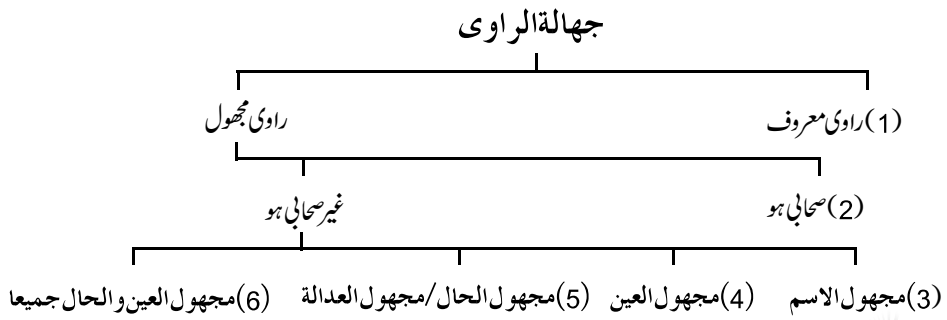

(1) یری الحنفیة تقسیم الرواة الی راو معروف وراو مجهول والمعروف قسمان ،راوی معروف بالفقه والاجتهاد کالخلفاء الراشدین ونحوهم من الصحابة والتابعین ومن بعدهم وراو معروف بالروایة دون الفقه کبعض الصحابة وکثیر من التابعین وأتباعهم (حاشیة تدریب:4/84)

جبکہ **اعلاء السنن: 19/207** میں ہے **:واذا کان الراوی معروف الروایة والعدالة قبل مطلقا سواء عرف بالفقه اولا وسواء وافق حدیثه قیاسا او لا وسواء روی عنه واحد او اثنان فصاعدا والتفرقة بین المعروف بالفقه والمعروف بالعدالة مذهب عیسی بن أبان واما عند الکرخی ومن تابعه من اصحابنا فلیس فقه الراوی شرطا لتقدم الحدیث علی القیاس بل خبر کل عدل مقدم علی القیاس اذالم یکن مخالفا للکتاب السنة المشهورة** کذافی **نور الانوار** (البسطحاشیة تدریب:4/86-2/166)

(2) جهالة الصحابة لاتضر صحة الحدیث فانهم کلهم عدول (اعلاء السنن:19/202-207)

فلا یحتاج الی رفع الجهالة عنهم بتعدد الرواة وقال الآمدی اتفق الجمهور من الائمة علی عدالة الصحابة مطلقا

(3) مجہول الاسم راوی جسے محدثین مبہم کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں یعنی وہ راوی جسکے نام کی تصریح نہ کی گئی ہو

حکم: روایت غیر مقبول ہے جب تک کہ نام کا علم نہ ہو خواہ راوی خود نام لے یا کسی دوسرے طریق وسند سے اسکے نام کا علم ہو اس لیے کہ نام کے علم کے بغیر شخصیت کا علم نہیں ہوسکتا تو اس کے حالات یعنی عدالت وعدم عدالت کا علم کیسا ہوگا حتی کہ اگر نام نہ لیا جائے لیکن اعتماد کے الفاظ سے اس کا ذکر کیا جائے مثلا ثقہ ،صدوق وغیرہ تو بھی روایت مقبول نہ ہوگی اس لئے کہ یہ کیا ضروری ہے کہ دوسرے بھی اس معتمد سمجھتے ہوں (اسعدی:199)

واذاقیل حدثنی الثقة او نحوه من غیر ان یسمیه لم یکتف به فی التعدیل علی الصحیح حتی یسمیه لانه وان کان ثقة عنده فربما لو سماه لکان ممن جرحه غیره بجرحه قادح بل اضرابه عن تسمیته ریبة توقع

ترددافی القلب ،بل زادالخطیب انه کو صرح بان کل شیوخه ثقات ثم روی عمن لم یسمه لم یعمل بتزکیه لجوازان یعرف اذاذکر بغیر العدالة۔ وقیل یکتفی بذالک مطلقا کما کو عینه لانه مامون فی الحالتین معافان کان القائل عالماأی مجتهدا کمالک والشافعی وکثیر امایفعلان ذلک کفی فی حق موافقه فی المذاهب لا غیر عند بعض المحققین (تدریب:4/55)

●من عرفت عینه وعدالته وجهل اسم احتج به (تدریب:4/108)

حنفیة اما جهالة غیر الصحابی فعلی ضربین اما ان یکون مبهما اوغیر مبهم :فالمبهم اختلف فی قبول حدیثه والذی ینبغی ان یکون مذهبنا قبوله وان ابهم بغیر لفظ التعدیل (الابهام بلفظ التعدیل کقوله حدثنی الثقه والابهام بغیر لفظ التعدیل کقوله اخبرنی شیخ او بعضهم او فلان او ابن فلان ولاسیمیه باسمه ولکن بمثل الشرط الذی اعتبرناه فی المرسل کذا فی قفو الاثر وهو ان یکون من القرون الثلاثة دون ماعداها۔ (اعلاء السنن:4/202)

مجهول الاسم امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ قرون ثلاثہ سے تعلق رکھتا ہو۔ (اسعدی:200)

(4) مجهول العین

محدثین :ومدار جهالة العین ومعرفتها عند المحدثین علی الرواة عنه فمن روی عنه واحد فقط فهو مجهول العین عندهم ومن روی عدلان صار معروفا وارتفعت جهالة عینه

حنفیة: وعندنا علی کثرة الروایة وقلتها (اعلاء السنن:19/206، دراسات فی اصول الحدیث:177)

●وفی حاشیة تدریب:4/84تقدم قریباقول البزدوی:2/384، -بشرحه-المجهول من لم یعرف الابحدیث او حدیثین ،مثل وابصة من معبد ،وسلمة بن المحبق،ومعقل بن سنان۔نیز حاشیة تدریب:4/87-89

●یہ صرف حنفیہ کا مسلک نہیں بڑے بڑے ائمہ کا بھی ہے (حاشیة تدریب:4/88)

حکم :روایت غیر مقبول ہے الا یہ کہ کسی ذریعہ سے توثیق ہوجائے ذریعہ توثیق دو ہیں (1) اس مجہول سے روایت کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی توثیق کرے (2) خود راوی توثیق کرے بشرطیکہ وہ اس مرتبہ واہلیت کا حامل ہو (اسعدی:198)

●مجہول العین امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حال جرح نہیں اس کی حدیث اس صورت میں غیر مقبول ہوگی جبکہ سلف نے اس کو مردود قرار دیا ہو یا یہ کہ اسکا ظہور عہد تبع تابعین کے بعد ہوا گر اس سے پہلے ہو خواہ سلف نے اس کی تقویت کی ہو یا بعض نے موافقت کی ہو یا یہ کہ سب نے سکوت کیا ہو اس پر عمل درست ہے (اسعدی:200)

●ثم اعلم ان مجهول العین وهو الذی روی عنه واحد لیس بمردود الروایة عند المحدثین اتفاقا بل فیه اختلاف وقیل لا یقبل مطلقا قیل یقبل مطلقا وهو قول من لایشترط فی الراوی مزیدا علی الاسلام

وقیل ان تفرد بالروایة عنه من لایروی الاعن عدل کابن مهدی ویحی بن سعید قبل والا فلا وقیل ان کان مشهورا فی غیر العلم بالزهد اوالخبره قبل والا فلااختاره ابن عبد البر قیل ان زکاه احد من ائمة الجرح والتعدیل مع روایة واحد عنه قبل والا فلا واختاره ابوالحسن بن القطان وصححه شیخ الاسلام ابن حجر کذافی التدریب (اعلاءالسنن:19/207،تدریب:4/90)

واما عندنا فوحدة الراوی عنه لیس بجرح صرح به فی مسلم الثبوت وشرحه فواتح الرحموت وفی قفو الاثر والمجهول ای مجهول العین ؛،فحکمه ان کان غیر الصحابی فاما ان یظهر حدیثه فی القرن الثانی اولا فان لم یظهر جاز العمل به فی الثالث لابعده وان ظهر (1)فان شهدله السلف بصحة الحدیث (2) او سکتوا عن الطعن فیه قبل اوردهرد (3) او قبله البعض اوردهالبعض مع نقل الثقات عنه فان وافق حدیثه قیاسا قبل والارد (اعلاءالسنن:19/207)

وفی حاشیة التدریب: 4/85اما المجهول عندهم فقد تقدم قبل اسطر انه المقل من الروایة وذکر البزدوی ان روایتهعلی خمسة اوجه (1) اما ان یروی عنه الثقات ویعلموا بحدیثه ویشهدوا له بصحة حدیثه (2) او سکتوا عن الطعن فیه(3) او یعارضوه بالطعن والرد(4) او اختلفوا فیه(5) او لم یظهر حدیثة بین السلف اما الحکم فی احایث هذه الاقسام الخمسة ،فالأول والثانی:أحادیثهم حجة یجب العمل بها،والثالث :لایعمل به ،ویسمونه منکراومستنکرا۔وهذه الکلمة منهم "منکرا"هی تماماعلی معنی استعمال المحدثین لهافی کتب الموضوعات،فالمنکرهنا:هوهوالمنکر هناک، والرابع : حدیث أهله حجة یجب العمل به ان وافق القیاس۔والخامس :یجوزالعمل به-ولایجب-اذاوافق القیاس أیضا۔

(5)مجهول الحال(مستور)

1 حقیقت:

مجهول العین هو مجهول الهویة والشخصیة ،فاذا روىٰ عنه اثنان فقدعرفت هُوِیَّته وشخصیته (وعینه)،ویفتقربعد ها الی معرفة عدالته الظاهرة والباطنة ،فانه الآن (مجهول الحال)،فاذاعرفت عدالته الظاهرة فهو حنیئذمجهول العدالة الباطنة،وهو (المستور)۔(حاشیةتدریب:4/84)

●مجهول الحال فی العدالة باطنالاظاهر الکونه علم عدم الفسق فیه ولم تعلم عدالته لفقدان التصریح بتزکیته،فهذامعنی اثبات العدالة الظاهرة ونفی العدالة الباطنة لان المرادباطنة مافی نفس الامر وهذاهو المستور (الرفع والتکمیل:242)

حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک مجهول الحال راوی مقبول ہے خواہ عدل الظاهر خفی الباطن ہو یا دونوں کی رو سے مجہول ہو۔

(اسعدی:200،دراسات فی أصول الحدیث:185-189)

وفی تدریب:4/85المستور(عند الحنفیة)اذاکان من رجال القرون الثلاثة الفاضلة مقبول الروایة ومَن کان مِن بعدھاینظر فیه

●مالمراد بقولهم القرون الثلاثة وان رجالها مقبولون من حیث الجملة(تدریب:4/89)

●اعلاء السنن:19/203وغیر المبهم اماان یکون مجهول العین والحال جمیعااویکون مجهول الحال فقط مع کونه معروف العین او یکون عدل الظاهر خفی الباطن ویقال له المستور عندهم ،فمذهب الشافعی واحمد بن حنبل واکثر اهل العلم ان مجهول الحال غیر مقبول الروایة بل لابد من خبرة باطنة بحاله۔وقال أبو حنیفة واتباعه یُکتفی فی قبول الروایة بظهور الاسلام والسلامة عن الفسق ظاهرا(اصول الآمدی:204-أثر الحدیث النبوی الشریف:140)

●بہت سے محدثین نے مستور کی روایت قبول کرنے میں امام ابوحنیفہ کی موافقت کی ہے(اعلاء السنن:19/206)

جیسے(1)عبدالغنی البحرانی فی قرة العین ضبط أسماء رجال الصحیحین(2)سلیم الرمازی (3)وقبل المستور قوم ورجحه ابن الصلاح قاله القسطلانی فی الارشاد(4)وقال ابن حجر فی شرح النخبة وقد قبل روایته جماعة بغیر قید(5)ونقل عن القاری واختار هذا القول ابن حبان تبعا للامام الاعظم(6)وفی تدریب الراوی وروایته المستور وهو عدل الظاهر مجهول العدالة باطنا:یحتج بها بعض من رد الاول(مجهول العدالة ظاهرا وباطنا)وهو قول بعض الشافعیین(7)ذهبی فی المیزان

(اعلاء السنن:19/204،تدریب وحاشیة:4/82-90،الرفع والتکمیل:242،دراسات فی اصول الحدیث:192)

تعدیل بھی ہو جرح بھی ہو

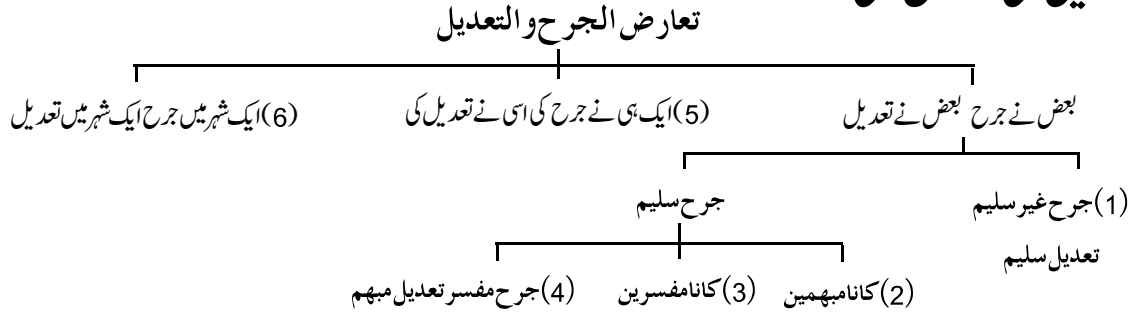

(1)اذاکان الجرح غیر سلیم بان کان ناشئاعن الغصب أو الکراهیة أ ونحوهماوکان التعدیل سلیماجاء علی الجادّة فلایلتفت الی ذلک التعارض بل ان التعارض منتف فی تلک الحال فتنبه فانه من المهمات النفائس(حاشیة الرفع والتکمیل:114)

(2)اذااحتج فی الراوی جرح وتعدیل فان کانامبهمین یقدم التعدیل(اعلاء السنن:19/174)

(3)وان كان التعديل مفسرا أيضا (جرح بھی مفسر ہو تعدیل بھی) بان يقول المعدل: عرفت السبب الذى ذكره الجارح ولكنه تاب وحسنت حالته، فانه حينئذ يقدم التعديل۔ كذافى "تدريب الراوى" بمعناه قلت: وكذا لو قال المعدل: ان فلانا ثقة وقد ظلم من تكلم فيه، أو قال: تكلم فيه بعضهم بلا حُجَّة ونحو ذالک، يقدم التعديل ايضا، فانه فى حكم المفسر لاشعاره بمعرفة المعدل باقوال الجارحين وعدم تأثيرها عنده۔ وكون ذلک من التعديل المفسر يظهر من تتبع كلامهم، لاسيما كلام الحافظ فى "مقدمة الفتح" حيث أجاب عن طعن بعض المحدثين فى رجال "الصحيح" فليراجع۔

(اعلاء السنن:19/175)

(4)وان كان الجرح مفسرا والتعديل مبهما قدم الجرح۔ هذا هو الأصح عند الفقهاء والأصوليين، ونقله الخطيب عن جمهور العلماء، لان مع الجارح زيادة علم لم يطلع عليها المعدل۔

(اعلاء السنن:19/175)

(5)اذا تعارض من قائل واحد فلم أر من تعرض له، وهذا يتفق ليحيى بن معين، وغيره، يروى عنه تضعيف الرجل مرة، وتوثيقه أخرى، وكذا ابن حبان يذكره فى الثقات مرة، ويدخله فى "الضعفاء" أخرى، قال الاسماعيلى فى "المدخل": وليس ذلک بتناقض ولا احالة، ولكنه صدر عن حالين مختلفين، عرض أحدهما فى وقت، والآخر فى غيره۔ قلت: والظاهر فى هذه الحالة: ان ثبت تأخر أحد القولين عن الآخر، فهو المعمول به، والا وجب التوقف۔ (حاشية تدريب:4/49)

• وعند تغير الاجتهاد أى القولين هو المعمول به والجواب ان العمل على آخر القولين ان علم المتأخر منهما وان لم يعلم فالواجب التوقف كما سبق ذكره عن الزركشى
او الواجب ترجيح التعديل ويحمل الجرح على شىء بعينه كما جرى عليه ابن حجر

(حاشية الرفع والتكميل:120-121-264)

• وفى اعلاء السنن:19/429 اذا اختلف قول الناقد فى الراوى جرحا وتعديلا فالترجيح للتعديل۔

(6)مسألة أخرى: وهى ما اذا شهد ابجرحه ببلد، ثم انتقل الى غيره فعدله آخران فيها، هنا يقدم التعديل، كذا أطلقه [أطلقوه]، وينبغى تقييده بما اذا كان بين انتقاله من الأول الى الثانى مدة الاستبراء، والا فلا يقدم۔

أما السخاوى فقال يصار الى الترجيح ولذا قال ابن الحاجب: أما عند اثبات معين، ونفيه باليقين: فالترجيح۔

والمعنى: اثبات الجرح بسبب معين، ثم نفيه بجواب يقينى - كالمثالين اللذين ذكرهما الشارح - فيطلب ترجيح أو التعديل بأمر خارجى۔ (حاشية تدريب:4/52)

(2) باعتبار ضبط

1) ضبط کسے کہتے ہیں؟

سماع الکلام کمایحق سماعه و فهم معناه و حفظه ببذل مجهوده و اثبات علیه الی ان یؤدی الی غیره

(دراسات فی اصول الحدیث:145)

2) ضبط کے ثبوت کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

ضبط کے ثبوت کے لیے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے (1) راوی بیدار مغزی، چاق و چوبند ہو اس میں کسی طرح کی غفلت نہ پائی جاتی ہو۔ (2) اگر احادیث کو حفظ سے پڑھائے تو ان احادیث کو بہت اچھی طرح سے یاد رکھنے والا ہو۔ (3) اگر احادیث کو کتاب سے روایت کرتا ہو تو کتاب کی اچھی طرح حفاظت کرنے والا ہو (4) اگر روایت بالمعنی کرتا ہو تو معنی و مفہوم کو سمجھتا ہو اور ترجمانی پر قادر ہو۔ یہاں تک اس کی روایت پر نظر رکھنے والے اور اس کے حالات کی خبر و جستجو کرنے والے کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اس نے اپنا حق ادا کر دیا (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:327)

3) ضبط کے ثبوت کے طریقے؟

یعرف الضبط بأمرین :الاول ان یکون مشهورا بین الأئمة النقاد بالضبط و الاتقان و الثانی ان یکون احادیثه مطابقا لاحادیث الضابطین و کذلک سیرته لسیرة الضابطین بان یراقب لیلا و نهارا کمایراقب الضابط۔ (دراسات فی اصول الحدیث:150)

4-5) راویوں کا مرتبہ ضبط باعتبار کلمات ضبط/ راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ ضبط

نمبر شمار	نوعیت ضبط	کلمات ضبط	راویوں کا مرتبہ ضبط باعتبار کلمات ضبط	راویوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ ضبط
1		(1)اضبط الناس	(1)مرتبہ اولی زادھا ابن حجر (شرح نخبة)	یحتج بحدیثه
		(2)اثبت الناس	(2)مرتبہ اولیٰ زادھا ابن الحجر (شرح نخبة)	
		(3)الیه المنتهی فی التثبت او الثبت	(3)مرتبہ اولی زادھا ابن حجر (شرح نخبة)	
		(4)جید	(4)مرتبہ رابع عند عراقی	
		(5)حافظ	(5)مرتبہ اولی عند ابن أبی حاتم و ابن الصلاح و الذهبی و العراقی و مرتبه رابعه عند السخاوی	
		(6)ضابط	(6)مرتبہ رابعه عند السخاوی	
		(7)متقن	(7)مرتبہ اولیٰ ابن صلاح، مرتبہ ثانیه عراقی، مرتبہ رابع سخاوی	یصلح للاحتجاج به
		(8)حجة	(8)مرتبہ اولیٰ ابن حاتم ابن صلاح، مرتبہ ثانیه ذهبی، عراقی، مرتبہ ثالثه ابن حجر، مرتبہ رابع سخاوی	
		(9)متماسک	(9)مرتبہ رابع ظفر احمد العثمانی	
		(10)لا احد أثبت منه	(10)مرتبہ اولیٰ سیوطی	
		(11)فطن	(11)مرتبہ سادسه عند السخاوی	
		(12)فطن و صحیح کیّس	(12)مرتبہ سادسه عند السخاوی	

6)راویوں کا اور اُن کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار جرح (ضبط پر جرح)

نمبر شمار	نوعیت ضبط	کلمات ضبط	راویوں کا مرتبہ ضبط باعتبار کلمات جرح (ضبط پر جرح)	روایوں کی روایتوں کا مرتبہ باعتبار ان کے مرتبہ ضبط
		(1)ص دوق کثیر الاوھام (2)صدوق تغیر بأخرة (3)صدوق لہ اوھام (4)صدوق سیء الحفظ (5)صدوق یخطی (6)صدوق یھم (7)لہ ماینکر لہ مناکیر (8)مضطرب الحدیث	(1)مرتبہ رابعہ عند ابن حجر (2)مرتبہ خامسہ عند ابن حجر (3)مرتبہ خامسہ عند ابن حجر (4)مرتبہ خامسہ عند ابن حجر (5)مرتبہ خامسہ عند ابن حجر (6)مرتبہ خامسہ عند ابن حجر (7)مرتبہ ثالثہ عند السیوطی، مرتبہ رابعہ عند عراقی، مرتبہ خامسہ عند سخاوی (8)مرتبہ رابعہ عند العراقی، مرتبہ خامسہ عند سخاوی	یکتب وینظر فیہ یکتب للاعتبار وینظر فیہ

ضبط وعدم ضبط کی وضاحت

❑ انواع

ضبط صدر: جب چاہے مضمون کو بیان کردے (اسعدی - اعلاء السنن 34/19) نیز اعلاء السنن 413/19 پر ہے

حفظ الراوی للحدیث لیس بشرط لصحة حدیثه

نیز اعلاء السنن: 418/19 پر من کان یحدث عن الکتاب فلا عبرة بحفظه وانما الاعتماد علی کتابه۔

● لایحل للرجل ان یروی الحدیث الا اذا سمعه من فم المحدث فیحفظه ثم یحدث به وأسند بعده الی الامام مالک قوله" لا یؤخذا لعلم ممن لایعرف مایحدث به" وقوله :"لقد أدرکت بهذه المدینة اقواما لهم فضل وصلاح ماأخذت عن واحد منهم حرفا" قیل ولم یاأبا عبدالله ۔؟قال "لأنهم کانوا لایعرفون مایحدثون به"۔فأبو حنیفة رحمه الله اشترط الحفظ ومالک رحمه الله اشترط المعرفة لکن نقل عنه الحافظ فی النکت مایفید اشتراطه الحفظ أو المعرفة۔(حاشیة تدریب:2/535،4/410)

● وکذلک الاختلاف فی تحقق الشروط الأخری للحدیث الصحیح ویحسن التنبیه الی شرط فی ثبوت ضبط الراوی اشتراطه الامام ابو حنیفة هو استمرار حفظ الراوی لحدیثه من حین تحمله له الی حین اداء ه دون ان یتخلله نسیان له وهذاالشرط شدید جمله علیه ماشهده من اضطرب الرواة وتصرفهم وبحکم هذاالشرط سیختلف مع غیره فی تضعیف بعض الأحادیث وتصحیح غیره لها۔

(أثر الحدیث فی اختلاف الفقهاء:32، دراسات فی اصول الحدیث:318-325)

● من روی حدیث ثم نسیه جاز العمل به علی الصحیح وهو قول الجمهور من اهل الحدیث والفقه والکلام خلافا لبعض الحنفیة (نسبه البزدوی الی الشیخین وتارة الی محمد)فی قولهم باسقاطه بذلک بل الأولی ان یقال ترک الحنفیة العمل بهذا الحدیث لاحادیث أخری لالقاعدة اصولیة قعدُهامجردة عن الدلیل۔(حاشیة تدریب: 4/ 162،حسن: 252)ولایخالف هذاکرهة الشافعی وغیره (کشعبة ومعمر)الروایة عن الاحیاء لانهم انما کرهوا ذلک لان الانسان معرض للنسیان فیبادر الی جحود ماروی عنه وتکذیب الراوی له (حاشیة تدریب:4/165)

● الضریر اذالم یحفظ واستعان بثقة فی السماء وحفظ الکتاب صحت روایته ومثله البصیر الأُمی (تدریب:4/416)

● شروط الروایة من نسخة لیس فیها سماعه ولاهی مقابلة به لکن فیها سماع شیخه او کتبت عن شیخه وسکنت نفسه الیها لم تجز له الروایة منها عند عامة المحدثین (تدریب:4/417)

●ان وجد الراوی الحدیث فی کتابه خلاف مافی حفظه فان کان حفظ منه رجع الیه وان کان حفظ من فم الشیخ اعتمد حفظه ان لم یشک وحسن ان یجمع فیقول حفظی کذا، وفی کتابی کذا وان خالفه غیره قال حفظی کذا وقال فیه غیری او فلان کذا (تدریب:4/418)

●اذا وجد سماعه فی کتابه ولا یذکره فالصحیح جواز روایته بشرط ان یکون السماع بخطه او خط ثقة۔ (تدریب:4/419)

ضبط تحریر: سننے سے بیان کرنے تک لکھ کر محفوظ رکھیں۔

●الضبط علی نوعین ظاهر وباطن اما الظاهر فضبط متن الحدیث ومعناه واما الباطن فهو ان ینضم الی هذا الظاهر معناه فقها وشریعة وحاصله ان یکون فقیها۔ (دراسات فی اصول الحدیث:146)

❑ اقسام عدم الضبط

1) کثرت غلط 2) سوءِ حفظ 3) غفلت 4) وهم 5) مخالفت ثقات 6) تساهل میں معروف ہونا 7) قبول تلقین میں معروف ہونا 8) نسیان (حدیث بیان کرنے کے بعد بھول جانا)

حکم:

ومن المفید التنبیه الی انه اذا کان الضعف والجرح للعدالة، کان الضعف شدیدا، واذا کان الضعف للضبط کان الضعف متفاوتا حسب کثرته ونوعیته کمّا وفحشا۔ (حاشیة تدریب:3/75)

(1) کثرت غلط:

اگر بار بار مخالفت ہو تو ضبط غیر معتبر اور مجروح قرار پائے گا (اسعدی:214)

● قیل ان اشترط نفی الشذوذ یغنی عن اشتراط الضبط لان الشاذ اذا کان هو الفرد المخالف وکان شرط الصحیح أن ینتفی کان من کثرت منه المخالفة وهو غیر الضابط أولی (تدریب:2/141)

●قوة الحفظ وقلة الغلط أمر نسبی بین حافظ وحافظ۔ قبیصہ کے بارے میں فرمایا قال احمد کان کثیر الغلط وکان ثقه لا باس به (اعلاء السنن:19/424)

●والاضطراب یوجب ضعف الحدیث لاشعاره بعدم الضبط ویقع فی الاسناد تارة وفی المتن أخری وفیهما من راو أو جماعة (تدریب:3/385)

کثرت غلط کی مثال تصحیف مقلوب بھی ہے دیکھیں تصحیف مقلوب کا حکم۔

ومثل کثیر الغلط فاحش الغلط أی أننا ننظر الی الغلط کما وکیفا (تدریب:4/306)

(2)سوءحفظ

لازمی	طاری/عارضی
تعریف: جوآغاز زندگی سے ہو	تعریف: بعد میں ہوا ہو
حکم: روایت مردود	اسباب: (1) بڑھاپا، (2) بینائی کا چلا جانا
نام: شاذ عند البعض	(3) کتابوں کا جل جانا کا بن لھیعۃ (تدریب:3/339)
	حکم: (1) اس کیفیت سے پہلے کی روایت مقبول (2) بعد کی مردود (3) معلوم نہ ہو توقف
	نام: مختلط/کیفیت اختلاط۔ (تدریب:5/553-اسعدی:264-اعلاء السنن:19/280-419-422)

سیء الحفظ/صدوق سئی الحفظ

وھو من المرتبۃ الخامسۃ من مراتب الجرح عند الحافظ العراقی وھو من الالفاظ التی زادھا ھو۔

(معجم الفاظ الجرح والتعدیل:104)

حکم: یکتب حدیث أھل ھذہ المرتبۃ للاعتبار وینظر فیہ۔

صدوق تغیر بأخرۃ (معجم الفاظ الجرح والتعدیل:109)

من الفاظ التعدیل معناہ اختلط بأخرۃ وھو من المرتبۃ الخامسۃ عند ابن حجر حکمھا یکتب حدیثہ للاعتبار وینظر فیہ (معجم الفاظ الجرح والتعدیل:108-180)

● **وفی بیان حال من اختلط وروی عنہ البخاری ومسلم** (اعلاء السنن:19/280)

ورواۃ البخاری عن المختلط انما ھی قبل اختلاطہ (اعلاء السنن:19/412-419-422)

(3)غفلت: حکم روایۃ المغفل

وان کان أغلب احوالہ التیقظ فھو بمنزلۃ من لاغفلۃ لہ فی الروایۃ وقلما یخلو عنہ رجل عدل ضابط لانہ لاعصمۃ الا اللہ ولرسولہ فلایصیر مجروحا بالغفلۃ الیسیرۃ والا لزم ترک حدیث کثیر من الضابطین وان تفاحش مابہ الغفلۃ حتی غلبت علی ضبطہ وصارت أکثر أحوالہ فلا تقبل روایۃ أصلا لعدم وجود الضبط المشروط فی الروایۃ وھذا حکم روایۃ المساھل والمجازف ایضا

(درسات فی اصول الحدیث:149)

(4)وھم

واما احادیث التی انتقدت علیھما ستۃ اقسام

القسم الخامس: ماحکم فیہ علی بعض الرواۃ بالوھم فمنہ مالا یؤثر قدحا ومنہ مایؤثر تدریب:2/516-526)

الوھم تارۃ یکون فی الحفظ وتارۃ یکون فی القول وتارۃ یکون فی الکتابۃ (تدریب:4/31)

● **فائدۃ مھمۃ فی الوھم فی استدراک الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل**

● صدوق کثیر الاوھام

وھو من المرتبة الخامسة من مراتب التعديل عند الحافظ ابن حجر

حكم: يكتب حديث أهل هذه المرتبة للاعتبار وينظر فيه

(معجم الفاظ الجرح والتعدیل:109- وفی حاشیة التدتیب:190/4)

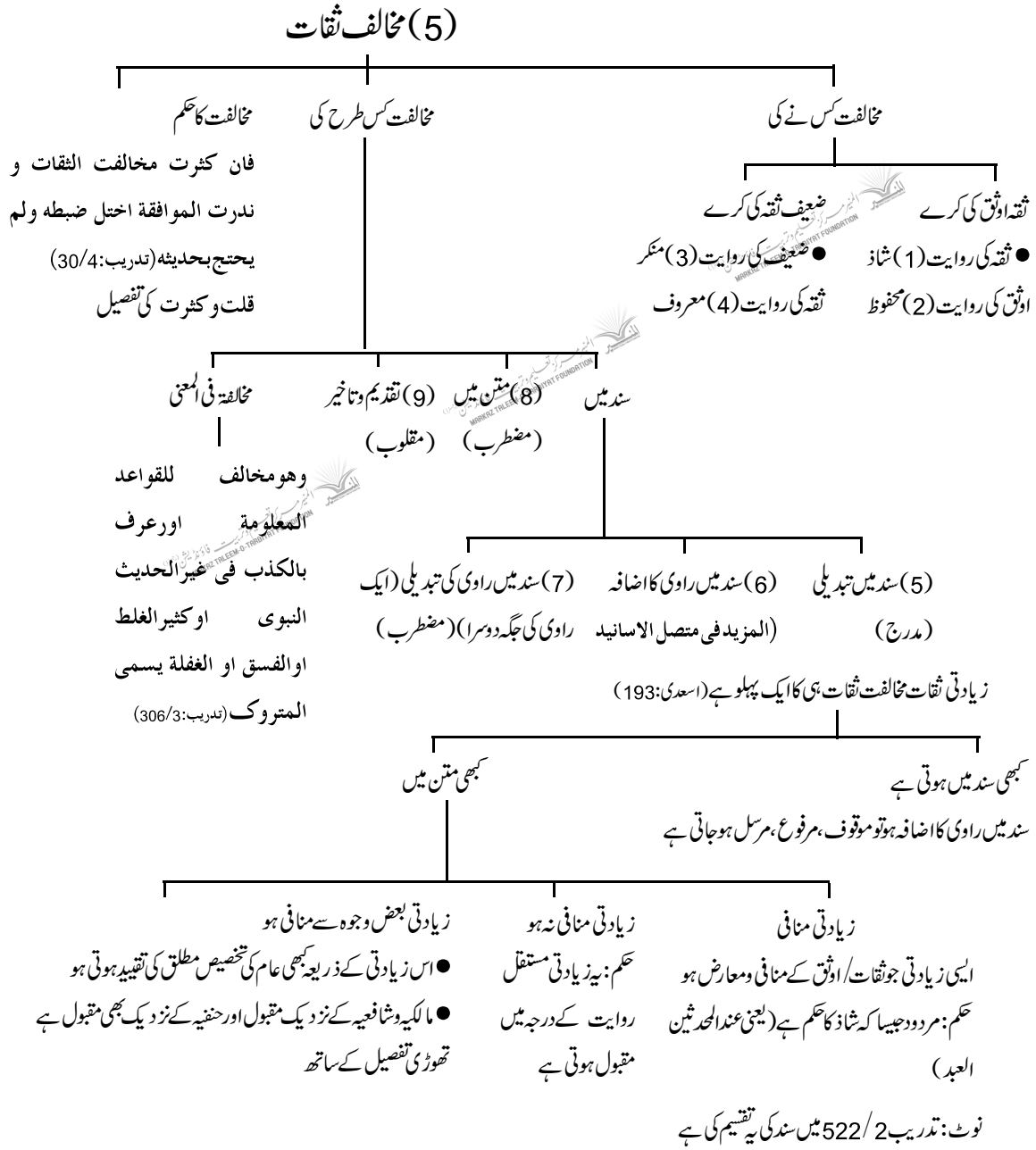

نوٹ: تدریب 2/522 میں سند کی یہ تقسیم کی ہے

• زیادتی ثقات اسی طرح المزیدفی متصل الاسانید اسی طرح شاذ منکر کے تحت وصل وارسال وقف ورفع کا تعارض زیر بحث آتا ہے یہ سند میں ہوتا ہے اور شاذ/منکر میں کبھی اثبات ونفی یا کسی دوسرے اعتبار سے مخالفت میں مثلا ایک قولِ رسول کہے دوسرا فعل رسول (اسعدی:-193-195-196)

(1-2) شاذ، محفوظ

تعریف

• ثقہ اوثق کی مخالفت کرے (تدریب:3/284-اسعدی:189)

•الشذوذعندالشافعي ومن معه :هوتفردالثقة بحديث عن جماعة الثقات۔ وعندالخليلي-ومن عناهم-:هوتفرد الراوي بحديث،سواء كان ثقة أوغير ثقة وعند الحاكم :تفردالثقة فقط،وزادالحافظ في "شرح النخبة "ص 68على تعريف الشافعي للشاذ:اذاخالف الثقة جماعة الثقات،أو خالف الثقةمن هوأرجح منه ضبطا،أوغير ذلک من المرجحات۔(تدریب:273/3)

اعلاء السنن:42/19-ماروا ه الثقة او الصدوق مخالفالمن هو أرجح منه لمزيدضبط أو كثرة عدد اومرجح سواهما(مخالفةتستلزم ردماروا ه الارجح)

اقسام

(1) شاذ السند (2) شاذ المتن

1. شاذالسند، مثال: ماروا ه الترمذي والنسائي وابن ماجه من طريق ابن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن عوسجة، عن ابن عباس: أن رجلاً توفي على عهد رسول الله ﷺ ولم يَدَع وارثا الا مولى هو أعتقه، الحديثَ، وتابع ابن عيينة على وصله: ابنُ جريج وغيره، وخالفهم حماد بن زيد، فرواه عن عمرو بن دينار، عن عوسجة، ولم يذكر ابنَ عباس۔ قال أبو حاتم: المحفوظ: حديث ابن عيينة۔

(تدریب:281/3،اسعدی:189)

2. شاذالمتن، مثال: ماروا ه أبو داود والترمذي من حديث عبدالواحد ابن زياد، عن الأعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة مرفوعا: اذاصلى احدكم ركعتي الفجر فليضطجع عن يمينه، قال البيهقي :خالف عبدالواهد العدد الكثير في هذا فان الناس انما رَوَوْه من فعل النبي ﷺ لامن قوله، وانفرد عبدالواحد من بين ثقات اصحاب الاعمش بهذا اللفظ۔ (تدریب:284/3)

حکم

(1)عندالمحدثین شاذ مردود ہے محفوظ مقبول ہے اور درجہ قبولیت میں روات کے احوال کے مطابق ہوگی

(تدریب:3/285،اسعدی:190-192)

(2)عندالفقہاء شاذ بھی مقبول ہے کیونکہ زیادتی ثقہ مقبول ہے

●وقال شیخ الاسلام اشتهر عن جمع من العلماء القول بقبول الزیادة مطلقا من غیر تفصیل ،ولا یتأتی ذلک علی طریق المحدثین الذین یشترطون فی الصحیح والحسن ان لایکون شاذا، ثم یفسرون الشذو ذ بمخالفة الثقة من هو اوثق(تدریب:2/143-3/231-323،أثر الحدیث فی اختلاف الفقهاء:215،اسعدی:196)

(3-4)منکر،معروف

تعریف:

●ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے(اسعدی:191،تدریب:3/304)

ابن صلاح شاذ/منکر کو ایک کہتے ہیں ابن حجر فرق کرتے ہیں(اسعدی:191،تدریب:3/304)

●وان وقعت المخالفة فی الضعف فالراجح یقال له المعروف ومقابلة یقال له المنکر

(تدریب:3/307،اعلاء السنن:19/42)

حکم:منکر مردود اور معروف مقبول ہے مرتبہ میں مخالفت ثقات کی اقسام کے ساتھ شمار ہوتی ہے(اسعدی:192)

●فی الفرق بین قولهم حدتظ منکر -ومنکر الحدیث ویروی المناکیر(الرفع والتکمیل:199)

ولاتظنن من قولهم هذا حدیث منکر ان راویه غیر ثقةفکثیرامایطلقون النکارة علی مجرد التفرد(فیجوزان یکون راویه ثقة لاضعیف معجم:173)وان اصطلح المتاخرون علی ان المنکر هو الحدیث الذی رواه ضعیف مخالفالثقة وکذالاتظنن من قولهم فلان روی المناکیر أو حدیثه هذامنکر ونحو ذلک أنه ضعیف۔(الرفع والتکمیل:199،اعلاء السنن:19/260)

●له ماینکر -له مناکیر

من الفاظ الجرح معناه عنده احادیث تفرد بهاأوخالف منهاوهومن المرتبة الخامسة من مراتب الجرح عندالسخاوی حکمهایکتب حدیث أهل هذه المرتبة للاعتبار وینظر فیه

(اعلاء السنن:19/258،معجم:148)

منکر -منکر الحدیث -یروی المناکیر -حدیثه منکر

●ادرج العلماء کلهافی مراتب الجرح الذی ینجبر

فذکر السیوطی فی المرتبة الثالثة من مراتب الجرح فذکر العراقی فی المرتبة الرابعة من مراتب الجرح والسخاوی فی المرتبة الخامسة من مراتب الجرح

حکمها یکتب حدیث اهل هذه المراتب للاعتبار وینظر فیه

●عند البخاری

قال البخاری کل من قلت فیه منکر الحدیث فلاتحل الروایة عنه

یقصد به انه لایحل له ان یروی عنه فی صحیحه

الخلاصة

منکر الحدیث مرتبة للراوی من مراتب الجرح الذی ینجبر عند البخاری اما عند البخاری فقد ینجبر جرحه وقد لاینجبر وهذه موضع اجتهاد ینبغی فیه تتبع اقوال العلماء فی هذا الراوی

●وقولهم حدیث منکر فهذا وصف للحدیث لا للراوی وهذا الحدیث ضعیف فی اصطلاح المتاخرین امافی اصطلاح کثیر من المتقدمین فقدیکون صحیحا وبالتالی یکون راویه ثقة ولایقصدون من قولهم حدیث منکر سوی الحدیث الفرد (معجم:173-182-184)

●روی مناکیر اسهل من قولهم منکر الحدیث لان الاولی لاتقتضی الدیمومة بخلاف الثابة عنده مناکیر اسهل من قولهم منکر الحدیث

(5) مدرج

(1) اقسام

- مدرج السند
  - 6 صورتیں (تدریب:3/413-419)
  - (1) سند کے اختلاف کو ختم کر دینا (تدریب:3/421)
  - (2) دو سند سے دو حدیثیں تھیں ان کو یکجا کر دیا
  - (3) ایک حدیث کا کچھ حصہ ایک سند کچھ دوسری سے تھا یکجا کر دیا
- مدرج المتن
  - (4) ادارج فی الاول
  - (5) الوسط
  - (6) الآخر

●الادراج فی اول المتن نادر جدا وفی وسطه قلیل والآخر ان یکون فی آخره (تدریب:3/414)

●تدلیس فی المتن ادراج ہی ہے (تدریب:3/424)

(2) اسباب

1) استنباط حکم من الحدیث

2)تفسیر بعض الالفاظ الغریبة (تدریب:415/3،اسعدی:176)

(3)حکم

- حرام ہے الا یہ کہ تفسیر غریب کیلئے ہو
- من تعمد الادراج فهو ساقط العدالة (تدریب:424/3)

6۔المزید فی متصل الاسانید (تدریب:137/5،اسعدی:180،اعلاء السنن:145/19)

1۔تعریف:

ثقہ (زیادتی کرنے والا) اوثق (زیادتی نہ کرنے ولا) کی مخالفت کرے راوی زائد کرنے میں، جبکہ اوثق نے سماع کی تصریح کی ہو

مثال

اوثق	ثقہ
حدثنا زید-حدثنا عمرو	حدثنا زید-احمد-عمرو

2۔حکم: وهم کی بناء پر مردود و کان الخبر المزید فیه مدلسا او منقطعا او مرسلا خفیا (اعلاء السنن)

3۔اس میں تین احتمال ہیں

1) دونوں صحیح: زید نے پہلے احمد سے سنا پھر براہ راست عمرو سے

2)زائد صحیح:ناقص میں انقطاع هو وذلک فی حال روایة زید للحدیث بالعنعة عن عمرو وتصریحه بالسماء فی حال رواویتة له عن احمد

3) ناقص صحیح: جب کہ زیادة فی الاسناد وهم هو وترجیح الانقطاع

خلاصه : فلیست الزیادة مقبولة دائما ولا مردودة دائما وهذه النتیجة مستفادة من الخلاصة التی افادها ابن رجب (حاشیة تدریب 138/5)

7۔مضطرب: (اسعدی:182، تدریب:384/3، اعلاء السنن:44/19، معجم:167)

1۔تعریف:

- حدیث یروی علی اوجه مختلفة، متساویة (ایک درجہ کی قوت/مرتبہ والی حدیث) سواء کان من راو واحد مرتین او اکثر او من راو تان او من رواة ولا مرجح (جمع ممکن نه هو) فان رجحت

احدی الروایتین او الروایات بحفظ راویها اوغیر ذلک من وجوه الترجیحات فالحکم للراجحة ولایکون الحدیث مضطربا لا الروایات الراجحة کماهو ظاهر ولا المرجوحة بل هی شاذة او منکرة

(تدریب:3/384، اعلاء السنن:؟؟)

●الاحادیث التی انتقدت علیهما ستته اقسام۔القسم الثانی ما تختلف الرواة فیه بتغییر رجال بعض الاسناد والجواب عنه ان امکن الجمع بان یکون الحدیث عند ذلک الراوی علی الوجهین جمیعا فاخرجهما المصنف ولم یقتصر علی احدهما حیث یکون المختلفون فی ذلک متعادلین فی الحفظ والعدد او متفاوتین فیخرج الطریقة الراجحة ویعرض عن المرجوحة او یشیر الیها فالتعلیل بجمیع ذالک لمجرد الاختلاف غیر قادح اذلا یلزم من مجرد الاختلاف اضطراب یوجب الضعف۔

(تدریب:2/521)

2۔اقسام: 1.مضطرب السند 2.مضطرب المتن 3.مضطرب السند والمتن

3۔حکم: ضعیف اور مردود ہوتی ہے اس کا مرتبہ مقلوب کے بعد ہے

والاضطراب یوجب ضعف الحدیث لاشعاره بعدم اہ،لضبط من رواته الذی هو شرط فی الصحة والحسن تدریب

●مضطرب الحدیث

من الفاظ الجرح من المرتبة الرابعة عند العراقی ومن الخامسة عند السخاوی

حکم: یکتب حدیث اهل هذین المرتبتین للاعتبار وینظر فیه

●اضطراب الرواة (اعلاء السنن:19/313)

(8) مصحف (اسعدی:185، تدریب:5/199، اعلاء السنن:19/40)

1۔تعریف وہ حدیث جس کے کسی کلمۃ کو ثقہ روات کی روایت کے خلاف نقل کیا جائے خواہ یہ اختلاف لفظاً ہو یا معنی

2۔اقسام (تدریب:5/102، اسعدی:185)

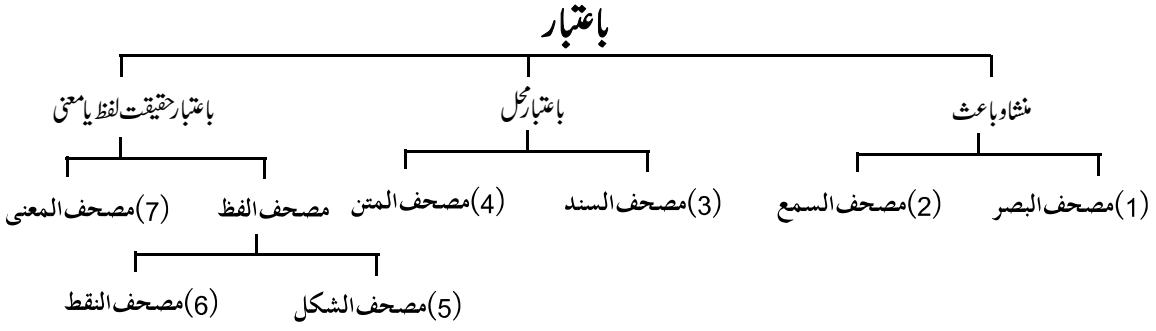

1)باعث اشتباہ خط ہو(خرابی خط/نقطہ نہ ہونا)
2)باعث اشتباہ سماع ہو(کمزوری سماع/قائل سے دوری ہو)(اسعدی:186، تدریب:106/5)
3)تصحیف سند میں ہو (اسعدی:186، تدریب:102/5)
4)تصحف متن میں ہو (اسعدی:186، تدریب:103/5)
5) خط کی صورت باقی رہے حرف کی حرکت بدل جائے (اسعدی:187، تدریب:110/5)(ابن حجر اسکو محرف کہا ہے نمبر6 کو مصحف باقی حضرات فرق نہیں کرتے)
6)خط کی صورت باقی رہے نقطوں میں تبدیلی ہو (اسعدی:187، تدریب:107/5)
حکم :اتفاقا اگر یہ عمل (تصحیف) سرزد ہوجائے تو اس کی وجہ سے اس کا ضبط متاثر نہیں ہوتا اگر بکثرت ہو تو راوی کا ضبط مجروح ہوتا ہے (اسعدی:188)

(9) مقلوب (اسعدی:177، تدریب:497/3، اعلاء السنن:44/19)

1۔تعریف

وہ حدیث جس کے الفاظ میں تقدیم وتاخیر کے ذریعہ ردوبدل کردیا جائے (اسعدی:177)

2۔اقسام:

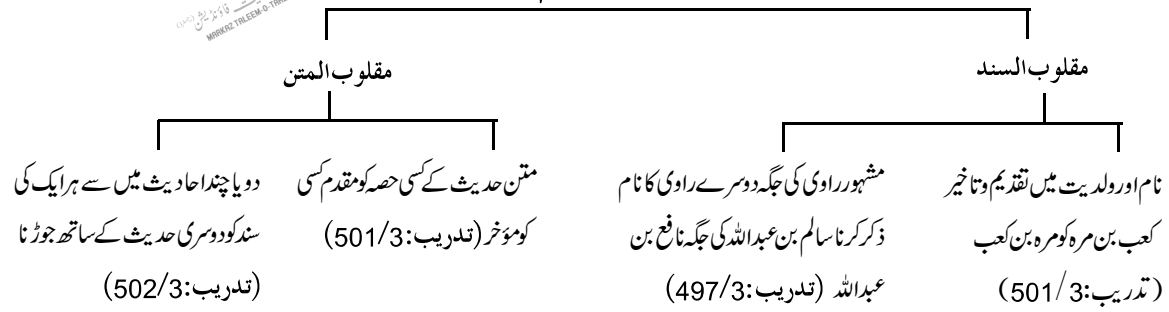

3۔حکم:

اس کا حکم اسباب پر مبنی ہے
بقصد اغراب ناجائز
بقصد امتحان جائز بشرطیکہ اختتام مجلس سے پہلے صحیح صورتحال سے واضح کردیا جائے
خطائً وسہواً ہو: کبھی ہو تو معذور اکثر ہو ضبط مجروح ہوگا

6۔ تساھل میں معروف ہونا

1)تعریف (تدریب:171/4)

- تساھل میں معروف ہونا خواہ سننے میں ہو(سنتے وقت نیند سے بچنے کا اہتمام نہ کرنا) یا سنانے میں (ایسے نسخہ سے حدیث بیان کرنا جس کا اصل نسخہ سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو)

اما النعاس الذی لا یختل معھم فھم الکلام فلا باس بہ۔ (تدریب:171/4)

2)حکم

لا تقبل روایۃ من عرف بالتساھل (تدریب:171/4،اعلاء السنن:287/19)

7.قبول تلقین میں معروف ہونا

1) تعریف: ان یلقن التی فیحدث بہ من غیر ان یعلم أنہ من حدیثہ

(تدریب:171/4،اعلاء السنن:287/19،اسعدی:215)

2) حکم: لا تقبل روایۃ۔۔۔من عرف بقبول التلقین

8.حدیث بیان کرنے کے بعد بھول جانا (تدریب:158/4،اعلاء السنن:201/19،اسعدی:158،أثر الحدیث النبوی:250)

1) تعریف: حدیث بیان کرنے کے بعد استاذ کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے شاگرد سے فلاں حدیث بیان کی ہے

2) حکم: (1) اگر قطعا انکار کردے کہ میں نے حدیث بیان نہیں کی یا یہ کہ مجھ سے اس حدیث کو بیان کرنے والا جھوٹ بولتا ہے تو انکار کی ہوئی حدیث مقبول نہ ہوگی (اسعدی:215)

(2) اگر تردد کے ساتھ انکار کرے کہ مجھے یاد نہیں تو حدیث مقبول ہوتی ہے اور **اعلاء السنن میں بحوالہ منار ونور الانوار ہے عند ابی یوسف، کرخی، احمد بن حنبل یسقط العمل بہ، محمد شافعی مالکی لا یسقط**

- شاگرد حدیث کی نقل کا دعویدار ہو شیخ انکاری تو یہ ان میں سے کسی کے حق میں طعن (مقبولیت پر اثر انداز نہ ہوگا) (اسعدی:215)
- جبکہ أثر الحدیث النبوی:250 پر دو قول لکھتے ہیں
- **ربما خالف/ربما أخطأ/ربما اعزب/ربما یھم۔** (معجم:98) **یکتب وینظر فیہ**

(3)اتصال

(1)اتصال سند کسے کہتے ہیں

1)**سماع ثابت ہو:** امام بخاری اوران کے شیخ علی بن المدینی کے نزدیک اتصال کے تحقق کیلئے ضروری ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان سماع کا ثبوت ہواور محققین نے اسی کوراجح قرار دیا ہے

2)**معاصرت/امکان لقاء کافی ہے:** امام مسلم کے نزدیک معاصرت اور امکان لقا بھی اتصال پر محمول کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے بشرطیکہ راوی مدلس نہ ہو۔(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:244،أثر الحدیث الشریف ابو عوامہ:29-30)

(2)اتصال کے پہنچاننے کے 3 طریقے:

1)**سن ولادت ووفات سے:** اتصال سند پہنچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے زمانہ اور سنین ولادت ووفات وغیرہ قرائن کے ذریعہ سے بھی کی جاسکتی ہے کہ راوی نے مروی عنہ کو پایا ہے یا نہیں۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:245،أثر الحدیث الشریف ابو عوامہ:29-30)

●**هوفن مهم به يعرف اتصال الحديث وانقطاعه وقد ادعى قوم الرواية عن قوم ،فنظرفى التاريخ فظهر أنهم زعموا الرواية عنهم بعد وفاتهم بسنين۔**(تدریب:502/5)

2)**الفاظ ادا سے:** سند کے اتصال کو ان الفاظ ادا کے ذریعے سے بھی پہنچانا جاتا ہے جسے راوی استعمال کرتا ہے اگر راوی ایسے الفاظ استعمال کرے جوصراحۃ سماع پر دلالت کرنے والے ہیں (**سمعت،سمعنا،حدثنی،حدثنا،اخبرنی، اخبرنا، انبأنی،انبأنا،قرأت علی فلان۔قرء علی فلان ،وأنا اسمع وغیرہ**) تو ظاہر ایہی فیصلہ کیا جائیگا کہ سند متصل ہے،لیکن حقیقت میں اتصال ہے کہ نہیں اس کی تحقیق کے لیے راوی کے ترجمہ کا مطالعہ کرنا چاہیے کیوں کہ ائمہ جرح وتعدیل جرح وتعدیل کے اقوال کے ضمن میں راوی کے سماع کو بھی بیان کردیا جاتا ہے۔

●اوراگر راوی ایسے الفاظ استعمال کرے جوصراحۃ سماع پر دلالت نہیں کرتے (جیسے **عن فلان،قال فلان،ان فلان قال وغیرہ**) تو دیکھا جائے گا کہ ان الفاظ کو استعمال کرنے والے راوی کی کیا حیثیت ہے اگر وہ راوی ثقہ اور تدلیس کرنے میں مشہور نہیں ہے تو ان الفاظ کو بھی سماع پر محمول کیا جائے گا،لیکن اس کے بارے میں بھی ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا جائزہ لے لیا جائے تو بہتر ہوتا ہے اور اگر راوی تدلیس میں مشہور ہے تو پھر اس راوی کے ان الفاظ کو سماع پر محمول نہیں کیا جائے گا۔راوی مدلس ہے کہ نہیں اس کا علم بھی اقوال جرح وتعدیل سے ہوگا اس سلسلہ میں ان کتابوں کی مرجعت مفید ہوتی ہے جو

خاص طور پر مدلسین سے متعلق تالیف کی گئی ہیں۔(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:244)

خلاصہ:

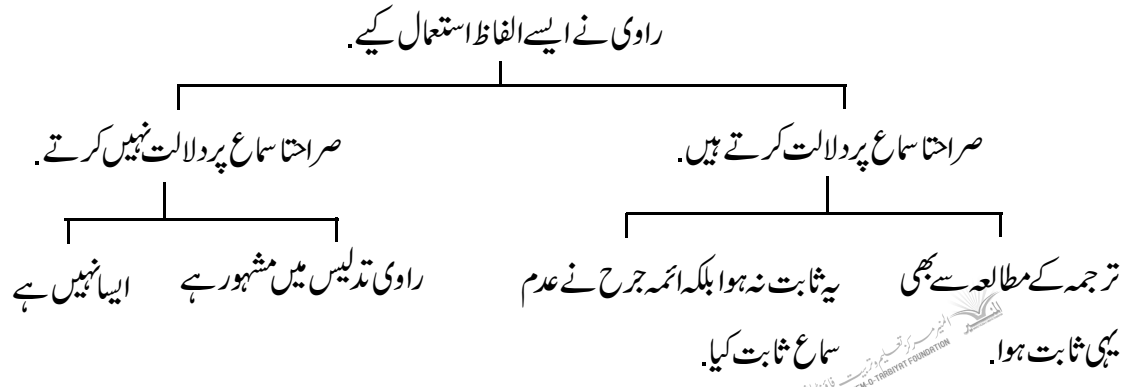

3) کتب رجال کی مراجعت سے: کتب رجال کی مراجعت سے دونوں کے مابین سماع کا ثبوت معلوم ہوسکتا ہے خاص طور سے حافظ مزی کی کتاب (**تھذیب الکمال**) اس سلسلہ میں اہم رول ادا کرتی ہے۔(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:245)

(3) عدم اتصال کی شکلیں/ احکام، مرتبے

نوعیت سقط	عدم اتصال کی شکلیں	حکم	مرتبہ
سقط واضح	جس کی سند کے شروع (مصنف) سے ایک یا چند یا سب راوی مسلسل محذوف ہوں **نام: معلق**	● اس قسم کی احادیث نا قابلِ قبول ہوگی ● البتہ صحیحین کا حکم میں کچھ تفصیل ہے	
	جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد راوی محذوف ہو **نام: مرسل**	اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف ہے فقہا کے یہاں کچھ تفصیل ہے	فیما ضعفه لعدم اتصال :شره المعضل، ثم المنقطع، ثم المدلس، ثم المرسل. (تدریب 512/3)
	جس کی سند میں کہیں سے دو یا دو سے زائد راوی مسلسل محذوف ہو۔ **نام: معضل**	ضعیف	
	جس میں درمیان سند سے ایک یا ایک سے زائد راوی محذوف ہو البتہ مسلسل محذوف نہ ہو بلکہ الگ الگ جگہ سے ہو. **نام: منقطع**	بالاتفاق ضعیف ہے	
سقط خفی	جس میں راوی اپنے شیخ کو حذف کر کے ایسے ہم عصر شیخ سے روایت کرے جس سے ملاقات ثابت نہ ہو۔ **نام: مرسل خفی**	ضعیف ہے انقطاع کی وجہ سے	
	جس میں راوی اپنے استاد کو حذف کر کے ایسے مافوق سے اس طرح روایت کرے کہ استاذ کا محذوف ہونا معلوم نہ ہو۔ **نام: مدلس**	ثقہ راوی کی تدلیس قابل قبول۔ ضعیف راوی کی تدلیس نا قابل قبول جب تک سمع کی تصریح نہ ہو۔	

اقسام تدلیس	جس میں راوی اپنے استاذ (جس سے حدیث سنی ہے) کو حذف کرکے اس کی نسبت ایسے استاذ الاستاذ کی طرف کردے جس سے معاصرت اور لقاء تو ہو مگر مطلق سماع نہ ہو یا سماع بھی ہو مگر اس حدیث کا نہ ہو اور الفاظ ایسے استعمال کرے جس میں سماع اور عدم سماع کا احتمال ہو۔ **نام: تدلیس الاسناد**	مکروہ تحریمی	
	جس میں راوی اپنے استاذ کا ذکر غیر معروف نام، کنیت، نسبت، صفت کرے۔ **نام: تدلیس الشیوخ**	مکروہ تنزیہی اگر غرضِ فاسد نہ ہو	
	جس میں راوی اپنے استاذ کو تو حذف نہ کرے البتہ حدیث کو عمدہ بنانے کے لیے اَثناءِ سند سے ضعیف رُوات کو حذف کرکے اس سے اوپر والے کی طرف ایسے لفظ سے نسبت کردے جس سے سماع کو وہم ہو۔ **نام: تدلیس التسویۃ**	قطعی حرام	

نوٹ: فبین کل من المعضل و المنقطع و بین المعلق عموم من وجہ۔ (اعلاء السنن 19/163)

معلق:

تعریف: ماسقط من اول سندہ واحد فاکثر مع التوالی من غیر تدلیس سواء سقط الباقی أم لا

(اعلاء السنن:162/19، اسعدی:131)

حکم: غیر مقبول البتہ صحیحین (بخاری ومسلم) کی تعلیقات میں کچھ تفصیل ہے (اجراء:65، اعلاء السنن:19/164)

مرسل:

(1) تعریف:

وہ حدیث جس کی سند کے آخری حصہ سے تابعی کے بعد کا راوی ذکر نہ کیا جائے۔

(الموسوعة الفقهية الكوتيه، ارسال، فقرة:2، اسعدی134)

(1) جمهور المحدثين /حاكم: ترك التابعي (لامن قبله) الواسطة بينه وبين الرسول سواء أكان صغيرا أو كبيرا بأن قال قال رسول الله ﷺ كذا أو فعل كذا أو فُعِل بحضرته كذا۔

● وبعضهم خصه برفع التابعي الكبير (وهو الذي رأى جماعة من الصحابة وجالسهم كعبدالله بن عدي وسعيد بن المسيب أمثالهما)۔

(2) أهل الاصول /الخطيب /مسلم: معلق، منقطع، معضل فكل ذالك يسمى مرسلا

(الموسوعة الفقهية الكوتيه، ارسال، فقرة:2، مسلم الثبوت، حاشية الرهاوی على المنار، تدريب 130/3 حاشية تدريب 132/3، حاشية 2، ترکمانی 374 حسن 173، اعلاء السنن 163/19)

(2) اقسام وحکم

الاول: مرسل الصحابي: مقبول بالاجماع

(الموسوعة الفقهية الكوتية، ارسال، فقرة:3، اعلاء السنن:138/19، تدريب:173/3، اسعدی:137، حسن:176 اصول حدیث کے بعض اہم مباحث میں بھی یہی 4 قسمیں ہیں صفحہ:162)

الثاني: ارسال القرن الثاني والثالث: أي التابعين وتابعهم۔

(1) اكثر المحدثين: ضعيف لايكون حجة (أي لايجب العمل به وليس معناه لايجوز العمل به)

(حاشية تدريب:139/3-140-، حسن:177، قول خامس، حاشية اعلاء السنن:139/19)

● صحح المحدثون مرسل بعض الأمة من التابعين 1-كمراسيل الشعبي 2- نخعي 3- ابن المسيب 4-شريح القاضي 5-حسن 6-ابن سيرين 7-محمد بن المنكدر

(2)حجة عندبعض المحدثين و حنفية و المالكية و أشهر روايتى الحنابلة اذا كان المرسل عدلا (اعلاء السنن:157/19)

●المرسل دون المسند عندنا (اعلاء السنن137/19)

فاذاتعارض المرسل والمسند يقدم المسندُ الااذا اعتضد المرسلُ بأحد الوجوه الخمسة التى ذكرها الشافعى رحمه الله وزاد الأصوليون فى وجوه الاعتضادأن يوافقه قياس كما فى تدريب الراوى فيكون كالمسندبل فوقه فى بعض الصور۔قال فى "تدريب الراوى "فان صح مَخرجُ المرسل بمجيئه من وجه آخر مسندا أومرسلا،أرسله من أخذ عن غير رجال المرسل الأول كان صحيحا، ويتبين بذلك صحةُ المرسل ،وأنهما أى المرسل وماعضده صحيحان،لو عارضهما صحيح من طريق واحدة رجّحناهما عليه بتعدد الطريق اذا تعذر الجمع بينهما۔وقال العينى فى "عمدة القارى" انّ مرسلَين صحيحين اذا عارضا حديثا مسندا كان العمل بالمرسلَين أولى۔(اعلاء السنن:147/19)

(3)الشافعى فلايعتبره حجة الا اذاتأيد:1-بأية 2-أو سنة مشورة 3-أو موافقة قياس صحيح 4-أو قول صحابى 5-أوتلقته الأمة بالقبول 6-أواشتراک فى ارساله عدلان بشرط أن يكون شيخاهما مختلفين 7-أو ثبت اتصاله بوجه آخر بأن أسنده غير مرسِلِه أو أسنده مرسِلُه مرة أخرى

(الموسوعة الفقهية الكوتية، ارسال،فقرة:3،اسعدى:135،حسن:177قول ثالث،اصول حديث كے بعض اہم مباحث صفحہ157حاشية تدريب3/144-145،اعلاء السنن وحاشيته139/19)

●وفى حاشية التدريب 146/3:وأمرمهم ينبغى التنبيه اليه :وهو أن مذهب الشافعى قبول مراسيل كبار التابعين فقط مع أحد هذه المؤيدات ، لأأنه يقبل أىَّ مرسل كان اذا اعتضد،خلاف مايُتَوَهّم من كلام بعض المتأخرين۔

●وهناک اختلاف علماء مذهب الشافعى فى درجة قبول مرسل كبارالتابعين هل هو استحباب أو اختيار؟قال العلائى يسوغ الاحتجاج به هو دون جزم النووى بالاحتجاج به بقليل وفوق قول الشافعى احببنا ان تقبل مرسل كبارالتابعين (حاشية تدريب3/145-146)

●ومن قَبِل المرسل من الائمة الآخرين ،فانماقبِلوه لذاته ،لالمؤيدات خارجية أخرىٰ ،أحببت نقله لأنبّه الى مافيه،والله أعلم (حاشية تدريب3/145-146)

الثالث :ارسال من غير القرون الثلاثة:ماارسله العدل من غير القرون الثلاثة ويعتبرهذا النوع من المراسيل حجة عندأبى الحسن الكرخى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ارسال فقرة:3،حسن/176قول خامس)

●وفى اعلاء السنن:140/19 والمختار قبول مراسيل العدل مطلقا۔

الرابع:ماارسل من وجه واتصل من وجه آخر:فهومقبول عند الاكثرلان المرسِل ساكت عن حال

الراوی والمسند ناطق والساکت لایعارض الناطق (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ارسال/3)

●وھل یجوز تعمدأی تعمدارسال الحدیث ۔قال شیخنا الحافظ ابن حجر ان کان شیخه الذی حدّثه به عدلا عنده وعند غیره فهو جائز بلا خلاف ۔أو لا :فمنوع بلاخلاف ۔أو عدلا عنده فقط أو عندغیره فقط :فالجواز فیهما محتمل بحسب الأسباب الحامدیة علیه ۔(اعلاء السنن 19/155)

●وفی اعلاء السنن 19/160:الأصح أن التدلیس لیس بجرح ۔واستُدِلّ علی أن التدلیس غیر حرام بما أخرجه ابن عدی عن البراء قال :لم یکن فینا فارس یوم بدر الا المقداد ۔قال ابن عساکر:قوله "فینا" یعنی المسلمین لان البراء لم یشهد بدر ۔

قلت :فالارسال أولی بأن لایکون جرحا ،فان التدلیس أفحش منه کما لایخفی ۔

(3)دلائل فقهاء فی حجیة المرسل:

(1)اجماع صحابة وتابعین:

● صحابہ میں عام طور پر حدیث مرسل کی روایت شائع تھی وہ اس کو مانتے تھے ان میں سے کسی نے اس کے ماننے سے انکار نہیں کیا۔

1۔اما الصحابة وأنهم قبلوا اخبار عبدالله بن عباس مع کثرة روایته ،وقد قیل انه لم یسمع من رسول الله ﷺ سوی أربعة أحادیث لصغر سِنّه ۔(اعلاء السنن:19/140،حسن:178)

2-مارُوی عن البراء بن عازب أنه قال :ماکلُّ مانحدِّثکم به سمعنا من رسول الله ﷺ ،ولکن سمعنا بعضَه وحدَّثنا أصحابُنا ببعضه ۔(اعلاء السنن:19/140،اصول حدیث کے بعض اہم مباحث صفحہ 156-161 از تنقیح الانظار)

3-قال رجل للحسن :یا أباسعید!انک تحدثنافتقول :قال رسول الله ﷺ ،فلو کنتَ تُسنده لنا الی من حدّثک؟فقال الحسن : أیها الرجل ماکَذَبْنا ولا کُذِبنا ،ولقدغزونا غزوة الی خراسان ،ومعنافیها ثلاثُ مئة من أصحاب محمد ﷺ ۔

وقال یونس بن عبید :سألت الحسن قلت: یاأباسعید انک تقول: قال رسول الله ﷺ ،وانک لم تُدرِکه؟فقال:یابن أخی لقد سألتنی عن شیئ ماسألنی عنه أحدُقبلک ،ولولا منزلتُک منی ماأخبرتُک ،انی فی زمان کماتری-وکان فی زمن الحجاج-کلُّ شیئ سمعتَنی أقوله :قال رسول الله ﷺ ،فهو عن علی بن أبی طالب ،غیرَ أنی فی زمان لاأستطیع أن أذکر علیا ۔(تدریب:3/165)

●وقال ابن جریر أجمع التابعون بأسرهم علی قبول المرسل ولم یأت عنهم انکاره

(تدریب:3/147،اصول حدیث کے بعض اہم مباحث صفحہ 162 از تنقیح الانظار،اعلاء السنن:19/146)

(2)اکثر علماء کے یہاں مقبول:

1-امام ابو داؤد رسالة الی أهل مكة میں فرماتے ہیں أما المراسيل فقد كان يحتج به العلماء فيما مضى مثل سفيان الثوری ومالک والاوزاعی حتی جاء الشافعی وتكلم فيه وتابعه علی ذالک احمد بن حنبل (اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:156)

●وفی حاشية التدريب 148/3 وأوّلِيَة الشافعی محمولة علی أنه أول من باحَثَ وناقش ،وقعّد ، وقرّر،وعمّم ردّه ،لاأوّل مَن ردّ مرسلامن المراسيل علی مرسِله ،فذاک الردُّمن أولئک الأئمة اللمذكورين فی "فتح المغيث "مواقف فرديّة ،أما الشافعی فأصّل وعمّم ،فلاينقض كلام ابن جرير بمواقف فردية لابن عباس وابن المسيب وابن سيريب والزهری،مثلاواللہ أعلم۔

2-ابن جریر طبری فرماتے ہیں ان التابعين كلهم اجمعوا علی قبول المراسيل ولم يأت عنهم انكاره ولاعن واحد من الأئمة بعدهم الی رأس المائتين الذين هم من القرون الفاضلة المشهود لها من الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالخيرية (اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:156از تنقیح الانظار ،تدریب:147/3)

(3)عقلی دلائل:

1-خبر واحد کے واجب العمل ہونے کے متعلق جتنے دلائل ہیں ان میں مسند اور مرسل کی کوئی تفریق نہیں

(اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:162از تنقیح الانظار، حسن:177-39،تدریب:182/2)

2-ثقہ کا جزم اور یقین کے ساتھ کہنا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو گویا اسے یقین ہے کہ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی ہے نیز یہ مروی عنہ کی عدالت کو بھی مستلزم ہے اس لئے کہ اگر اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہونے میں شک ہوتا یا مروی عنہ کی عدالت میں شک ہوتا تو اس قدر یقین اور جزم کے ساتھ کہنا اس کے لئے جائز نہ ہوتا بلکہ یہ تو خیانت ہوتی جو کسی ثقہ سے نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ محدثین بخاری کی ان تمام تعلیقات کو قبول کرتے ہیں جس کو انہوں نے جزم کے الفاظ میں بیان کیا ہو۔

(اعلاء السنن:19/141-158، اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:161)

● کتنی عجیب بات ہے کہ امام بخاری کی تعلیقات بالجزم قبول ہوں دوسری طرف کبار ائمہ تابعین (جن کی فضیلت پر والذین اتبعوا هم باحسان شاهد ہے) کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے کا اعتبار نہ ہو ایک امام ابراہیم نخعی امام حسن بصری کا جزم امام بخاری کے جزم سے کم درجہ کا ہے اور ان کی مراسیل تعلیقات بخاری سے کم درجہ کی ہیں۔

(اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:166)

3-شیخ کوثری فرماتے ہیں صحیحین وغیرہ میں بہت سے مدلسین کی ایسی روایات ہیں جن میں سماع کی تصریح نہیں ہے اس کے باوجود صرف اس بنیاد پر انہیں لے لیا گیا کہ وہ مدلسین ائمہ میں ہیں یالقلة تدليسهم او أنه لايدلس الاعن ثقة ،فقبول

تلک الأحادیث علی فرض انقطاعها لأحد الاسباب المتقدمة قبول للمرسل وتصحیح له کماهو مذهب الأئمة الأربعة وأصحابهم (اعلاء السنن:19/146)

•وفی اعلاء السنن 19/157: رسال والتدلیس متحدان فی الحکم، وکثیر ممن ضعَّفَ المحدثون ارسالَه قد قَبِلوا تدلیسَه، فلامعنی لردِّ مراسیله قال الحافظ فی "طبقات المدلسین": (المرتبة) الثانیة من احتمل الأئمة تدلیسَه وأخرجوا له فی الصحیح، لامامته وقلةِ تدلیسه فی جنب مارَوی کالثوری، أو کان لایُدلِّس الاعن ثقة کابن عیینة۔

فهذا یدل علی قبول تدلیس الثوری وابن عیینة عندهم۔ فلیکن ارسالهما کذلک، وکذاارسالُ غیرهما من الأئمة الذین اتفق أهل العلم علی امامتهم، کالزهری وقتادة وعطاء بن أبی رباح وأمثالهم۔

(4) دلائل المحدثین:

حاکم نے ایک آیت اور تین احادیث کو مرسل کے نا قابل احتجاج ہونے کی دلیل بنایا

دلیل 1: فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین اور استدلال میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ فقرن اللہ تعالیٰ الروایة بالسماع من نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جواب: حاکم کے دعوے اور دلیل میں مطابقت تو دور کی بھی نہیں اور پھر استدلال میں جو الفاظ تحریر کئے ہیں ان سے بھی استدلال تشنہ اور غیر واضح ہی رہتا ہے غالبا منشا یہ ہے کہ چونکہ آیت مذکورہ میں یہ حکم ہے کہ ہر قوم کے کچھ لوگ سفر کر کے دین میں تفقہ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو خبر دیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر سنے روایت نہیں کرنا چاہئے اور چونکہ مرسل میں سماع مذکور نہیں ہوتا اس لئے وہ حجت نہیں تو سوال یہ ہے کہ امام تابعی یا تبع تابعی جب کوئی حدیث روایت کرتا ہے تو اس کے سماع متصل کو معلوم کر کے ہی تو روایت کرتا ہے نہ کہ کسی شیخ سے اور اس کے سلسلہ سند کو معلوم کئے بغیر بلا تحقیق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیتا ہے اگر ایسا ہے تو وہ امام تو گمراہ سراسر وضاع وکذاب ہے حالانکہ مرسل کی تعریف میں خود حاکم نے تصریح کی ہے کہ امام تابعی یا تبع تابعی کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے کو کہتے ہیں نہ کہ کسی غیر ثقہ شخص کے قول کو۔

دلیل 2۔ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها حتی یؤدیها الی من یسمعها

دلیل 3۔ تسمعون ویسمع منکم ویسمع من الذین یسمعون منکم ثم یأتی بعد ذلک قوم سمان یحبون السمن ویشهدون قبل أن یسئلوا

دلیل 4۔۔ حدثوا عنی کما سمعتم

حاکم نے ان حدیثوں سے وجہ استدلال بیان نہیں کی اور ہماری ناقص رائے میں بھی ان روایات سے مرسل کے صحیح نہ ماننے کا تعلق سمجھ میں نہیں آسکا پہلی اور تیسری حدیث میں الفاظ روایت میں احتیاط بلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے دوسری حدیث

خبر ہے نہ کہ حکم ۔ چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ظہور میں آیا اور احادیث کا ذخیرہ مدون ہوکر تیار ہوگیا۔ مرسل صحیح بھی اسی طرح سماع متصل ہی سے تابعی تک اور تابعی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ سماع کے ذکر کرنے کا ان میں سے کسی روایت میں حکم نہیں کہ اگر سماع روایت میں مذکور نہ ہوتو روایت نا قابل قبول ٹھہرے۔ غرض بغیر وجہ استدلال بتائے ہوئے ان احادیث کو روایت کرکے یہ کہہ دینا کہ ان سب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرسل احادیث واہی ہیں صحیح نہیں۔

پھر حاکم نے ابواسحاق طالقانی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ''میں نے ابن مبارک سے پوچھا کہ روایت من صلی علی ابو یہ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں دریافت کیا اس کا راوی کون ہے میں نے کہا شہاب بن خراش، فرمایا ثقہ ہیں۔ میں نے کہا وہ حجاج بن دینار سے روایت کرتے ہیں، کہنے لگے وہ بھی ثقہ، وہ کس سے بیان کرتے ہیں، میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے درمیان تو اتنا بڑا جنگل ہے کہ اس میں اونٹنیوں کی گردنیں قطع ہوکر رہ جائیں''۔

اول تو ابن مبارک کا یہ بیان مرسل سے متعلق نہیں بلکہ منقطع سے ہے اور پھر اس سے یہ کب لازم آیا کہ ان کے نزدیک ہر مرسل حدیث حجت نہ ہو زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوا کہ وہ حجاج کی اس حدیث کو صحیح نہیں سمجھتے ورنہ مراسیل کی صحت ان کا مذہب تھا چنانچہ خود حاکم نے معرفۃ علوم الحدیث میں حسن بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن مبارک سے ایک حدیث بیان کی جس کی سند یہ تھی عن أبی بکر بن عیاش عن عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں نے کہا اس کی عاصم سے آگے سند نہیں۔ فرمانے لگے بھلا عاصم یوں ہی بیان کرسکتے ہیں۔ (اصول حدیث کے بعض اہم مباحث:159)

4. شذوذ وعلت

(1) سند میں واقع شذوذ وعلت کی تحقیق:

شذوذ: شذوذ کا مطلب یہ ہے کہ ثقہ راوی چند ثقات یا اپنے سے اوثق راوی کی مخالفت کرے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ 60)

علت: علت اس سبب خفی کو کہا جاتا ہے جو سند کو مخدوش کر دے جیسے راوی سے وہم، غلطی، نسیان، انقطاع وغیرہ ہونا۔

(تدریب: 3/284-اسعدی189-ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:246)

(2) سند میں واقع شذوذ وعلت کی معرفت کا طریقہ:

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- **شذوذ:**

(1) حدیث کے متعدد طرق جمع کرے: سند میں واقع شذوذ کا علم حدیث کے متعدد طرق کو جمع کرنے کے ذریعہ ہوتا ہے جب پیش نظر سند ان اسانید کے موافق ہو تو اس سند کے شذوذ سے صحیح وسالم ہونے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اگر پیش نظر سند ان اسانید کے مخالف ہو بایں طور کہ کوئی راوی زیادہ ہو یا کم ہو تو پیش نظر سند کی مزید تحقیق کے بعد اس پر شاذ کا حکم لگایا جا سکتا ہے اور دوسری اسانید پر محفوظ کا حکم لگایا جا سکتا ہے

(۲) کتب علل کی مراجعت سے: شذوذ کا علم ان کتابوں کی مراجعت سے بھی ہو سکتا ہے جو علل سے متعلق تالیف کی گئی ہوں جن کا ذکر علت کی تحقیق کے عنوان تحت کیا جائے گا۔ اگر پیش نظر حدیث وسند ان میں موجود ہے اور کسی شذوذ کا ذکر کیا گیا ہے تو باحث وہاں سے شذوذ کو نقل کر سکتا ہے (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:246)

- **علت:**

(1) وجدانی اور ذوق سے: حدیث میں پائی جانے والی علتوں کو پہچاننے کے لیے کوئی ایسا ضابطہ نہیں ہے جس کی مدد سے ہمیشہ ان کی شناخت ہو جائے بلکہ یہ ذوقی اور وجدانی چیز ہے چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محدث کسی حدیث میں کسی علت کے پائے جانے کا دعوی کرتا ہے مگر جب اس سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ اس سے عاجز نظر آتا ہے گویا اس نے اپنے ذوق ووجدان سے حدیث میں کسی علت کے موجود ہونے کا فیصلہ تو کر دیا مگر اس کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہوتی جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر سکے (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:284)

(2) اسانید کے تقابل سے: سند میں واقع علت کی تحقیق اس حدیث کی تمام اسانید کا مقارنہ کرنے سے ہوتی ہے

(3) کتب علل کی مراجعت سے: سند میں واقع علت کی تحقیق کتب علل کی مراجعت سے ہوتی ہے۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہنچانیں:246)

(3) شاذ اور معلول کا حکم: (تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ 61)

وقد يدخل القلب ،والشذوذ،والاضطراب فی قسم الصحيح والحسن۔ذلک أن كلا من القلب والشذوذ والاضطراب من أقسام الحديث المعلل،والمعلل يدخل الصحيح والحسنَ،وذلک هوالذی يسمونه: العلة غيرالقادحة۔(تدريب وحاشيتة: 403/3)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

5. مرتبہ

بحیثیت جرح وتعدیل راوی کا مرتبہ (تفصیل کے لئے دیکھیں:52-63)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ تیسرا کام سند پر حکم لگائیں

سند پر حکم لگانے کا طریقہ:

اصول 1:

(1) اگر سند کے تمام رواۃ دوسرے یا تیسرے یا چوتھے مرتبہ سے تعلق رکھتے ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں ''اسنادہ صحیح'' اس کی سند صحیح ہے۔

(2) اگر سند میں کوئی راوی پانچویں یا چھٹے مرتبہ کا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں ''اسنادہ حسن'' اس کی سند حسن ہے۔

(3) اگر سند میں کوئی راوی ساتویں یا آٹھویں یا نویں مرتبہ کا ہے تو آپ کہیں گے ''اسنادہ ضعیف'' اس کی سند ضعیف ہے۔

(4) اگر سند میں کوئی راوی دسویں مرتبہ کا ہے تو آپ کہیں گے ''اسنادہ ضعیف جدا'' اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

(5) اگر سند میں کوئی راوی گیارہویں مرتبہ کا ہے تو آپ کہیں گے ''اسنادہ متروک'' اس کی سند متروک ہے۔

(6) اگر سند میں کوئی راوی بارہویں مرتبہ کا ہو تو آپ کہیں گے ''اسنادہ موضوع'' اس کی سند موضوع ہے

واضح رہے کہ نتیجہ ہمیشہ ارزل کے تابع ہوتا ہے لہذا اگر کسی سند میں چار ثقہ رجال ہوں اور ایک راوی ضعیف ہو تو حکم ضعیف ہی ہونے کا لگے گا اور ان ثقہ لوگوں کا کوئی اثر نہ ہوگا کیوں کہ اس کوچہ میں ادنی اعلیٰ پر حاکم ہوتا ہے۔

سندوں نے تعلق سے یہ چھ احکام ہوئے ان ہی میں معاملہ دائر وسائر رہتا ہے پھر اگر پانچویں یا چھٹے مرتبہ والے راویوں کو ان ہی جیسے یا ان سے اچھے رواۃ سے متابعت حاصل ہو جائے تو ان کی سند پر صحیح کا حکم لگ جائے گا یہ صحیح لغیرہ ہوگی اور اس میں بھی وہی فرق مراتب ہوگا جو حسن لذاتہ میں تھا۔

ساتویں، آٹھویں اور نویں مرتبہ والوں کو اگر متابعت حاصل ہو جائے تو ان کی سند ضعیف سے اٹھ کر حسب مراتب حسن لغیرہ تک پہنچ جائے گی لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسنادہ حسن۔

دسویں سے لے کر بارہویں مرتبہ تک کے رجال کو تعدد طرق سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا یعنی ان کی سند میں کوئی قوت نہیں آتی۔

رہا متن تو دسویں مرتبہ والوں کی حدیث جب کہ عواضد و متابعات متعدد ہوں تو اس پر حسن لغیرہ کا حکم لگ سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اس طرح کے کئی رجال کی احادیث پر تعدد طرق کی وجہ سے حسن کا حکم لگایا ہے البتہ گیارہویں اور بارہویں مرتبہ کے لوگوں کی حدیث کو تعدد طرق سے بالکل فائدہ نہ پہونچے گا۔ (حدیث اور فہم حدیث) اگر حافظ ابن حجر کی کتاب تقریب پر اعتماد نہیں کیا گیا یا حدیث صحاح ستہ و ملحقات صحاح ستہ کے علاوہ کی کتاب کی تھی جس کی وجہ سے مطول کتابوں کی مراجعت

کی گئی ہو تو رواۃ کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے جس طرح کے اقوال ہوں اس کے مطابق حکم لگا دیا جائے

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:248-منهج دراسة الاسانيد والحكم عليها وليد بن حسن العانی 206)

●صحة السند لاتستلزم صحة المتن، وكذا صحة المتن لاتستلزم صحة السند. ان كنا صححنا المتن بمجموع طرقه لالكل سند على انفراد وهذا التنبه من الأئمة عليهم الرحمة: مظهر من مظاهر نقدهم (الداخلی) للحديث وهو يرد على من يفترى عليهم ويقول: انهم لا يُعنون الابنقد الاسانيد (النقد الخارجی)!! ويروجون على الأئمة انهم يَحطبون بليل: لايدرى احدهم ماذا يحمل على ظهره۔

(تدريب:554/2)

●ان كان اسناده الحديث صحيحا لم يلزم منه صحة المتن وثبوته، لاحتمال كون الحديث شاذا، أو لاحتمال وجود علة قادحة۔ فان الحديث انمايكون صحيحا اذا جمع الى صحة الاسناد السلامة من الشذو ذو العلة۔ الاأن بعضهم ذكر أن أئمة نقد الحديث اذا قال الواحد منهم فی حديث: انه صحيح الاسناد، ولم يقدح فيه فالظاهر منه الحكم على الحديث بأنه صحيح فی نفسه، لأن عدم العلة والقادح هو الأصل والظاهر۔ كذا ذكره ابن الصلاح فی مقدمته۔ ولا يلزم من صحة الحديث ظاهرا أنه مقطوع بصحته فی نفس الأمر، لجواز الخطأ والنسيان على الثقة۔ ولكن اسناد الحديث ليس بشرط لصحة الحديث المرسل، ويحتج به ان كا الذى أرسله ثقة، وهو قول الأئمة الثلاثة: أبی حنيفة ومالک وأحمد، وقيل فی تعليل ذلک: من أسند فقد أحالک، ومن أرسل فقد تكفل لک، أی بالصحة۔ ولا يقبله الامام الشافعی الا ان اعتضد بما يقويه۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، اسناد، فقرة:6)

اصول 2 سند صحیح نہ ہو:

قد يُحكم للحديث بالصحة اذا تلقّاه الناس بالقبول، وان لم يكن له اسناد صحيح. (اعلاء السنن:60/19)

●والحكم بتواتر الحديث حكم بصحته۔ وقال بعض المحديثين: يحكم للحديث بالصحة اذا تلقاه الناس بالقبول، وان لم يكن له اسناد صحيح۔ قال ابن عبد البر لما حكى عن الترمذى ان البخارى صحح حديث البحر: "هو الطهور ماؤه الحل ميتته" واهل الحديث لايصححون مثل اسناده لكن الحديث عندى صحيح لان العلماء تلقوه بالقبول۔ وقال الاستاذ ابو اسحاق الاسفراييني: تعرف صحة الحديث اذا اشتهر عند أئمة الحديث بغير نكير منهم. وقال نحوه ابن فورک. على ان هناک من اشترط غير ذلک للحكم بالصحة، كاشتراط الحكم ان يكون راوى الحديث مشهورا بالطلب (أی طلب الحديث وتتبع رواياته) وعن مالک نحوه، وكاشتراط ابی حنيفة فقه الراوى، وكاشتراط بعض المحدثين العلم بمعانی الحديث، حيث يروى بالمعنى، قال السيوطی: وهو شرط لابد منه،

لكنه داخل فی الضبط، وكاشتراط البخاری ثبوت السماع لكل راو من شيخه، ولم يكتف بامكان اللقاءو المعاصرة.

(الموسوعة الفقهية الكويتية، تصحيح، فقرة:8، وكذافی تدريب الراوی:2/154-488-496، 3/208، تركمانی:130، اسعدی: 121، أثر الحديث النبوی الشريف فی اختلاف الفقهاء:53، ماتمس اليه الحاجة30، فقه حنفی اور حديث مولانا خالد سيف الله صفحه:17-التحفة المرضية قاضی حسين بن محسن الانصاری اليمانی صفحه:14)

اصول3 سند ہی نہ ہو:

مذکورہ قواعد اور حدیث پر حکم لگانے کا طریقہ ان احادیث سے متعلق ہے جو احادیث مع اسنا ہمارے پیش نظر ہو بہت سے مرتبہ باحث کے سامنے ایسی حدیث ہوتی ہے جس کی کوئی سند نہیں ہوتی ہے ایسی حدیث کے بارے میں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ متن حدیث کے موضوع ہونے کی محدثین نے چند علامتیں ذکر کی ہیں جن کا ماقبل میں ذکر کیا گیا اگر ان علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے تو متن حدیث پر وضع کا حکم لگایا جاسکتا ہے لیکن اگر پیش نظر حدیث میں وضع کی کوئی علامت نہ پائی جائے اور اس کی کوئی سند بھی ہمارے پاس موجود نہ ہو تو حدیث کے موضوع ہونے کی جو علامات محدثین نے بیان کی ہے اس میں ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ہمارے سامنے ایسی کوئی حدیث آجائے جس کا وجود متقدمین کی کتابوں میں نہ ہو۔ اس قاعدہ سے دھوکہ کھا کر کسی ایسی حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے جس کا وجود متقدمین کی کتابوں میں نہ ہو اس لئے کہ ابھی بھی متقدمین کی بہت سی کتابیں مخطوطات کی شکل میں کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں اور بہت سی کتابیں حوادث زمانہ کی نذر ہوگئیں جیسے **مسند بقی بن مخلد** (متوفی 376) جسے سب سے بڑا مسند تصور کیا جاتا ہے مکمل مفقود ہے اسی طرح امام طبرانی (متوفی:260) نے **المعجم الکبیر** سے علی حدہ مکثرین فی الحدیث صحابہ کے مسانید تالیف کئے جو ابھی بھی دستیاب نہیں ہے اس طرح اور بہت سی کتابیں مفقود ہیں اس لئے احتمال اس بات کا موجود ہے کہ وہ حدیث جس کا ہمیں موجودہ کتابوں میں سراغ نہیں لگ رہا ہے وہ ان کتابوں میں ہوں جو ابھی تک مخطوطات کی شکل میں ہیں یا ایسی کسی کتاب میں ہو جو حوادث زمانہ کی نذر ہوگئی ہو۔ ایسی صورت میں باحث کے لئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ ایسی احادیث پر موضوع ہونے کا حکم لگانے کے بجائے یا انہیں موضوع سمجھنے کے بجائے "**لم اجده**" لکھے یا کہے جیسے کہ حافظ ابن حجر اور حافظ زیلعی وغیرہ نے یہ طریق اختیار کیا ہے۔

بہت سے لوگ صرف نیٹ پر تلاش کرنے کے بعد نہ ملنے کی صورت میں وضع کا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں یہ ایک بڑے خطرہ کی بات ہے اس لیے کہ جس طرح غیر ثابت شدہ کو ثابت ماننا یہ برا ہے اسی طرح جس میں ثابت ہونے کا امکان ہو اس حدیث کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ توڑ دینا یہ بھی برا ہے۔

انٹرنیٹ پر موجود کتابوں کے بارے میں یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ انٹرنیٹ نے تمام مطبوع کتابوں کو شامل کرلیا ہے چہ جائے کہ مخطوطات کے بارے میں یہ کہا جائے۔ واللہ أعلم بالصواب والیہ المرجع والماب

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں 273، اعلاء السنن: 19/؟؟)

MIRKRZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا مرحلہ: متن دیکھیں

(1) تحقیق کریں (2) حکم لگائیں

❑ پہلا کام تحقیق کرنا

1. باعتبار شذوذ 2. علت

1. باعتبار شذوذ

متن میں واقع شذوذ کا مطلب: شذوذ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ثقہ چند ثقات کی مخالفت کرے یا ثقہ اپنے سے زیادہ اوثق کی مخالفت کرے یہ مخالفت چند اعتبار سے ہوتی ہے (1) متن میں ایسی زیادتی کر دینا جس کی وجہ سے حکم بدل جائے (2) متن میں قلب (الٹ پھیر) کا واقع ہوجانا (تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ 87) (3) متن میں اضطراب یعنی رواۃ الگ الگ نقل کریں (تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ 85) (4) متن میں ادراج کر دینا (تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ 84) (5) تصحیف وتحریف (تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ 86)۔ (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں 258)

متن میں واقع شذوذ کی معرفت کا طریقہ:

(1) حدیث کے متعدد طرق جمع کرے: حدیث کے مختلف طرق واسانید کو جمع کیا جائے

(2) اسانید کے تقابل سے: اس حدیث کی تمام اسانید کا باہم مقارنہ کیا جائے یہاں تک کہ یہ بات واضح ہوجائے کہ راوی دوسرے ثقات یا اوثق کی مخالفت کر رہا ہے یا موافقت کر رہا ہے

(3) کتب علل کی مراجعت سے: اس حدیث کے متن کے بارے میں کتب علل حدیث کی مراجعت کی جائے

(4) اقوال علما کو دیکھنے سے: شروحات میں اقوال علما کو دیکھا جائے۔ (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:258)

2. باعتبار علت

متن میں واقع علت کا مطلب: علت وہ سبب خفی ہے جو متن حدیث میں عیب پیدا کر دے۔

مندرجہ ذیل اسباب کے پائے جانے کی وجہ سے متن معلول ہوجاتا ہے۔ (1) متن حدیث میں کسی ایسی بات

کا ذکر ہو جو قرآن کے مخالف ہو (2) متن حدیث میں کوئی ایسی بات ذکر کی گئی ہو جو شریعت کے مقاصد کے خلاف ہو (3) متن حدیث میں ایسی کسی بات کا ذکر ہو جو تاریخی صحیح واقعہ کے خلاف ہو (4) متن حدیث میں ایسی کوئی بات ہو جو عقل سلیم کے خلاف ہو اور اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو (5) متن حدیث میں کوئی ایسی بات ہو جو حس اور مشاہدہ کے خلاف ہو (6) حدیث میں کوئی ایسی بات ہو کہ اس کے معنی کی رکاکت وقار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہو (7) حدیث مجاز فت پر محمول ہو یعنی اس میں کسی معمولی نیکی پر غیر معمولی اور مبالغہ کے ساتھ ثواب بتلایا گیا ہو یا کوئی ایسی بات بیان کی گئی ہو جو محیر العقول ہو۔ (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:263)

- **فان کثیرا من العلل التی یُعلِّل بھا الحدثون لاتجری علی أصول الفقھاء** (تدریب:141/2)
- **تحصل بذلک انہ یشترط عندنا لصحۃ الحدیث مع عدالۃ الراوی وضبطہ: کون الحدیث بحیث لایخالف قطعی الکتاب ولا السنۃ المشھورۃ، وان لایکون معرضا عنہ ومتروک العمل بہ فی الصدر الاول، ولایکون شاذا فی البلوی العام، بل ظاھرا منتشرا، فاحفظہ فانہ نافع جدا، وقد اغنانا الاصولیون من اصحابنا عن اقامۃ الدلیل علیھا، فانھم فرغوا من ذالک فی کتبھم۔** (اعلاء السنن:19/12)

❑ دوسرا کام متن پر حکم لگانا

اصول 1: سند کی تحقیق کے تمام مراحل (عدالت، ضبط، اتصال، شذوذ وعلت، مرتبہ) سے گذرنے کے بعد باحث اس درجہ پر آجائے گا کہ وہ سند پر کوئی حکم لگا سکے اور وہ سند پر حکم لگاتے وقت یہ تعبیرات اختیار کرے گا **ھذا حدیث صحیح الاسناد یا اسنادہ صحیح یا ھذا حدیث حسن الاسناد یا اسنادہ حسن یا ھذا حدیث ضعیف الاسناد یا اسنادہ ضعیف** ان مراحل کو طے کرنے کے بعد حدیث پر حکم لگاتے ہوئے اس طرح نہ کہے کہ **ھذا حدیث صحیح یا ھذا حدیث حسن یا ھذا حدیث ضعیف** کیوں کہ۔ "حدیث صحیح"۔ یا۔ "حدیث حسن"۔ کہنے کی صورت میں کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی حدیث جس کی سند اس سے زیادہ قوی ہو وہ اس کے معارض پیش آجائے چنانچہ جس حدیث پر صحت کا حکم لگ چکا ہے اب وہ شاذ ہو جائے گی یا ممکن ہے کہ بعد میں کوئی علت ظاہر ہو جائے جو اس کی صحت کے منافی ہو جس پر باحث مطلع نہیں ہو سکا تھا۔ اسی طرح **ھذا حدیث ضعیف** کہنے کی صورت میں ممکن ہے کہ اسے بعد میں کوئی متابع یا شاہد مل جائے جس سے قوت پا کر وہ سند حسن لغیرہ تک پہنچ جائے تو ان سب صورتوں میں باحث کو اپنے سابقہ حکم میں تبدیلی کرنی پڑے گی جس سے اس کا علمی وقار مجروح ہوگا (حدیث اور فہم حدیث) (ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:257)

اصول 2: صحۃ السند لاتستلزم صحۃ المتن، وکذا صحۃ المتن لاتستلزم صحۃ السند۔

(تدریب:554/2)

چوتھا مرحلہ: متابعات اور شواہد دیکھیں

(1) متابعات وشواہد کسے کہتے ہیں

متابعات: کسی راوی کا دوسرے کے ساتھ کسی حدیث کی روایت میں شریک ہونا۔

شواہد: وہ حدیث جس کو اس کے روات لفظ ومعنی دونوں یا صرف معنی میں کسی دوسری حدیث کے موافق ایک سے زائد صحابہ سے نقل کریں (اسعدی:207)

(2) اقسام

1. **متابعات تامہ:** آغاز سند سے اخیر تک موافقت یعنی دوسرے راوی کے شیخ سے لے کر اخیر تک۔
2. **متابعات قاصرہ:** درمیان سند سے اخیر سند تک موافقت یعنی دوسرے راوی کے شیخ الشیخ یا اور اوپر چل کر موافقت۔

(اسعدی:207)

(3) متابعت وشواہد کا حکم

اصول 1: ضعف (حدیثِ ضعف) کے مختلف درجات ہیں

- **ومن المفید التنبیه الی انه اذا کان الضعف والجرح للعدالة، کان الضعف شدیدا، واذا کان الضعف للضبط کان الضعف متفاوتا حسب کثرته ونوعیته: کمّا وفحشا۔** (حاشیة تدریب:3/75)
- **هذا الاطلاق فی تقویة الضعیف بتعدد طرقه دون تقییدلنوع ضعفه قدیوهم ان مجرد تعدد طرقه یُعَدّ جابرا یرتقی به الحدیث من ضعیف الی حسن کمایخطئی به کثیر من العلماء المتأخرین۔**

(اعلاء السنن:19/78)

- لہٰذا دیکھا جائیگا کہ وجہ ضعف کیا ہے۔

حدیث ضعیف ہوگی

(1) کذب راوی کی وجہ سے	(2) فسق راوی کی وجہ سے	(3) راوی کے متأخر عن درجة الحفظ (حفظ ضبط کامل نہ ہو) کی وجہ سے	(4) ضعف حفظ / ارسال، تدلیس کی وجہ سے	(5) راوی مختلف فیہ ہو

(1)ان المتهم بالكذب لايجبر من باب أولى، فكيف بمن وصف به؟!۔(تدريب:75/3)

(2)واما الضعيف لفسق الراوى أو كذبه فلايؤثر فيه موافقة غيره له اذا كان الآخر مثله، لقوة الضعف وتقاعدهذا الجابر۔نعم يرتقى بمجموع طرقه عن كونه منكرا أو لاأصل له، صرح به شيخ الاسلام، قال: بل ربما كثرت الطرق حتى أوصلته الى درجة المستور والسيء الحفظ، بحيث اذاوُجد له طريق آخر فيه ضعف قريب محتمل: ارتقى بمجموى ذلك الى درجة الحسن(تدريب:75/3)

●ومعنى هذا: ان الضعيف الشديد الضعف قد يرتقى الى رتبة الضعيف المتوسط الضعف بكثرة طرقه، وهذه الكثرة ترتقى الى الحسن لغيره اذا اعتضدت باسناد مثلهامتوسط الضعف، وقال الحافظ كلاما قريبامن هذا فى آخر "الامتاع بالاربعين المتباينة السماع" الا كلمة "أو جهالة" فينظر مايأتى۔وهل يرتقى هذا الحديث الحسن لغيره الى رتبة الصحيح لغيره اذا كثرت الطرق الضعيفة -ولو ضعفا شديدا-أو لا؟الجواب: نعم، يصل هذاالحديث الذى ارتقت طرقه الشديد الضعف أو لا الى الحسن لغيره، ثم وقف الباحث على طرق أخرى كثيرة له، يصل الى رتبة الصحيح لغيره۔

ومادام الحديث -فى المرحلة الاولى-قد بلغ رتبة الحسن، فأى غرابة أو نكارة فى ارتقائه الى مرتبة الصحة؟!وكونه (لغيره) لايؤثر ولايُشكل، وكون هذه النتيجة، وهذا الجواب: غير مشهور فى كتب علوم الحديث، لايؤثر على صحته وقبوله، ومع ذلك ينظر كلام التقى السبكى، وابن كثير، والشعرانى، فى "قواعدفى علوم الحديث" مع التعليق عليه، فعندهم النص الصريح على هذاالجواب، وانظر التعليقة الآتية على حديث "طلب العلم فريضة" نوع الحديث المشهور:

نعم ليس الأمر كماقاله الشيخ أحمد الصديق الغمارى رحمه الله فى مقدمة جزئة "هدية الصُغَراء" ص 5 وكتابه الآخر "المثنونى والبتار" ص 175 ان هذا الحكم والجواب مقرر فى كتب علوم الحديث، فانى منذ قرأت كلمته هذه فى شهر ربيع الأول عام 1379 حتى الآن وأناأتابع هذه المسألة، فلم أجد لهابحثا فى كتب علوم الحديث كم أجد الا كلمة التقى السبكى، فكتبت بهاالى شيخناتغمده الله برحمته فأثبتَهافى تعليقه على "قواعدفى علوم الحديث" ثم رأى كلمة ابن كثير فذكرها۔والله أعلم۔(حاشيةتدريب:76/3)

(3)اذا كان راوى الحديث متأخرا عن درجة الحافظ الضابط مع كونه مشهورا بالصدق والستر وقد علم ان من هذا حاله فحديثه حسن فروى حديثه من غير وجه ولو وجها واحدا كمايشير اليه تعليل ابن صلاح قوى بالمتابعه وزال ماكنانخشاه عليه من جهة سوء الحفظ وانجبر بهاذالك النقص اليسير وارتفع حديثه من درجة الحسن الى درجة الصحيح(تدريب:67/3)

(4)اذا روى الحديث من وجوه ضعيفة، لايلزم ان يحصل من مجموعها انه حسن بل ماكان ضعفه

لضعف حفظ راویه الصدوق الامین زال بمجیئه من وجه آخر وعرفنابذلک انه مماقد حفظه ولم یختل فیه ضبطه وصار الحدیث حسنا (تدریب:72/3)

●وکذا اذاکان ضعفهالارسال او تدلیس اوجهالة حال زال بمجیئه من وجه آخروکان دون الحسن لذاته (تدریب74/3)

●الحدیث الضعیف الموصوف رواته بسوء الحفظ ونحوه اذاتعددت طرقه ولو واحدة ارتقی لدرجة الحسن وذکرضابط عن الحافظ ابن حجر فی الجابر لهذاالضعف۔نصوص عن السیوطی وابن الحجر والعراقی وابن الهمام والشعرانی ان تعدد الطرق یرفع الضعیف الی الحسن لغیره۔

قول السبکی وابن الصلاح : الضعیف سبب الحفظ فی رواته قدیرتقی بالطرق الی الحسن أو الصحیح (اعلاءالسنن:78/19۔حاشیة:82)

●اذاتوبع أصحاب المراتب "السابعة والثامنة والتاسعة" یرتفع عندک الحدیث الی مرتبة "الحسن" وتعرف ذلک من مسوداتک فی "التخریج" (منهج دراسة الاسانید والحکم علیها:206)

(5)هذا تنبیه من الامام ابن الصلاح الی ضابط فیمن یُحسَّن حدیثه وهوان مَن اختُلِف فیه فحدیثه حسن لکن ینبغی ان یصرح معه بقید فیقال:مَن اختُلِف فیه اختلافامتقاربامتکافئا،فلیس کل من اختلف فیه یقال عن حدیثه:حسن۔(تدریب:67/3)

پانچواں مرحلہ: مجموعی اعتبار سے حکم لگائیں

پہلی بات: بعض حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کسی کو حدیث پر حکم لگانے کا حق ہی نہیں۔

●**تصحيح المتأخرين من علماء الحديث: يرى الشيخ ابن الصلاح انه قد انقطع التصحيح فى هذه الاعصار، فليس لاحد ان يصحح ،بل يقتصر فى الحكم بصحة الحديث على مااعتمده السابقون، كما يرى عدم اعتبار الحديث صحيحا بمجرد صحة اسناده مالم يوجد فى مصنافات أئمة الحديث المعتمدة المشهورة، فاغلب الظن انه لو صح عندهم لمااهملوه لشدة فحصهم واجتهادهم۔**

وقد خالف الامام النووى ابن الصلاح فى ذلک فقال: والاظهر عندى جوازه لمن تمكن وقويت معرفته۔قال الحاظ العراقى : وهو الذى عليه عمل اهل الحديث۔وقدصحح جماعة من العلماء المتأخرين احاديث لم يعرف تصحيحهماعن الاقدمين۔(الموسوعة الفقهية الكويتية، تصحيح، فقرة:10)

دوسری بات: بہرحال مذکورہ 5 مراحل سے گزرنے کے بعد اب آپ حدیث پر صحت، حسن، وضع وغیرہ کا حکم لگا سکتے ہیں۔

(ہم حدیث کا درجہ کیسے پہچانیں:227)

تیسری بات: کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنے کا مطلب کیا ہے؟

●**اذا قيل: هذا حديث صحيح فهذامعناه أى: مااتصل سنده مع الاوصاف المذكورة فقبلناه عملا بظاهر الاسناد لاانه مقطوع به فى نفس الأمر لجواز الخطأ والنسيان على الثقة خلافالمن قال: ان خبر الواحد يُوجبُ القطع حكاه ابن الصباغ عن قوم من اهل الحديث وعزاه الباجى لأحمد،وابن خُوَيْزِمِنْداد لمالک،وان نازعه فيه المازرى بعدم وجود نص له فيه ، وحكاه ابن عبدالبر عن حسين الكرابيسى،وابن حزم عن داود۔وحكى السهيلى عن بعض الشافعية ذلک بشرط ان يكون فى اسناده امام مثل مالک واحمد وسفيان، والافلايوجبه۔**(تدریب:193/3)

کتب اسماء الرجال
فقط صحابہ کے حالات پر
تابعین ودیگر رواۃ کے حالات پر
(1) الاستیعاب (2) اسد الغابہ (3) الاصابہ فی تمییز الصحابۃ
(4) الریاض المستطابۃ فی جملہ من روی فی الصحیحین من الصحابۃ
(5) در السحابۃ فی جملۃ من دخل مصر من الصحابۃ
(6) الجامع لما فی المصنفات الجوامع من اسماء الصحابۃ الاعلام
عمومی رواۃ (قطع نظر ثقہ وغیر ثقہ)
خصوصی رواۃ (ثقہ غیر ثقہ صعیف متکلم فیہ) کے عتبار سے
مخصوص جگہ کے رواۃ کے اعتبار سے
مخصوص زمانہ کے اعتبار سے
الدرر الکامنۃ
مخصوص کتب کے روۃ کے اعتبار سے
اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو
1) التاریخ الکبیر (للبخاری)
2) الجرح والتعدیل (لابن ابی حاتم)
(1) تاریخ بغداد (2) تاریخ دمشق
(3) تاریخ علماء اندلس
صرف ثقہ روایوں کے اعتبار سے
ثقہ اور ضعفاء کے اعتبار سے
متکلم فیہ اور ضعفاء کے اعتبار سے
حفاظ کے اعتبار سے
1) الثقات (للعجلی)
2) کتاب الثقات (لابن حبان)
3) مشاهیر علماء امصار (لابن حبان)
4) تاریخ اسماء الثقات (لابن شاهین)
5) الثقات ممن لم یقع فی الکتب الستۃ (لابن قطلوبغا)
1) طقات ابن سعد
2) التارخ الکبیر للبخاری
3) التاریخ الاوسط للبخاری
4) التاریخ لابی زرعۃ الدمشقی
5) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم
6) التکمیل فی الجرح والتعدیل ومعرفۃ الثقات والضعفاء والمجاهیل (لابن کثیر)
1) الکامل لابن عدی
2) الضعفاء للعقیلی
3) کتاب المجروحین لابن حبان وتعلیقات الدارقطنی علیہ
4) میزان الاعتدال (اس کی تفصیل اگلے صفحہ میں ملاحظہ ہو)
5) الضعفا الصغیر للبخاری
6) کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی
7) الشجرۃ فی احوال الرجال للجوزجانی
8) الضعفاء لابی زرعۃ الرازی
9) تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لابن شاهین
10) کتاب الضعفاء والمتروکین للدارقطنی
11) المدخل الی الصحیح للحاکم
12) الضعفاء لابی نعیم
13) المغنی فی الضعفاء للذهبی
(1) تذکرۃ الحفاظ

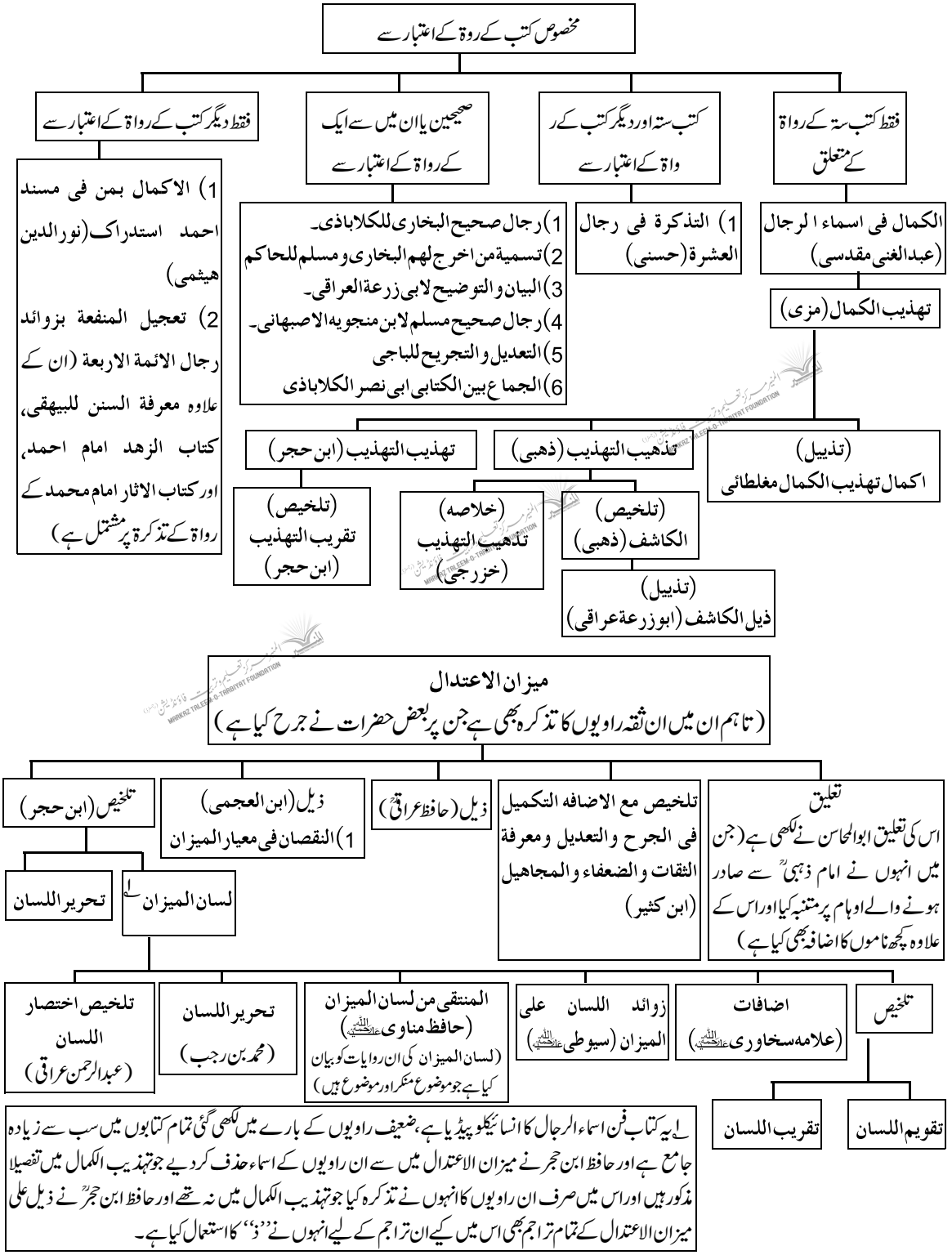

[1] یہ کتاب فن اسماء الرجال کا انسائیکلوپیڈیا ہے، ضعیف راویوں کے بارے میں لکھی گئی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ جامع ہے اور حافظ ابن حجر نے میزان الاعتدال میں سے ان راویوں کے اسماء حذف کر دیے جو تہذیب الکمال میں تفصیلاً مذکور ہیں اور اس میں صرف ان راویوں کا انہوں نے تذکرہ کیا جو تہذیب الکمال میں نہ تھے اور حافظ ابن حجرؒ نے ذیل علی میزان الاعتدال کے تمام تراجم بھی اس میں کیے ان تراجم کے لیے انہوں نے ''ذ'' کا استعمال کیا ہے۔

معجم الفاظ التعديل

حرف الألف

الفاظ التعديل	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. اثبت الناس	(1) زادها ابن الحجر (شرح النخبة) (2) تبع لغيره						يحتج بحديثه (حاشية تدريب 184/4)
2. ارجو انه لا باس به				العراقي		السخاوي	يكتب حديثه وينظر فيه
3. اصدق البشر واوثق الخلق	زاده السخاوي وهو بمثابة: أوثق الناس بصيغة أفعل، وبتكرير ألصفة لفظا أومعنى، كثقة ثقةٍ وثقةٍ حافظٍ۔ وألحق به الحافظ ابن حجر لفظ: اليه المنتهىٰ في التثبت۔						يحتج بحديثه
4. اضبط الناس	زادها بن حجر (شرح النخبة)						يحج بحديثه

الفاظ التعدیل	المرتبة الاولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
5. الی الصدق ماهو(1)			العراقی				یکتب حدیثه وینظر فیه
6. الیه المنتهی فی الثبت او التثبت	زادها ابن حجر (شرح النخبة)						یحتج بحدیثه
7. الامام				السخاوی			یحتج بحدیثه
8. اوثق الناس	زادها ابن حجر						یحتج بحدیثه

حرف الثّاء

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. ثُبت(2)	ابن أبی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی			یحتج بحدیثه
2. ثبة ثبة	الذهبی والعراقی		السخاوی				یحتج بحدیث

الفاظ التعدیل	المرتبة الاولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
3. ثبت حافظ	الذهبی والعراق		السخاوی				يحتج بحديثه
4. ثبت حجة	الذهبی والعراقی		السخاوی				يحتج بحديثه
5. ثقة	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی			يحتج بحديثه
6. ثقةثبة	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
7. ثقةثقة	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديث
8. ثقة جبل	أعلى مراتب التعديل						يحتج بحديثه
9. ثقة حافظ	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
10. ثقة حجة	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
11. ثقة رضا	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه

الفاظ التعدیل	المرتبة الاولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
12. ثقة زاهد جبل	أعلى مراتب التعديل						يحتج بحديثه
13. ثقة ضابط	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
14. ثقة عدل	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
15. ثقة مامون	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه
16. ثقة مامون جبل	أعلى مراتب الفاظ التعديل						يحتج بحديثه
17. ثقة متقن	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی				يحتج بحديثه

حرف الجیم

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانیة	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. جیدٌ(3)				العراقی (تدریب الراوی)			یکتب وینظرفیه
2. جیدُ الحدیث				العراقی و الذهبی و ابن أبی حاتم	ابن الصلاح	السخاوی	یکتب وینظر فیه

حرف الحاء

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانیة	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. حافظٌ(4)	ابن أبی حاتم و ابن الصلاح والذهبی والعراقی			السخاوی			یحتج بحدیثه
2. حُجَّةٌ(5)	ابن أبی حاتم و ابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی			یحتج بحدیثه
3. حَسَنُ الحدیث				العراقی		السخاوی	یکتب وینظرفیه

حرف الخاء

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانیة	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. خِیارٌ(6)			العراقی	ابن حجر	السخاوی		لایحتجّ بحدیثه بل یکتب ویعتبربه
2. خِیارُ الخلق			العراقی	ابن حجر	السخاوی		لایحتج بحدیثه بل یکتب ویعتبربه

حرف الراء

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.رِضًا	ابن أبی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر	السخاوی			يحتج بحديثه
2.رَوَوْا عنه(7)				العراقی		السخاوی	يكتب وينظرفيه
3.رَوَى النَّاسُ عنهُ				العراقی (حاشية تدريب 182/4 خامسةميں)		السخاوی	يَصْلُح حديثهٗ للاعتبار فقط

حرف الشين

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.شَيْخٌ(8)			ابن أبی حاتم	ابن الصلاح والذهبی والعراقی	ابن حجر ترکمانی 484-5	السخاوی	يكتب وينظرفيه
2.شَيْخٌ وَسَطٌ						السخاوی	يكتب وينظرفيه

حرف الصّاد

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. صالحُ الحدیث				ابن أبی حاتم والذهبی والعراقی	ابن الصلاح	ابن حجر السخاوی	یکتب وینظرفیه
2. صَدُوْقٌ(9)		ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر			یکتب وینظرفیه
3. صَدُوْقٌ ان شاء الله				الذهبی والعراقی		ابن حجر والسخاوی	یکتب وینظرفیه
4. صَدُوْقٌ تغیّر بأخرةٍ					ابن حجر		یکتب وینظرفیه
5. صَدُوْقٌ ثقةٌ		ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر			یکتب وینظرفیه
6. صَدُوْقٌ سیئُ الحفظِ					ابن حجر		یکتب وینظرفیه

الفاظ التعدیل	المرتبة الاولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
7. صدوق کثیر الاوهام					ابن حجر		یکتب وینظرفیه
8. صدوق لکنه مبتدع					الذهبی وابن حجر		یکتب ینظرفیه
9. صدوق له اوهام(10)					ابن حجر		یکتب وینظرفیه
10. صدوق مبتدع(11)					الذهبی وابن حجر		یکتب وینظرفیه
11. صدوق یخطی(12)					ابن حجر		یکتب وینظرفیه
12. صدوق یهم(13)					ابن حجر		یکتب وینظرفیه

13. صویلح				الذهبی والعراقی (حاشیةتدریب4/182 خامسةمیں)		ابن حجر والسخاوی	یکتب وینظرفیه
14. صالح(14)							

حرف الضّاد

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. ضَابِط				السخاوی			یصلُح للاحتجاج به

حرف العیَین

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. عَدْل حافظ	امام ابن الصلاح	العراق وابن حجر	السخاوی				یحتج بحدیثه
2. عَدْل ضَابِط	ابن الصلاح	العراقی وابن حجر	السخاوی				یحتج بحدیثه

حرف الفاء

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. فَطِن						السخاوی	یکتب وینظرفیه

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
2. فَطِن وصَحیح کَیِّس						السخاوی	یکتب وینظرفیه

حرف القاف

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. قریب الإسنَاد						الأخیرعند الجمیع	یکتب وینظرفیه
2. قوی(15)							

حرف الکاف

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. کانه مُصحَف				السخاوی			یحتج بحدیثه
2. کَیِّس				السخاوی			یکتب وینظرفیه

حرف الام

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. لا احد أثبت منه	السيوطی						يحتج بحديثه
2. لا أعرف له نظيرا في الدنيا	السخاوی						يحتج بحديثه
3. لا يحتج به(16)							ص:142؟؟
4. لا بأس به(17)		ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر ترکمانی484-5 ااعلاء السنن:245/19	السخاوی		يكتب وينظر فيه
5. لا يسأل عن مثله		السخاوی					يحتج بحديثه
6. لا يسأل عنه		السخاوی					يحتج بحديثه

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
7. لیس ببعید من الصواب						السخاوی	یکتب وینظر فیه
8. لیس به باس(18)		ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	ابن حجر ترکمانی 484-5 اعلاء السنن: 19/245	السخاوی		یحتج بحدیثه
9. لَیْسَ الْحَدِیثِ						ابن حجر	؟؟؟ ص: 159

حرف المیم

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
1. ما اعلم به باساً(19)			ابن الصلاح	العراقی		السخاوی	یکتب وینظر فیه
2. ما اقرب حدیثه						السخاوی	یکتب وینظر فیه
3. ما علمت فیه جرحاً					ذهبی وعراقی (حاشیة تدریب 4/182)	السخاوی	یکتب وینظر فیه

الفاظ التعدیل	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبةالرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
4. مامون(20)			العراقی		السخاوی		يكتب وينظرفيه
5. مُتقن(21)	ابن الصلاح	العراقی		السخاوی			يحتج بحديثه
6. متقن ثبت	ابن ابی حاتم			السخاوی			يحتج بحديثه
7. متماسک				ظفر أحمد العثمانی			يكتب حديث وينظرفيه
8. محله الصدق(22)		ابن ابی حاتم وابن الصلاح		الذهبی والعراقی		السخاوی	يكتب وينظرفيه
9. مُصحف				السخاوی			يصلح للاحتجاج به
10. مُقارب الحديث(23)				العراقی		السخاوی	يكتب وينظرفيه
11. مُقارب				العراقی		السخاوی	يكتب وينظرفيه

الفاظ التعديل	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
12. مقبول(24)						ابن حجر	؟؟ص:170

حرف الواو

الفاظ التعديل	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. وَسَط(25)			العراقی	الذهبی والعراقی		السخاوی	یکتب وینظرفیه

حرف الياء

الفاظ التعديل	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. یروی حدیثه				العراقی		السخاوی	یکتب وینظرفیه
2. یروی عنه				العراقی		السخاوی	یکتب وینظرفیه
3. یعتبر بحدیثه						السخاوی	یکتب وینظرفیه
4. یعتبر به						السخاوی	یکتب وینظرفیه
5. یکتب حدیثه					ذهبی وعراقی (حاشیة تدریب 182/4)	السخاوی	یکتب وینظرفیه

معجم الفاظ الجرح

حرف الألف

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. اختلط(26)							
2. اختلف فيه	ابن ابی حاتم وابن الصلاح				الذهبی والعراقی	السخاوی والسيوطی	يدل هٰذا اللفظ علی ضعف الراوی، أوعلی التوقف، أوعلی جواز أن يحتج به
3. ارمِ به(27)				العراقی			لايصلح حديثه للاحتجاج به، ولا للاعتبار
4. اكذب الناس	من أعلی مراتب الجرح والطعن						لايصلح حديثه للاحتجاج به، ولا للاعتبار
5. اليه المنتهی فی الوضع او الكذب	ابن حجر						لايحتج بحديثه ولا يشهد ولا يعتبر به

حرف الباء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. البلافيه من فلان	أعلى مراتب ألفاظ الجرح						لايحتج بحديثه
2. البلية فيه من فلان	أعلى مراتب ألفاظ الجرح						لايحتج بحديثه

حرف التّاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. تالف				السيوطی			لايحتج بحديثه
2. تَرَكُوْه(28)							لايحتج بحديثه
3. تعرف وتنكر، او يعرف وينكر(29)					الذهبی والعراقی	السخاوی	يصلح للاعتبار فقط (حاشية تدريب 191/4)

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
4. تغيّر بآخرة 5. تغيّر بآخرة(30)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح				العراقی والذهبی	السخاوی	لايحتج بحديثه، يكتب حديثهم للاعتبار دون أختبار ضبطهم لوضوح أمرهم
6. تكلّموا فيه(31)					الذهبی والعراقی	السخاوی	يعتبر بحديثه

حرف الجيم

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. جبل فی الكذب	أعلى مراتب ألفاظ الجرح ابن حجر والسخاوی						لايحتج بحديثه
2. جيّد المعرفة	أعلى مراتب ألفاظ الجرح						يحتج بحديثه

حرف الحاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. حدیثهٗ مُنکر (32)				العراقی	السخاوی		یکتب حدیثه وینظرفیه

حرف الدّال

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. دجّال (33)	الذهبی والعراقی	السخاوی					لایحتج بحدیثه ولایشهدولایعتبر

حرف الذّال

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. ذاهب (34)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	العراقی		الذهبی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
2. ذاهبُ الحَدیثِ (35)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	العراقی	الذهبی والسخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف الرّاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.رُدَّحديثُهٗ(36)			العراقی	السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
2.رُدُّواحديثُهٗ(37)			العراقی	السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
3.رُكِنَ الكذبِ	السخاوی						لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
4.رُكِنَ من اركان الكذبِ	السخاوی						لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
5.رُمِیَ بالكذب	ابن ابی حاتم وابن الصلاح والذهبی والعراقی	السخاوی					لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
6.روی مناكيرَ اوبروی احاديثَ منكرةً				العراقی	السخاوی		يصلح حديثه للاعتبار فقط

حرف السّین

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. سارقُ الحديثِ							لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
2. ساقط(38)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
3. ساقطُ الحديث	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
4. سَكَتُوا عنهُ(39)			الذهبی	العراقی	السيوطی	السخاوی	يكتب حديثه للاعتبار وينظر فيه
5. سَيِّئُ الحفظِ(40)					العراقی		يكتب حديثه للاعتبار وينظر فيه

حرف الضّاد

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. ضُعِّف، او يُضَعَّفُ (41)						المرتبة الأخير عند الجميع	يكتب حديثه للاعتبار، وينظر فيه
2. ضعيف (42)			ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	السخاوی		يكتب حديثه للاعتبار، وينظر فيه
3. ضعيفُ الحديث (43)			ابن ابی حاتم وابن الصلاح	الذهبی والعراقی	السخاوی		يكتب حديثه للاعتبار، وينظر فيه
4. ضعيف جدًّا (44)			العراقی	الذهبی والسخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
5. ضعفوه (45)							

حرف الطاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.طَرَحوا حديثه (46) 2.طَرَحوا (الراوی)			العراقی	السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
3.طَعَنوا فيه (47)					العراقی	السخاوی	لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف العَين

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.علی يَدَی عدل (48)				السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف الغَين

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.غَيرُ ثقة (49)		العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
2.غَيرُ ثقة ولامامون		العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
3. غَيرُ معتَمَد						المرتبة الأخير عند الجميع	يكتب حديثه ويعتبر به ؟؟؟
4. غَيرُ واثِقٍ منهُ						السخاوی	يكتب حديثه ويعتبر به
5. غَيرُ واحِدٍ						السخاوی	يكتب حديثه ويعتبر به
6. غَيرُ واحِفظُ منهُ						السخاوی	يكتب حديثه ويعتبر به
7. غَيرُ وارضیٰ منه 8. غَيرُ واقوىٰ منه						السخاوی	يكتب حديثه ويعتبر به
9. غَيرُ وامتن منه 10. غَيرُ واوثق منه						السخاوی	يكتب حديثه ويعتبر به

حرف الفاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.فی حدیثهٖ ضَعفٌ(50)					الذهبی	السخاوی	یکتب حدیثه وینظرفیه
2.فیه ادنیٰ مقَالٍ						السخاوی	یکتب حدیثه وینظرفیه
3.فیه جَهالَةٌ					الذهبی والعراقی	السخاوی	یکتب حدیثه وینظرفیه
4.فیه خُلفٌ(الراوی)(51)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح				الذهبی والعراقی	السخاوی	یکتب حدیثه وینظرفیه
5.فیه شَیءٌ					الذهبی والعراقی	السخاوی	یکتب حدیثه وینظرفیه
6.فیه ضَعفٌ					السخاوی		یکتب حدیثه وینظرفیه
7.فیه نظرٌ(52)							یکتب حدیثه وینظرفیه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
8. فيه لَيِّن (53)					الذهبی و العراقی	السخاوی	يكتب حديثه وينظر فيه
9. فيه مَقَال (54)					الذهبی و العراقی	السخاوی	يكتب حديثه وينظر فيه

حرف الكاف

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. كاذب	أعلیٰ مراتب الجرح عند الجميع						لا يصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
2. كذّاب (55)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح والذهبی والعراقی	السخاوی					لا يصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار

حرف اللام

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1. لا أدری ما هُوَ						المرتبة الأخير عند الجميع	يكتب حديثه للاعتبار وينظر فيه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
2.لاتحل الروایۃ عنہ 3.لاتحل کتابۃ الحدیث				السخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
4.لایحتج به(56)							
5.لاشیٔ(57)			العراقی	الذهبی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
6.لایساوی شیئا(58)			العراقی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
7.لایساوی فلساً				السخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
8.لایستشهد بحدیثه 9. لایستشهد به				العراقی وابن الصلاح			یکتب حدیثه وینظرفیه
10.لایشتغل به 11. لایشتغل به			العراقی	الذهبی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

الفاظ الجرح	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
12.لايعتبر به(59) 13. لايعتبر بحديثه		العراقی	السخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
14.لايوثق به						المرتبةالأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
15.لايكتب حديثه				السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
16.للضعف ماهو(60)						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
17.لايعرف له حال							
18.لهاوابد							لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
19.لهبلايا							لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
20.لَهٗغَرَائِب					السخاوی		یکتب وینظرفیه
21.لَهٗمَاینکَرٗ					السخاوی		یکتب وینظرفیه
22.لَهٗمَنَاکِیرٗ					السخاوی		یکتب وینظرفیه
23.لَیسَ بِالثِّقَة(61)		العراقی والسیوطی	الذهبی والسخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
24.لَیسَ بِالحَافِظِ						المرتبة الأخیرة عندالجمیع	یکتب وینظرفیه
25.لَیسَ بِالحجة(62)						المرتبة الأخیرة عندالجمیع	یکتب وینظرفیه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
26.لَیسَ بالقویِّ(63)						المرتبة الأخيرة عندالجميع	يكتب وينظرفيه
27.لَیسَ بالمتینِ(64)						المرتبة الأخيرة عندالجميع	يكتب وينظرفيه
28.لَیسَ بالمرضیِّ(65)						المرتبة الأخيرة عندالجميع	يكتب وينظرفيه
29.لَیسَ بثقةٍ(66)		العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
30.لَیسَ بثقةٍ ولامامونٍ		العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
31.بحجّةٍ						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظرفيه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
32.لیس بذالکَ(67)						المرتبةالأخير عندالجميع	يكتتب وينظرفيه
33.لیس بذالکَ القوی(68)						المرتبةالأخير عندالجميع	يكتتب وينظرفيه
34.لیس بذالکَ المَتين						المرتبةالأخير عندالجميع	يكتتب وينظرفيه
35.لیس بشیءٍ(69)			العراقی	الذهبی والسخاوی			لايصلح للاحتجاج به ولاللاعتبار
36.لیس بعُمدَةٍ(70)						المرتبةالأخير عندالجميع	يكتب وينظرفيه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
37.ليس بقويٍ						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
38.ليس بمامونٍ(71)						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
39.ليس بمرضيٍ						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
40.ليس بمرضيٍ للضعف						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه
41.يس مثل فلان(72)							
42.ليس من اهل القباب						السخاوى	يكتب وينظر فيه
43.ليس من أهل الحفظ						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظر فيه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
44.ليس من جمازات المحامل						السخاوى	يكتب وينظرفيه
45.ليس من جمال المحامل						السخاوى	يكتب وينظرفيه
46.ليس يحمدونه						المرتبة الأخير عندالجميع	يكتب وينظرفيه
47.لين(73)					العراقي والذهبى	السخاوى	يكتب وينظرفيه

حرف الميم

الفاظ الجرح	المرتبة الأولىٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.المُبتَدِع(74)					وهو من المراتبة الخامسة من مراتب الجرح		اذكانت بدعتهٗ مفسِّقة يكتب وحديثه للاعتبار وينظرفيه، اذاكانت مكفِّرة فروايته مردودةٌ البتة

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
2.متروک(75)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح	العراقی	الذهبی والسخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به، ولاللاعتبار
3.متفق علی ترکه		الذهبی	السخوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به، ولاللاعتبار
4.متهم بالکذب(76)		الذهبی والعراقی	السخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به، ولاللاعتبار
5.متهم بالوضع(77)		الذهبی والعراقی	السخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
6.مجمع علیٰ ترکه		الذهبی	السخاوی				لایصلح حدیثه للاحتجاج به، ولاللاعتبار
7.مجهول(78)							

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
8.مختلفٌ فیه	ابن ابی حاتم وابن الصلاح ؟؟؟				الذهبی والعراقی	السخاوی	یکتب وینظر فیه
9.مردُود الحدیث			العراقی	السخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به، ولا للاعتبار
10.مشاهُ فُلانٌ						قریب من المرتبة الأخیرة ،المنذری، والذهبی، وابن حجر	یکتب وینظر فیه
11.مُضطرِبٌ				العراقی	السخاوی		یکتب وینظر فیه
12.مُضطرِبٌ (79) 13.مُضطرِبُ الحدیث				العراقی	السخاوی		یکتب وینظر فیه
14.مُطَّرِحٌ (80)			العراقی	السخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولا للاعتبار

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
15.مُطَّرِحُ الحَدِيثِ (81)			العراقی	السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
16.مَطْرُوحُ الحَدِيثِ			العراقی	السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
17.مُطَّرَحٌ (82)					العراقی	السخاوی	لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
18.مَعدِنُ الكَذِبِ	السخاوی						لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
19.مَنبَعُ الكَذِبِ	السخاوی						لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
20.منكرُ الحَدِيثِ 21.منكر (83)		السيوطی	الذهبی	العراقی	السخاوی		يكتب وينظر فيه

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
22.مُوْدٍاو (مُؤَدٍّ)							لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف النّون

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.نَزَكُوْهُ						السادسةِ	يكتب وينظر فيه

حرف الهاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.هَالِك(84)		العراقی	الذهبی والسخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
2.هُوعلیٰ يَدَی عدل				السخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف الواو

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.وَاضِعُ وَاهٌ				العراقی والذهبی والسخاوی			لايصلح حديثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حکمه
2.وَاهٍ(85)				الذهبی والعراقی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
3.وَاهٍ ضَعَّفُوْهُ(86)				الذهبی والعراقی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
4.وَاهٍ بِمَرَّةٍ(87)			العراقی	الذهبی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
5.واهی الحدیث			العراقی	الذهبی والسخاوی			لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
6.وَضَّاعٌ(88)	الذهبی والعراقی	السخاوی					لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار
7.وَضَعَ حَدِيثًا(89)	الذهبی والعراقی	السخاوی					لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولاللاعتبار

حرف الیاء

الفاظ الجرح	المرتبة الأولیٰ	المرتبة الثانية	المرتبة الثالثة	المرتبة الرابعة	المرتبة الخامسة	المرتبة السادسة	حكمه
1.يَتَكَلَّمُونَ فِيهِ					الذهبی والعراقی	السخاوی	يكتب وينظر فيه
2.يَسرِقُ الحديثَ			السخاوی				لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
3.يَضَعُ		السخاوی					لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
4.يَضَعُ الحَدِيثَ		السخاوی					لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
5.يَعرِفُ ويَنكِرُ					الذهبی والعراى	السخاوی	يكتب وينظر فيه
6.يَكذِبُ	ابن ابی حاتم وابن الصلاح والذهبی والعراقی	السخاوی					لايصلح حديثه للاحتجاج به ولا للاعتبار

7.ینکر مرۃ ویعرف أخری(90)	ابن ابی حاتم وابن الصلاح والذهبی والعراقی	السخاوی					لایصلح حدیثه للاحتجاج به ولا للاعتبار
8.یضع(91)							
9.یروی المناکیر(92)							

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات: معجم الفاظ التعدیل والجرح

تعدیل

(1)تدریب الراوی:202/4

(2)تدریب الراوی183/4

(3)تدریب الراوی77/4

(4)حاشیۃاعلاء السنن:243/19

(5)اعلاء السنن:243/19

(6)تدریب الراوی:184/4

(7)تدریب الراوی:197/4

(8)تدریب الراوی:189/4-190-197

(9)حاشیۃاعلاء السنن:246/19

(10)اعلاء السنن:275/19

(11)حاشیۃتدریب الراوی:124/4

(12)اعلاء السنن:275/19

(13)تدریب الراوی:190/4

اعلاء السنن:275/19

(14)تدریب الراوی:77/3-78

(15)تدریب الراوی:77/3

(16)تدریب الراوی:198/4

(17)اعلاء السنن و حاشیۃ:250/19

(18)تدریب الراوی:186/4

حاشیۃاعلاء السنن:250/19

(19)تدریب الراوی:91/4-198

(20)تدریب الراوی:184/4

(21)حاشیۃتدریب الراوی:183/4

(22)تدریب الراوی:188/4

(23)تدریب الراوی:197/4-200

(24)تدریب الراوی:77/3

(25)تدریب الراوی:197/3

جرح

(26)اعلاء السنن:279/19

(27)تدریب الراوی:194/4

(28)تدریب الراوی:195/4

(29)تدریب الراوی:193/4-202

(30)اعلاء السنن:279/19

(31)تدریب الراوی:193/4

(32)تدریب الراوی:194/4

(33)تدریب الراوی:197/4

(34)تدریب الراوی:195/4

(35)تدریب الراوی:194/4

(36)تدریب الراوی:194/4

(37)تدریب الراوی:194/4

(38)تدریب الراوی:195/4

(39)تدریب الراوی:195/4-198

حاشیۃاعلاء السنن:254/19

(40)تدریب الراوی:193/4

(41)تدریب الراوی:193/4

(42)تدریب الراوی:194/4

(43)تدریب الراوی:194/4

اعلاء السنن:274/19

(44)تدریب الراوی:194/4

(45)تدریب الراوی:194/4

(46)تدریب الراوی:4/194
(47)تدریب الراوی:4/193
(48)حاشیۃتدریب الراوی:4/195
(49)تدریب الراوی:4/195
(50)تدریب الراوی:4/198
(51)تدریب الراوی:4/193
(52)تدریب الراوی:4/195-198
اعلاء السنن:19/254
(53)تدریب الراوی:4/193
(54)تدریب الراوی:4/193
(55)تدریب الراوی:4/194-197
(56)تدریب الراوی:4/198
(57)تدریب الراوی:4/198
(58)تدریب الراوی:4/194
(59)تدریب الراوی:4/195
(60)تدریب الراوی:4/202-193
(61)تدریب الراوی:4/195
(62)تدریب الراوی:4/193
(63)تدریب الراوی:4/193
(64)تدریب الراوی:4/193
(65)تدریب الراوی:4/193
(66)تدریب الراوی:4/195
(67)تدریب الراوی:4/193-198
(68)تدریب الراوی:4/198
(69)تدریب الراوی:4/194
اعلاء السنن:19/263
(70)تدریب الراوی:4/193
(71)تدریب الراوی:4/195
(72)اعلاء السنن:19/273
(73)تدریب الراوی:4/193
(74)تدریب الراوی:4/115
حاشیۃتدریب الراوی:4/191
(75)تدریب الراوی:4/194
(76)تدریب الراوی:4/195
(77)تدریب الراوی:4/195
(78)تدریب الراوی:4/198-194
(79)تدریب الراوی:4/198
(80)تدریب الراوی:4/194
(81)تدریب الراوی:4/194
(82)تدریب الراوی:4/193
(83)تدریب الراوی:4/194-199
اعلاء السنن:19/258
(84)تدریب الراوی:4/195
(85)تدریب الراوی:4/194
(86)تدریب الراوی:4/194
(87)تدریب الراوی:4/194-202
(88)تدریب الراوی:4/197
(89)تدریب الراوی:4/197
(90)تدریب الراوی:4/197
(91)تدریب الراوی:4/197
(92)اعلاء السنن:19/258

مشق نمبر 3: حدیث پر حکم لگانا

- کتب حدیث کی درج ذیل اسناد کی تحقیق کریں:

(1) أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: "لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: "لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" (سنن النسائی)

(2) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ". (بخاری)

(3) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، "أَنَّ رَجُلًا، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ، قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ، قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لَا"۔ (مسلم)

(4) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ. (ابوداؤد)

(5) أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قال: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". (النسائی)

(6) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا". قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ، وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ خَطَأٌ. (الترمذی)

(7) روی الامام أبو عبدالله الحاکم، قال: حدثنا أبو بکر بن اسحاق الفقیه، قال: أنبأنا محمد بن غالب، قال: حدثنا موسی بن اسماعیل، قال: حدثنا عبدالواحد بن زیاد، قال: حدثنا عمرو بن یحی الأنصاری عن أبیه، عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الارض کلها مسجد الاالحمام

والمقبرة۔(المستدرک للحاکم)

(8) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَه أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ: "نَعَمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَذًى".

(السنن لابن ماجة)

ادارہ مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• کتب فتاویٰ سے ماخوذ احادیث مبارکہ کی تحقیق

(1) خلق الله التربة يوم السبت (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(2) ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيامة (یہ حدیث کس کتاب میں ہے)
(3) آذان اور صف اول کی فضیلت سے متعلق وہ حدیث ذکر فرمائیں جس میں ہے کہ اگر میری امت کو تین چیزوں کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے لڑ پڑتے۔
(4) قدموا قريشا ولا تقدموها۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(5) ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(6) ذروا الحسناء العقيم وعليكم بالسوداء الولود۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(7) أكذب الناس الصباغ۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(8) اذا كان يوم القيامة نادى مناد أين خونة الله في الارض۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(9) شرار امتي الصانعون الصائغون۔ وفي نسخة الصائغون الصباغون۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(10) قال كعب لا تستشيروا الحاكة فان الله تعالىٰ سلب عقولهم ونزع البركة من كسبهم۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(11) وهبت خالتي فاختة بنت عمرو غلاما فأمرتها ألا تجعله جازرا ولا صائغا ولا حجاماً۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(12) عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے۔ نیز اس کی سند کی تحقیق کریں)
(13) انما نهيتكم عن صوتين احمقين صوت النوحة وصوت الغناء۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(14) كان ابليس اول من تغنى واول من ناح۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(15) التغني حرام والتلذذ بها كفر والجلوس عليها فسق ومعصية۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(16) عند ذكر اولياء الله تنزل الرحمة۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(17) اتقوا من فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(18) وأن يتوسل الى الله تعالى بأنبيائه۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(19) اخرجوا اليهود والنصارىٰ من جزيرة العرب۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(20) اطلبوا العلم ولو كان بالصين۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(21) عن سعيد ابن المسيب يقول ليس من يوم الا يعرض فيه على النبي امة عدوة وعشية فيعرفه۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(22) الدنيا جيفة وطالبوها كلاب۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(23) لا نكاح بين العيدين۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(24) سبحان من زين الرجال باللحى۔ (کیا یہ حدیث کس کتاب میں ہے)
(25) عن علقمة عن ابيه انه صلى مع النبي ﷺ فلما بلغ غير المغضوب، خفض بها صوته۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(26) ولد الزنا لا يدخل الجنة۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(27) أنا مدينة العلم وعلم بابها۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(28) علماء أمتي كأنبياء بني اسرائيل۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(29) انا من نور الله والمؤمنون مني۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(30) تعمیر کعبہ کے وقت آپ ﷺ کے برہنہ ہوجانے والی روایت کہاں ہے؟
(31) حدیث قرطاس (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(32) عصر کے بعد مطالعہ کرنے کی ممانعت سے متعلق کوئی حدیث ہے؟
(33) الشاب التائب التارك بشهوته لأجل بمنزلة ملائكة۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(34) اول ما خلق الله نوري۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(35) لولاك لما خلقت الأفلاك۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(36) لولاك لما أظهرت الربوبية۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(37) أنا أحمد بلا ميم وانا عرب بلا عين۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(38) أنا أحمد لأنهم أنا فوق العرش أحمد۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(39) كنت كنزا مخفيا۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(40) من صلى خلف عالم تقي۔ (یہ حدیث کس کتاب میں ہے)
(41) من تزيا بغير زيه فقتل فدمه هدر۔ (کیا یہ حدیث صحیح ہے)
(42) طعام الميت يميت القلب۔ (کیا یہ حدیث ہے)
(43) من أحيا سنتي فقد أحياني۔ (یہ حدیث کس کتاب میں ہے)

جوابات مشق 1: حدیث تلاش کرنا

1. باعتبار راوی

(1) مسند احمد رقم: 1537 (2) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (3) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (4) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (5) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (6) مسند احمد و مسند ابی یعلیٰ الموصلی و معجم کبیر للطبرانی (7) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (8) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (9) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (10) مسند احمد و معجم کبیر للطبرانی (11) مسند احمد 4/228 مسند ابی یعلیٰ 3/162 رقم 1587 (12) مسند احمد 4/420 مسند ابی یعلی 13/432 رقم 7438 (13) جامع المسانید (14) بخاری: 2/378 (15) مسند ابی یعلیٰ: 3/235 (16) مسند احمد: 6/379 (17) مسند احمد: 1/100 (18) ؟؟ (19) مسند احمد: 1/317 (20) مسند احمد: 1/565

2. باعتبار اول اللفظ:

(1) موسوعة اطراف الحدیث: 1/426 (2) موسوعة اطراف الحدیث: 1/346 (3) ؟؟ (4) ؟؟ (5) موسوعة اطراف الحدیث: 6/636 (6) موسوعة اطراف الحدیث: 7/354 (7) موسوعة اطراف الحدیث: 7/456 (8) موسوعة اطراف الحدیث: 9/85 (9) ؟؟؟ (10) موسوعة اطراف الحدیث: 8/372 (11) موسوعة اطراف الحدیث: 8/515 (12) موسوعة اطراف الحدیث: 12/116 (13) موسوعة اطراف الحدیث: 2/127 (14) موسوعة اطراف الحدیث: 14/ 68 (15) موسوعة اطراف الحدیث: 4/258 (16) موسوعة اطراف الحدیث: 4/345 (17) موسوعة اطراف الحدیث: 4/549 (18) موسوعة اطراف الحدیث: 4/488 (19) موسوعة اطراف الحدیث: 4/545 (20) موسوعة اطراف الحدیث: 4/591

3. باعتبار غریب اللفظ:

(1) المعجم المفهرس 1/398 (2) المعجم المفهرس 3/145 (3) المعجم المفهرس 3/241 (4) المعجم المفهرس 2/47 (5) المعجم المفهرس 5/273 (6) المعجم المفهرس 5/268 (7) المعجم المفهرس

4/344(8)المعجم المفهرس 7/67(9)معجم المفهرس:2/300

4. باعتبار موضوع:

(1) بخاری :کیف کان یمین النبی ﷺ ،2/518(2) نسائی : الامر بلبس البیض من الثیاب (3)کنز العمال: بیوع :2/201(4) ؟؟ (5) محمودیه : 4/77(6)محمودیه : 4/29 (7)محمودیه : 4/99(8) ابوداؤد،الوضوء بماء البحر،رقم: 83(9)مسلم المسلح عن الناصیة والعمامة،ابوداؤد ،مسح علی الخفین(10)بخاری الاذان، ای قول اذاسمع المنادی،مسلم، صلاۃ، استحباب القول مثل قول المؤذن(11) ابوداؤد، صلاۃ،کیف یضع رکبتیه قبل یدیه ،ترمذی، صلاۃ، ماجاء نء وضع البدن قبل الرکبتین(12)بخار،زکوٰۃ العشر فیما یسقی من ماء السماء۔ ابوداؤد،زکوٰۃ، صدقه زرع (13)مسلم صام، استحباب ستته، ایام من شوال، ابوداؤدصوم ،فی صوم ستته ایام من شوال(14) صحیح مسلم:1/334،مکتبه رحمانیه۔

5. باعتبار موصفات متن:

احادیث موضوع

(1) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:372،ص:197(2) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:405،ص:209(3)المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:312،ص:175(4) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم: 139،ص: 105 (5) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم: 131،ص: 218 (6) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم: 1،ص: 45 (7)المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:272،ص:156 (8) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:354،ص:190 (9) المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:416،ص:218 (10)المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع،رقم:269،ص:158

جوابات مشق نمبر 2: حدیث کا حکم بتانا

(1) حدیث: "الناس شركاء..."

رواه أحمد وأبو داود مرسلا بلفظ: "المسلمون شركاء في ثلاثة: في الكلأ والماء والنار" (فيض القدير 6/271-272)

ورواه ابن ماجه من حديث ابن عباس، وفيه عبد الله بن خراش، متروك، وقد صححه ابن السكن، ورواه غيره.

انظر (تلخيص الحبير 3/65 ط الفنية)

(2) حدیث: "نهى عن بيع الماء..."

رواه أبو عبيد عن المشيخة في (الأموال/302 تحقيق محمد حامد الفقي)

وفي سنده من تكلم فيه، انظر (ميزان الاعتدال 1/331 و 4/267، 498 ط عيسى الحلبي)

ورواه الترمذي عن إياس بن عبد المزني قال: "نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الماء" قال: وهو حديث حسن صحيح. (تحفة الأحوذي 4/490 - 492 ط السلفية بالمدينة) ورواه مسلم عن جابر بن عبد الله قال: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع فضل الماء" (صحيح مسلم 3/1197 تحقيق محمد فؤاد عبد الباقي)

(3) حدیث: "حرم لباس الحرير والذهب على ذكور أمتي..."

أخرجه أحمد (4/392 ط الميمنية) والنسائي (8/161 ط المكتبة التجارية). من حديث أبي موسى الأشعري، وهو صحيح لطرقه.

(4) حدیث: "لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة..."

أخرجه الترمذي (2/191 - ط الحلبي) وقال الترمذي: محمد بن القاسم - الذي في إسناده - تكلم فيه أحمد بن حنبل وضعفه وليس بالحافظ، وضعفه العراقي.

(5) وحديث: "إن أطيب ما يأكل الرجل..."

مغني المحتاج 3/446-447، والفواكه الدواني 2/105، ومجمع الأنهر 1/495، ونيل المآرب 2/298 وحديث "إن أطيب.." أخرجه الترمذي والنسائي وأبو داود وابن ماجه واللفظ له من حديث عائشة رضي الله عنها مرفوعا.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقال عبد القادر الأرناؤوط محقق جامع الأصول: هو حديث حسن.
(تحفة الأحوذي 4/591، 592 نشر المكتبة السلفية، وسنن النسائي 7/240 ط المطبعة المصرية بالأزهر، وسنن أبي داود 3/800، 801 ط عزت عبيد دعاس "وسنن ابن ماجه 2/723 ط عيسى الحلبي، وجامع الأصول 10/570)

(6) حدیث: "المسلمون عند شروطهم..."

رواه أبو داود والحاكم من حديث أبي هريرة بلفظ "المؤمنون عند شروطهم..."
وضعفه ابن حزم وعبد الحق وحسنه الترمذي. ورواه الترمذي والحاكم وزاد "إلا شرطا أحل حراما أو حرم حلالا" وهو ضعيف. (تلخيص الحبير 3/23)

(7) حدیث "رفع القلم عن ثلاث..."

رواه أحمد وأبو داود والنسائي وابن ماجه والدارقطني والحاكم، وقال: على شرطهما، ورواه ابن حبان وابن خزيمة من طرق عن علي وفيه قصة جرت له مع عمر علقها البخاري (فيض القدير 4/35)

(8) حدیث: "أنه كان يحب الفأل ويكره الطيرة...."

أخرجه أحمد 2/332 ط الميمنية، وابن ماجه 2/1170 ط عيسى الحلبي. وقال البوصيري: "إسناد. صحيح، ورجاله ثقات.

(9) حدیث: "الطفل لا يصلى عليه ولا يرث...."

أخرجه الترمذي، واللفظ له، وابن ماجه من حديث جابر. واختلف هل من المرفوع أو الموقوف، وبه جزم النسائي والدارقطني. قال الحافظ ابن حجر بعد ذكر هذا الحديث: وفي إسناده إسماعيل المكي وهو ضعيف. ورواه ابن ماجه من طريق الربيع عن أبي الزبير مرفوعا، والربيع ضعيف (تحفة الأحوذي 4/120 نشر المكتبة السلفية 1385هـ، وتلخيص الحبير 2/113 ط شركة الطباعة الفنية المتحدة 1384هـ).

(10) حدیث: "أحلت لنا ميتتان ودمان:...."

رواه ابن ماجه (2/1073 - ط الحلبي) والدارقطني (4/272 - ط دار المحاسن) من حديث ابن عمر مرفوعا وفي إسناده ضعف، والصواب أنه موقوف وله حكم الرفع (التلخيص 1/25-26 ط دار المحاسن)

(11) حديث: "أن النبي صلى الله عليه وسلم أقاد من نفسه....."

أخرجه أبو داود والنسائي من حديث عمر رضي الله عنه بلفظ "رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم. أقص - وفي النسائي: يقص - من نفسه" وفي إسناده أبو فراس: وهو مجهول. قال الذهبي في ميزان الاعتدال: لا يعرف (وسنن النسائي 8/34 ط إستانبول، وميزان الاعتدال 4/561، وجامع الأصول 4/82، 83، 10/274)

(12) حديث: "ما عمل ابن آدم يوم النحر عملا أحب إلى الله من إراقة دم وإنه ليؤتى يوم القيامة بقرونها...."

أخرجه ابن ماجه (2/1045 ط الحلبي) وضعفه المناوي في فيض القدير (5/458 ط المكتبة التجارية).

(13) حديث: "إن أعف الناس قتلة أهل الإيمان"

أخرجه أحمد (1/293 ط الميمنية) وأبو داود (3/120 ط عزت عبيد دعاس) وابن ماجه (2/894 بتحقيق محمد فؤاد عبد الباقي). قال عبد القادر الأرناؤوط محقق جامع الأصول: ورجال أحمد ثقات إلا أن المغيرة بن مقسم الضبي مدلس، ولا سيما عن إبراهيم بن يزيد، وقد روى في هذا الحديث ولم يصرح بالسماع (جامع الأصول 2/619 نشر مكتبة الحلواني).

(14) حديث: "في الرجل الواحدة..."

أخرجه النسائي، وهذا لفظه، وصححه كل من ابن حبان والحاكم والدارقطني، وأخرجه أبو داود في مراسيله من حديث كتاب عمرو بن حزم، (الدراية 2/276، ونصب الراية 2/367، وجامع الأصول 4/422)، وانظر الدر المختار 5/370 ط بولاق الطبعة الأولى، والجمل 5/67 وما بعدها ط إحياء التراث، وكشاف القناع 6/15 ط السنة المحمدية، وفتح القدير على الهداية 8/268-273 ط دار صادر، والشرح الكبير على خليل 4/238-243 ط دار الفكر).

(15) حديث "ليس على خائن..."

أخرجه الترمذي والنسائي وأبو داود وابن ماجه في حد السرقة، وأحمد وابن حبان، واللفظ للترمذي، وقال الترمذي: حسن صحيح، وقال ابن حجر: رواته ثقات إلا أنه معلول (فيض القدير 5/369، والدراية 2/110)

(16) حديث: "أن النبي صلى الله عليه وسلم جعل للبئر حريما"

البدائع 6 / 191 ط الخانجي. وحديث: "أن النبي صلى الله عليه وسلم جعل للبئر حريما" روي بعدة روايات باختلاف، فقد رواه (الدارمي 2/273 ط دار الكتب العلمية، وابن ماجه 2/831 ط عيسى الحلبي) ومداره على إسماعيل ابن مسلم المكي. قال أبو زرعة: ضعيف، وقال أحمد وغيره: منكر الحديث. (ميزان الاعتدال 1/248 - 249 ط عيسى الحلبي) وفيه منصور بن صقير في رواية لابن ماجه، وفيه لين (فيض القدير 3/382، وتهذيب التهذيب 10 / 309 ط حيدر آباد) في تعليقات قاسم بن قطلوبغا رواية: "حريم العين خمسمائة ذراع، وحريم بئر العطن أربعون ذراعا، وحريم بئر الناضح ستون ذراعا" قال الحافظ: لم أجده هكذا، قال العلامة قاسم: قلت: رواه هكذا الإمام محمد بن الحسن. (منية الألمعي ص 64 ط السعادة)

(17) حديث: "من استأجر أجيرا..."

رواه البيهقي عن أبي هريرة في حديث أوله: "لا يساوم الرجل على سوم أخيه" ورواه عن أبي سعيد، وهو منقطع، وتابعه معمر حماد مرسلا، ورواه عبد الرزاق عن أبي هريرة وأبي سعيد، أو أحدهما بلفظ: "من استأجر أجيرا فليسم له أجرته" وهو عند أحمد عن إبراهيم عن أبي سعيد بمعناه. قال الهيثمي: وإبراهيم لم يسمع من أبي سعيد فما أحسب ورواه أبو داود في المراسيل، وهو عند النسائي غير مرفوع.

(18) حديث: "إذا كانت ليلة النصف..."

الترغيب والترهيب 2/243، وحديث "إذا كانت.." أخرجه ابن ماجه، وضعفه الحافظ البوصيري (سنن ابن ماجه 1/445)

(19) حديث: "أخرجوا يهود أهل الحجاز..."

أخرجه أحمد (1/195 ط الميمنية)، وقال الهيثمي: "رواه أحمد (بأسانيد). ورجال طريقين منها ثقات، متصل إسنادهما، (مجمع الزوائد 5/325 ط القدس)

(20) حديث "أنت ومالك..."

أخرجه البيهقي من حديث جابر بن عبد الله مرفوعا، قال ابن حجر في تخريج الهداية: رجاله ثقات، لكن قال

البزار: إنما يعرف عن هشام عن ابن المكندر مرسلا. وقال البيهقي: أخطأ من وصله عن جابر، وأخرجه الطبراني والبزار من حديث سمرة بن جندب، علق الهيثمي على إسناد هذا الحديث فقال: فيه عبد الله بن إسماعيل الحوداني. قال أبو حاتم: لين وبقية رجال البزار ثقات، ومفهومه أن رجال الطبراني ليسوا كذلك. كما أخرجه الطبراني من حديث ابن مسعود، وذكر الهيثمي: فيه ابراهيم بن عبدالحميد، ولم اجدمن ترجمهو بقية رجاله ثقات۔ وقال ابن حجر: فيه من طريق ابن مسعود هذا معاوية بن يحيى وهو ضعيف (فيض القدير 3/39-50 ط المكتبة التجارية)

(21) حدیث: "لاعمری ولا رقبی..."

أخرجه النسائي من حديث ابن عمر رضي الله عنه مرفوعا. قال الشوكاني: الحديث روي من طريق ابن جريج عن عطاء عن جيب بن أبي ثابت عن ابن عمر، وقد اختلف في سماع جيب عن ابن عمر فصرح به النسائي، ورجال إسناده ثقات (سنن النسائي 6/273، ونيل الأوطار 6/118، 119 ط دار الجيل).

(22) حدیث: "فقد سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الثمر المعلق..."

أخرجه أحمد والترمذي وأبو داود واللفظ له من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص. قال الترمذي: هذا حديث حسن، وقال أحمد شاكر تعليقا على إسناد أحمد بن حنبل: إسناده صحيح (مسند أحمد بن حنبل بتحقيق أحمد شاكر 11/160 رقم 6936، وسنن الترمذي 3/584 ط إستانبول، وسنن أبي داود 2/335، 336 ط عزت عبيد دعاس).

(23) حدیث: "لاضرر ولاضرار...."

انظر في ذلك أشباه ابن نجيم 289، 290، والمنثور في القواعد 2/60، 322-332، والتبصرة لابن فرحون بهامش فتح العلي 2/346-358 نشر دار المعارف بيروت، والفروق للقرافي 1/195، 196، والقواعد لابن رجب من 204-207 و285-291. وحديث: "لاضرر ولاضرار...." أخرجه مالك من حديث يحيى المازني مرسلا، ووصله ابن ماجه عن عبادة بن الصامت: وفي إسناده انقطاع. والحديث حسنه النووي وقال: له طرق يقوي بعضها بعضا وقال العلائي: للحديث شواهد ينتهي مجموعها إلى درجة الصحة أو الحسن المحتج به. (الموطأ 2/745 ط عيسى الحلبي، وسنن ابن ماجه 2/784 ط عيسى الحلبي، وفيض القدير 6/432،431 ط المكتبة التجارية)

(24) حديث: "إذا صلى أحدكم بالناس فليخفف..."

أخرجه البخاري (الفتح 2/199 - ط السلفية) ومسلم (1/341 - ط الحلبي)

(25) حديث "حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعني يوم خيبر لحوم الحمر الإنسية..."

أخرجه الترمذي وقال: حديث حسن غريب. وقال الشوكاني: حديث جابر أصله في الصحيحين وهو بهذا اللفظ بسند لا بأس به (تحفة الأحوذي 5/53، 54 نشر السلفية و 8/116 ط المطبعة العثمانية المصرية).

(26) حديث: "البسوا ما لم يخالطه إسراف أو مخيلة". علقه البخاري بلفظ "كلوا واشربوا وتصدقوا من غير إسراف ولا مخيلة"

وأخرجه ابن ماجه باللفظ الوارد في صلب الموسوعة، والنسائي وأبو داود والطيالسي والحارث بن أبي أسامة وابن أبي الدنيا من طريق همام عن قتادة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده مرفوعا. والحديث حسنه بدر البدر محقق كتاب الشكر لابن أبي الدنيا (فتح الباري 10/252، 253 ط السلفية، وسنن ابن ماجه بتحقيق محمد فؤاد عبد الباقي 2/1192 ط عيسى الحلبي. وسنن النسائي 5/79 ط استانبول، ومنحة المعبود 1/351 ط المطبعة المنيرية 1372، وكتاب الشكر لأبي بكر بن أبي الدنيا بتحقيق بدر البدر ص 22 المكتب الإسلامي 1400هـ).

(27) حديث: "أكفف عليك من جشائك أبا جحيفة..."

أخرجه الحاكم من حديث أبي جحيفة أنه قال: أكلت ثريدة من خبز بر ولحم سمين، ثم أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت أتجشأ، فقال: ما هذا كف من جشائك، فإن أكثر الناس شبعا أكثرهم في الآخرة جوعا" قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وتعقبه الحاكم بقوله: فهد قال المديني كذاب، وعمر هالك. قال المنذري: بل واه جدا، فيه فهد بن عوف، وعمر بن موسى، لكن رواه البزار بإسنادين رواة أحدهما ثقات. ورواه ابن أبي الدنيا والبيهقي والطبراني في الكبير والأوسط ببعض الزيادات. قال الهيثمي: في أحد أسانيد معجم الطبراني الكبير محمد بن خالد الكوفي ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات (المس والترغيب والترهيب 4/199 ط مطبعة السعادة 1380هـ، ومجمع الزوائد 5/31 نشر مكتبة القدسي).

(28) حدیث: "إذا قتلت المرأة...."

أخرجه ابن ماجه من حديث معاذ بن جبل وأبي عبيدة بن الجراح وعبادة بن الصامت وشداد بن أوس مرفوعا بلفظ: "المرأة إذا قتلت عمدا لا تقتل حتى تضع ما في بطنها إن كانت حاملا، وحتى تكفل ولدها. وإن زنت لم ترجم حتى تضع ما في بطنها، وحتى تكفل ولدها" قال الحافظ البوصيري في الزوائد: في إسناده ابن أنعم، اسمه عبد الرحمن بن زياد بن أنعم ضعيف، وكذلك الراوي عنه عبد الله بن لهيعة (سنن ابن ماجه بتحقيق محمد فؤاد عبد الباقي 2/895 ط عيسى الحلبي)

(29) حدیث: "من أصابه قيء..."

تبيين الحقائق 1/145 أما حديث: "من أصابه...". فأخرجه ابن ماجه والدارقطني وأحمد عن عائشة بلفظ "من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته، وهو في ذلك لا يتكلم" وضعفه أحمد مرفوعا، والصواب أنه مرسل. انظر (منتقى الأخبار في هامش نيل الأوطار 1/222، وبلوغ المرام في هامش سبل السلام 1/68)

(30) حدیث: "من الحاجّ يارسول الله قال الشعث التفل"

الترمذي في تفسير سورة آل عمران 5/225، وابن ماجه (باب ما يوجب الحج) وقال الترمذي "هذا حديث لا نعرفه من حديث ابن عمر إلا من حديث إبراهيم بن يزيد الخوزي المكي، وقد تكلم بعض أهل الحديث في إبراهيم بن يزيد من قبل حفظه".

(31) حدیث: "ليس للمرء إلا ما طابت به نفس إمامه"

أخرجه الطبراني من حديث معاذ، وقد أخرجه إسحاق والطبراني في الكبير والأوسط بلفظ مختلف، وأخرجه البيهقي في المعرفة في باب إحياء الموات، وقال: هذا إسناد لا يحتج به (الدراية 2/244، 128)

(32) حدیث: "أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم رد اليمين على طالب الحق"

رواه الدارقطني ورواه الحاكم والبيهقي، وفيه محمد بن مسروق لا يعرف، وإسحاق بن الفرات مختلف فيه، ورواه تمام في فوائده من طريق أخرى عن نافع. (تلخيص الحبير 4/209 ط الفنية المتحدة)

(33) حديث: "أن موسى آجر نفسَه على عفة فرجه وطعام بطنه"

حديث عتبة بن الندر رواه ابن ماجه. قال محمد فؤاد عبد الباقي: في الزوائد: إسناده ضعيف. وعتبة بن الندر: قال في تهذيب التهذيب: هو بضم النون وتشديد الدال، السلمي، صحابي شهد فتح مصر، وسكن دمشق.

(34) حديث: "الفاجر خب لئيم"

. أخرجه الترمذي وأبو داود والحاكم من حديث أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعا. قال المنذري: لم يضعفه أبو داود ورواته ثقات سوى بشر بن رافع وقد وثق. وحكم القزويني بوضعه، ورد عليه ابن حجر وقال: هو لا ينزل عن درجة الحسن. (تحفة الأحوذي 6/98 نشر السلفية، وفيض القدير 6/254 ط المكتبة التجارية)

(35) حديث: "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق"

رواه أحمد، والحاكم عن عمران والحكم بن عمرو الغفاري.
قال الهيثمي: رجال أحمد رجال الصحيح. (فيض القدير 6/432)

(36) حديث: "أيسرك أن يسورك الله بهما..."

. أخرجه أبو داود من حديث عبد الله بن عمرو ضمن قصة. قال ابن القطان: إسناده صحيح، وقال المنذري: هذا إسناد تقوم به الحجة إن شاء الله. (سنن أبي داود 2/212 ط عزت عبيد دعاس، ونصب الراية 2/370 ط مطبعة دار المأمون)

(37) حديث: "إن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم شبه.."

أخرجه أبو داود والنسائي والترمذي. وقال: هذا حديث غريب. وصححه ابن حبان قال ابن حجر: في سنده أبو طيبة، قال أبو حاتم الرازي: يكتب حديثه ولا يحتج به، قال ابن حبان في الثقات: يخ (سنن أبي داود 4/428 ط عزت عبيد دعاس، وتحفة الأحوذي 5/483، 484 نشر السلفية، وسنن النسائي 8/172 ط المطبعة المصرية بالأزهر، وموارد الظمآن ص 353 نشر دار الكتب العلمية، وفتح الباري 10/323 ط السلفية، وعمدة القاري 22/33 ط المنيرية، وشرح السنة للبغوي 9/120، 121)

(38) حديث: "أمني جبريل عند البيت مرتين..."

أخرجه الترمذي (1/279-280 ط مصطفى الحلبي من حديث ابن عباس)
وقال ابن حجر: وفي إسناده عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة، مختلف فيه، لكنه توبع. أخرجه

عبد الرزاق عن عمر بن نافع بن جبير بن مطعم عن أبيه عن ابن عباس نحوه، قال ابن دقيق العيد: هي متابعة حسنة (التلخيص الحبير لابن حجر 1/173- ط شركة الطباعة الفنية)

(39) حديث عائشة: "من ثابر على اثنتى..."

رواه النسائي وابن ماجه والترمذي، وقال الترمذي: غريب من هذا الوجه وقال النسائي: المغيرة بن زياد ليس بالقوي. وقال أحمد ضعيف. وأخرجه مسلم من حديث عنبسة بن أبي سفيان عن أم حبيبة

(تلخيص الحبير 2/12).

(40) حديث: "إن الله لم يرض بحكم نبي...."

أخرجه أبو داود (2/281 ط عبيد الدعاس). قال الهيثمي: فيه عبد الرحمن بن زياد بن أنعم وهو ضعيف، وقد وثقه أحمد بن صالح ورد على من تكلم فيه. وبقية رجاله ثقات. (مجمع الزوائد 5/204 ط دار الكتاب العربي) وضعفه السيوطي (فيض القدير 2/253 ط المكتبة التجارية).

(41) حديث: "ثلاث جدهن جد وهزلهن جد: النكاح والطلاق والرجعة"

أخرجه الترمذي التحفة (4/362 ط السلفية) وحسنه ابن حجر في التلخيص (3/210 ط شركة الطباعة الفنية المتحدة).

(42) حديث: "ستفتح عليكم أرض العجم...."

أخرجه أبو داود (4/102 ط عزت عبيد دعاس) وابن ماجه (2/1233 ط الحلبي) وأعله المنذري بضعف أحد رواته (مختصر سنن أبي داود 6/15 نشر دار المعرفة بيروت).

(43) حديث: "ألا ولا تعجلوا الأنفس أن تزهق...."

أخرجه الدارقطني في الصيد (4/283/45 ط دار المحاسن). وقد نوه بضعفه البيهقي في الضحايا (9/278).

(44) حديث: "إن الله احتجر التوبة عن صاحب بدعة...."

الآداب الشرعية 1/125. وحديث: "إن الله احتجر التوبة عن صاحب بدعة...." أخرجه الطبراني في الأوسط، والبيهقي في شعب الإيمان، والضياء في المختارة من حديث أنس رضي الله عنه، وسكت عنه

المناوي (فيض القدير 2 / 200 ط المكتبة التجارية) وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح غير هارون بن موسى الفروي وهو ثقة (مجمع الزوائد 10/189) وقال المنذري: إسناده حسن (الترغيب والترهيب 1/65 ط مطبعة السعادة).

(45) حديث: "أنا بريء من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين..."

أخرجه أبو داود (3/104 ط عزت عبيد دعاس) والترمذي (4/155 ط الحلبي)، وقال عبد القادر الأرناؤوط محقق جامع الأصول: رجال إسناده ثقات ولكن صحح البخاري وأبو حاتم وأبو داود والترمذي والدارقطني إرساله إلى قيس بن أبي حازم، وللحديث شاهد بمعناه (جامع الأصول 4/446 نشر مكتبة الحلواني).

(46) حديث: "لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن".

أخرجه الترمذي (1/236 ط مصطفى البابي الحلبي) قال شعيب الأرناؤوط في تعليقه على شرح السنة للبغوي (2/43 ط المكتب الإسلامي): رواه الترمذي وابن ماجه رقم (2595) وفيه إسماعيل بن عياش وروايته عن الحجازيين ضعيفة، وهذا منها وله طريقان آخران عند الدارقطني (ص 43) أحدهما عن المغيرة بن عبد الرحمن عن موسى بن والثاني عن محمد بن إسماعيل الحاني عن رجل عن أبي معشر عن موسى بن عقبة، قال الحافظ الزيلعي: وهذا مع أن فيه رجلا مجهولا، فأبو معشر رجل مستضعف، إلا أنه يتابع عليه، وقد صحح هذا الحديث أحمد شاكر في تعليقه على الترمذي، فانظره.

(47) حديث: "صلوا خلف كل بر وفاجر".

أخرجه أبو داود (1/398- ط عزت عبيد دعاس) والدارقطني "(2/56 ط دار المحاسن) واللفظ له، وقال ابن حجر، منقطع (التخليص 2/35 ط شركة الطباعة الفنية).

(48) حديث: "لا تؤمن امرأة رجلا..."

أخرجه ابن ماجه (1/343- ط الحلبي)

وفي الزوائد: إسناده ضعيف لضعف علي بن زيد بن جدعان وعبد الله بن محمد العدوي.

(49) حديث: "ما أحدث قوم بدعة إلا...."

.أخرجه أحمد (4/105- ط الميمنية)

وقال الهيثمي: فيه أبو بكر بن أبي مريم وهو منكر الحديث (مجمع الزوائد 1/188-ط القدسي).

(50) حديث: "تستأمر اليتيمة، فإذا بكت أو سكتت..."

أخرجه أبو داود (2/573-575-ط عزت عبيد دعاس) وقال أبو داود: وليس "بكت" بمحفوظ، وهو وهم في الحديث، الوهم من إدريس أو محمد بن العلاء. وأما أصل الحديث دون قوله "بكت" فأخرجه البخاري (الفتح 9/191-ط السلفية).

(51) حديث: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع المضامين..."

أخرجه عبد الرزاق في مصنفه من حديث ابن عمر (8/21 ط المجلس العلمي)

وقوى ابن حجر إسناده في التلخيص (3/12 ط شركة الطباعة الفنية).

(52) حديث: "نهى عن بيع وشرط..."

جمع الجوامع 1/105، وروضة الناظر/113، والمستصفى للغزالي 2/26، 27، وحاشية الدسوقي 3/54، وبداية المجتهد 2/167-169، والفروق للقرافي 2/82، 84، ونهاية المحتاج 3/429، والمنثور في القواعد 3/7، 313، والمغني 4/229-258، ومنتهى الإرادات 2/154-157.

وحديث: "نهى عن بيع وشرط...". أخرجه الطبراني في الأوسط كما في نصب الراية، ونقل الزيلعي عن ابن القطان أنه ضعيف (نصب الراية 4/18-ط المجلس العلمي).

(53) حديث: "نهى عن بيع الطعام..."

أخرجه ابن ماجه (2/750 ط الحلبي) من حديث جابر وضعفه البوصيري، وأخرجه البزار من حديث أبي هريرة، وجود إسناده ابن حجر كما في الدراية (2/155 ط مطبعة الفجالة).

(54) حديث: "لعنت الخمر..."

أخرجه ابن ماجه (2/1122 ط الحلبي) من حديث ابن عمر، وصححه ابن السكن، التلخيص لابن حجر (3/72 ط شركة الطباعة الفنية)

(55) حديث: "إن المسألة لا تصلح..."

أخرجه أحمد (3 / 114 ط الميمنية) وقال ابن حجر: أعله ابن القطان بجهل حال أبي بكر الحنفي، ونقل عن البخاري أنه قال: لا يصح حديثه. التلخيص الحبير (3/15 ط شركة الطباعة الفنية).

(56) حديث: "لا تزال أمتي بخير ما عجلوا الفطر وأخروا السحور..."

أخرجه البخاري (الفتح 4/198 - ط السلفية) ومسلم (2/771 - ط الحلبي) من حديث سهل بن سعد بلفظ "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر" واللفظ المذكور في البحث أخرجه أحمد (5/172 - ط الميمنية) من حديث أبي ذر، وأورده الهيثمي في المجمع (3/154 - ط القدسي) وقال: "فيه سليمان بن عثمان وهو مجهول...".

(57) حديث: "أعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد"

أخرجه الترمذي (3 / 390 - ط الحلبي) وقال: هذا حديث غريب حسن في هذا الباب، وعيسى بن ميمون الأنصاري - يعني راويه - يضعف في الحديث.

(58) حديث: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر..."

أخرجه أبو داود (4/90 - ط عزت عبيد دعاس) وإسناده ضعيف (عون المعبود 3/374 - ط نشر دار الكتاب العربي).

(59) حديث: "إذا تثاءب..."

أخرجه ابن ماجه (1/310 ط الحلبي) وفي الزوائد: في إسناده عبد الله بن سعيد، اتفقوا على ضعفه.

(60) حديث: "كان يأمرنا أن نخرج الصدقة..."

أخرجه أبو داود (2/212 - ط عزت عبيد دعاس)

وقال ابن حجر: في إسناده جهالة. (التلخيص الحبير 2/179 - ط شركة الطباعة الفنية).

جوابات مشق نمبر:3

- سند کی تحقیق کریں:

سند نمبر:1

(1) اسماعیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ (س):

اسماعیل بن مسعود الجحدری ، البصری، یکنی ابامسعود، ثقة من العاشرة، مات سنة ثمان وأربعین(248)(تقریب التھذیب لابن حجر:149)

روی عن: بشر بن المفضل، وخالد بن الحارث، ومعتمر بن سلیمان، ویزید بن زریع وغیرھھم۔

وری عنه: النسائی وزکریا السخری، والبجیری، وأبو حاتم۔۔۔

قال النسائی: ثقة، وقال ابو حاتم: صدوق۔(تھذیب التھذیب لابن حجر:1/339)

اسماعیل بن مسعود الجحدری، عن خلف بن خلیفة ، وغیرہ، عنه النسائی، محمد بن جریر، ثقة، (الکاشف:4/124)

(2) خالد بن الحارث (ع)

ھو ابو عثمان الھجیمی البصری ، الحافظ ، عن حمید، وحسین المعلم، عنه احمد واسحاق، قال احمد: الیه المنتھی فی الثبت بالبصرہ، وقال القطان: مارأیت خیرا منه ومن سفیان، توفی 186،

(الکاشف:2/340)

خالد بن الحارث بن عبید بن سلیمان

ویقال ابن الحارث بن سلیم بن عبید بن سفیان ، الھجیمی، ابو عثمان البصری،

روی عن: حمید، وأیوب ، وابن عون وھشام بن عروہ۔۔۔

وعنه: أحمد، واسھاق بن راھویه، وعلی بن الدینی، ومسدد۔۔۔

قال ابن عامر عن قطان: مارأیت خیرا من سفیان وکالد بن الحارث۔

وقال ابن سعد: ثقة، وقال ابو حاتم: امام ثقة۔

وقال النسائی: ثقة، ثبت، (تھذیب التھذیب لابن حجر:1/342)

خالد بن الحارث بن عبيد بن سليم الهجيمي، ابو عثمان البصري، ثقة، ثبت، من الثامنة، مات سنة ست وثمانين (286) ومولده سنة عشرين (202) (تقريب التهذيب:223)

(3) حسين المعلم (ع)

الحسين بن ذكوان المعلم المكتب، للعَوَدِیُ، البصري، ثقة ربما وهم، من السادسة مات سنة خمس وأربعين (145)۔ (تقريب التهذيب:203)

عن عطاء، ونافع، وقتادة، وعبدالله بن بريرة، ويحيى بن كثير۔۔۔

وعنه: ابراهيم بن طهمان، وشعبة، وابن المبارک، عليي بن يونس۔۔۔

قال ابن ابی خیثمة عن ابن معين: ثقة، وكذا قال ابو حاتم والنسائی۔

وقال ابو زرعة: ليس به بأس۔

وقال ابو داؤد: لم يرو حسين المعلم عن عبدالله بن بريدة عن أبيه عن النبی ﷺ شيئا۔

قلت: وقال الدارقطی: من الثقات۔ (تهذيب التهذيب:2/193)

الحسين بن ذكوان المعلم البصري، الثقة، عن ابن بريرة، وعطاء، عن عمرو بن شعيب، وعنه القطان، وغندر، ويزيد۔ ع۔ (الكاشف:2/282)

(4) عمرو بن شعيب بن محمد۔

هو عمرو بن شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص، صدوق من الخامسة، مات سنة ثمنی عشرة ومئة، رع۔ (تقريب التهزيب:453)

عمرو بن شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص، عن أبيه، وابن المسيب، وعن الربيع بنت معوز، وعنه أيوب وحسين المعلم، والأوزاعی، وخلق، قال القطان: اذا روی عنه ثقة فهو حجة، وقال احمد: ربما احتججنابه، وقال البخاری: رأيت أحمد، وعلی واسحاق وأباعبيد وعامة اصحابنا يحتجون به، وقال ابو داؤد: ليس بحجة، مات بالطائف:118۔ ع۔ (الكاشف:3/521-517)

ابن عبدالله بن عمرو بن العاص، القرشی، ابو ابراهيم۔

ويقال: ابو عبدالله المدنی، ويقال الطائفی

وقال ابو حاتم: سكن مكة، وكان يخرج الی الطائف۔

روی عن: ابيه وجل رواياته عنه، وعن عمته زينب بنت محمد۔۔۔

وعنه: عطاء، وعمرو بن دينار وهما اكبر منه، والزهری ويحيى بن سعيد۔۔ وحسين بن ذكوان المعلم۔

قال صدقة بن الفضل: سمعت يحيى بن سعيد القطان، يقول: اذا روى عنه الثقات فهو ثقة يُحتجّ به۔
وقال علی بن المدینی عن یحی بن سعید: حدیثه عندنا واه۔
وقال علی عن ابن عیینة: حدیثه عند الناس فیه شیء۔
وقال ابو داؤد عن احمد بن حنبل: أصحاب الحدیث اذا شاؤا احتجوا بحدیث عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده، واذا شاؤا ترکوه۔

(5) شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔

وهو قد ینسب الی جده۔
روی عن: جده، وابن عباس، وابن عمرو، ومعاویة، وعبادة بن الصامت۔۔۔
وعنه: ابناه عمرو وعمر، وثابت البنانی، وأبو سحابة زیاد بن عمرو۔۔۔
ذکره خلیفة فی الطبقة الأولی من أهل الطائف، وذکره ابن حبان فی الثقات، وذکر البخاری وأبو داؤد وغیرهما أنه سمع من جده، ولم یذکر أحد منهم أنه یروی عن أبیه محمد، ولم یذکر أحد لمحمد هذا ترجمة الا القلیل۔
قلت: قال ابن حبان فی التابعین من (الثقات): یقال انه سمع من جده عبداللہ بن عمرو، ولیس ذالک عندی بصحیح۔ (تهذیب التهذیب: 3/335)
شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، صدوق ثبت سماعه من جده من الثالثة۔ر، ع۔
(تقریب التهذیب لابن حجر: 301)
شیعب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، عن أبیه، ان کان محفوظا، وعن جده فأکثر، وابن عباس، ومعاویة، ونه: ابناه عمرو وعمر، وثابت البنانی صدوق۔ ع۔ (الکاشف: 2/579)

(6) عبداللہ بن عمرو بن العاص أبو محمد۔

قیل هو أبو عبدالرحمن، أسلم قبیل أبیه، وکان من العلماء العباد، قال شفی بن مائع عنه: انه حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ألف مثل، عنه سبطه شعیب بن محمد، وعروة وطاوس، مات بالطائف، وقیل بمصر سنة 65. ع. (الکاشف: 3/164)
عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سُعَید بالتصغیر، ابن سعد بن سهم السهمی، أبو محمد، وقیل أبو عبدالرحمن، أحد السابقین المکثرین من الصحابة، وأحد العبادلة الفقهاء، مات فی ذی الحجة لیالی الحرة علی الأصح، بالطائف علی الراجع۔ ع۔ (تقریب التهذیب: 349)

عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعید بن سعد بن سهم بن عمرو بن هُصَیص بن کعب بن لؤی بن غالب القرشی۔ أبو محمد وقیل أبو عبدالرحمن، وقیل أبو نصیر، وأمه، رائطة بنت منبه بن الحجاج بن عامر بن حذیفة السهمیة، ویقال حذافة بن سعد بن سهم۔

وقال فهم النبی ﷺ: "نعم أهل البیت عبداللہ، وأبو عبداللہ، وام عبداللہ"

قال أبو هریرة رضی اللہ عنہ "ما کان أحد أکثر حدیثا" عن رسول اللہ ﷺ منی، الا عبداللہ بن عمرو بافانه کان یکتب وأنا لا أکتب۔ (تهذیب التهذیب:4/103)

سند نمبر:2

(1) عبداللہ بن مسلمة۔ خم دت س

هو عبداللہ بن مسلمة بن قعنب، القعنبی الحارثی، أبو عبداالرحمن البصری، أصله من المدینة، وسکنها مدة، ثقة عابد، کان ابن معین وابن المدینی لایقد مان علیه فی "المؤطا" أحد، من صار التاسعة، مات فی سنة احدی وعشرین (مأتین) (221) بمکة۔ خم دت س۔ (تقریب التهذیب:357)

روی عن: أبیه، وأفلح بن حمید، وسلمة بن وردان، ومالک وشعبة۔۔۔

روی عنه: البخاری، ومسلم، وأبو داؤد، وأخرج له مسلم أیضاً، والترمذی والنسائی۔ بواسطة أحمد الحسن الترمذی، وعبد بن حمید۔۔۔

وقال أبو الحسن بن القطان، عن الحسن بن منصور: سمعت عبدالله بن داؤد الخریبی یقول: حدثنی القعنبی عن مالک۔ وهو واللہ عندی، خیر من مالک۔

وقال ابن سعد: کان عابداً فاضلاً، قرأ علی مالک کتبة۔

وقال أبو زرعة: ما کتبت عن أحد أجل فی عینی منه۔

وقال ابو حاتم: ثقة حجة۔

قال البخاری: مات سنة احدی وعشرین ومأتین، أو سنة عشرین۔ (تهذیب التهذیب لابن حجر:4/174)

عبداللہ بن مسلمة بن قعنب ابو عبدالرحمن الحارثی القعنبی، أحد الأعلام، عن افلح بن حمید، وابن ابی ذئب، وعنه البخاری، ومسلم، وأبو داؤد، قال ابو حاتم: ثقة حجة لم أر اخشع منه، وقال ابو زرعة: ما کتبت عن أحد اجل فی عینی منه، مات فی المحرم 221۔ خم دت س۔ (الکاشف:3/196)

(2) ابراهیم بن سعد ع۔

هو ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبدالرحمن بن عوف الزهری، أبو اسحاق المدنی، نزیل بغداد، ثقة

حجة، تكلم فيه بلا قادح، من الثامنة، مات سنة خمس وثمانين۔ (ومأته 185) (تقريب التهذيب:128)
أبو اسحاق المدنى نزيل بغداد۔
روىٰ عن: أبيه وصالح بن كيسان، والزهرى، هشام بن عروة۔۔۔
روىٰ عنه: الليث وقيس بن الربيع، وهما اكبر منه، ويزيد بن الهاد، وشعبة۔۔۔
قال أحمد: ثقة، وقال أيضًا: أحاديثه مستقيمة۔
وقال أبو داؤد: سمعت أحمد يقول: كان وكيع كف عن حديث ابراهيم بن سعد، ثم حدث عنه بعد۔
قلت: لم قال: لا أدرى، ابراهيم ثقة۔
وقال ابن معين أيضًا، والعجلى، وأبو حاتم: ثقة وقال مرة: ليس به بأس۔
وقال ابو موسى: مات سنة اثنتين أو ثلاث وثمانين ومائة۔
وقال ابن عيينة: كنت عبد ابن شهاب، فجاء ابراهيم بن سعد فرفعه وأكرمة۔
وقال: ان سعدا أوصانى بابنه، وسعد سعد۔ (تهذيب التهذيب:1/153)
ابراهيم بن سعد الزهرى العوفى، أبو اسحاق المدنى، عن أبيه، والزهرى، وعنه ابن مهدى، وأحمد، ولوين، وخلق، توفى:183، وكان من كبار العلماء۔ ع۔ (الكاشف:2/51)

(3) ابن شهاب ع۔

هو محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله ابن شهاب ب عبد الله بن الحارث بن زهرة بن كلاب القرشى الزهرى، أبو بكر، الفقيه الحافظ متفق على جلالته واتقانه، هو من رؤس القطقة الرابعة، مات سنة خمس عشرين (مائة 125) وقيل قبل ذالك بسنة أو سنتين (تقريب التهذيب:536)
محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شهاب الزهرى، أبو بكر أحد الأعلام، عن ابن عمر، وأنس، وسهل، وابن المسيب، وحديثه عنه أبى هريرة فى الترمذى، وعن رافع بن خديج فى النسائى، وذالك مرسل، عنه يونس، عقيل، معمر، والزبيدى، وشعيب ومالك وابن عيينة، قال ابن المدينى: له نحو ألفى حديث، وقال أبو داؤد: أسند أكثر من ألف، وحديثه الفان ومئتا حديث، نصفها مسندة، مات فى رمضان: 124۔ ع۔ (الكاشف:4/201)
وهو عالم الحجاز والشام۔
روى عن: عبد الله بن عمر بن الخطاب، وعبد الله بن جعفر، وربيعة بن عباد۔۔۔
روى عنه: عطاء بن أبى رباح، وأبو الزبير المكى، وعمر بن عبد العزيز، وعمرو بن دينار وصالح بن كيسان۔۔

قال البخاری، عن علی بن المدینی: له نحو ألفی حدیث۔
قال عبدالرحمن بن اسحاق عن الزهری: ما استعدت حدیثًا قط۔
وقال عبدالرزاق عن معمر: ما رأیت مثل الزهری فی الفن الذی هو فیه۔ (تهذیب التهذیب:6/484)

(4) محمود بن الربیع:

محمود بن الربیع بن سراقة بن عمرو الخزرجی، أبو نعیم أو أبو محمد، المدنی، صحابی صغیر، وجل روایته عن الصحابة۔ ع۔ (تقریب التهذیب:551)
محمود بن الربیع بن سراقة بن عمرو بن زید بن عبده ابن عامره بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج الأنصاری الخزرجی أبو نعیم ویقال أبو محمد المدنی۔
روی عن: النبی ﷺ، وعن عتبان بن مالک وعبادة وأبی ایوب۔
روی عنه: أنس بن مالک، والزهری، ورجاء بن حیوة، مکحول الشامی۔۔۔
قال الواقدی: وابراهیم بن المنذر: مات سنة تسع وتسعین، وهو ابن ثلاث وتسعین۔
قلت: فعلی هذا یکون مولده سنة ست، فیکون له عند موت النبی ﷺ أربع سنتین أو یکون دخل فی الخامسة، فقد روی الطبرانی بسند صحیح عنه أنه قال: توفی النبی ﷺ وأنا ابن خمس سنین۔
وقال ابن حبان فی الصحابة: مات سنة تسع، وهو ابن أربع وتسعین، وأکثر روایاته عن الصحابة۔ (تهذیب التهذیب:4/623)
محمود بن الربیع الخزرجی، له رؤیة، وروی عن عتبان بن امالک، عبادة، عنه مکحول، ولازهری، مات:4099۔ ع۔ (الکاشف:4/253)

(5) عتبان بن مالک خم س ق۔

عتبان بن مالک الخزرجی السالمی، بدریٌ، عنه انس بن مالک، ومحمود بن الربیع، توفی زمن معاویة۔ خم س ق۔ (الکاشف:3/377)
ابن مالک بن عمرو بن العجلان الأنصاری، السالمی، صحابی، سهیر، مات فی خلافة معاویة رضی اللہ عنه۔ خم کدس ق۔ (تقریب التهذیب:411)

سند نمبر:3

(1) أبو كامل فضيل بن حسين الجحدري۔م د س۔

هو فضيل بن حسين أبو كامل الجحدري، ابنأخي كامل بن طلحة، لقي الحمادين۔ وعنه مسلم، وأبو داؤد، وذكريا الساجي، والبغوي، وجمع، مات:238۔(الكاشف:4/21)

فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري، أبو كامل ثقة حافظ من العاشره، مات سنة سبع وثلاثين (مأتين) وله اكثر من ثمانين سنة، وهو أوثق من عمه كامل بن طلحة۔ خت م د س۔

(تقريب التهذيب:477)(توفی سنة:237ھ)

فضيل بنحسين بن طلحة البصري:

روىٰ عن: حماد بن زيد، وعبدالواحد بن زياد، وأبي وعانة، ويزيد بن زريع۔۔۔

روىٰ عنه: البخاري تعليقا، ومسلم، وأبو داؤد، والنسائي۔۔۔

قال مطين، وموسى بن هارون: مات سنة سبع وثلاثين ومتئين۔

قلت: وقال ابو طالب، عن أحمد: أبو كامل بصير بالحديث متقن يشبه الناس وله عقل۔

وقال بن أبي حاتم، عن أبيه، عن علي بن المديني: ثقة۔

(2) أبو عوانة ع:

هو وضاح بن عبدالله الحافظ أبو عوانة اليشكري، مولىٰ يزيد بن عطاء، سمع قتاده وابن المنكدري، وعنه عفان، وقتيبة، ولوين، ثقة متقن لكتابه، توفىٰ:176۔ ع۔(الكاشف:4/439)

وضاح اليشكري، الواسطي، البزاز، أبو عوانة، مشهور بكنيته، ثقة ثبت، من السابعة، مات سنة خمس، أوست۔ وسبعين (ومائة:175) (تقريب التهذيب:610)

مولىٰ يزيد بن عطاء، أبو عوانة، الواسطي البزاز، كان من سبي جرجان۔

رأى الحسن، وابن سيرين، وسمع من معاوية بن قرة حديثاً واحدا۔

روىٰ عن: أشعث بن أبي الشعثاء، والأسود بن قيس، وقتادة، أبي بشر۔۔

روىٰ عنه: شعبة ومات قبله، وابن علية، وأبو داؤد، وأبو الوليد الطيالسيان۔۔۔

قال أبو حاتم: سمعت هشام بن عبيدالله الرازي، يقول: سألت بن المبارك من أروى الناس، أو أحسن الناس حديثاً عن مغيرة؟ فقال: أبو عوانة۔

وقال مسدد: سمعت يعي القطان، يقول: ماأشبه حديثه بحديثهما۔ يعني أبا عوانة، وشعبة، وسفيان۔

وقال أبوزرعة: ثقة اذا حدث من كتابه۔
وقال ابن المدینی: كان أبو عوانة فی قتادة ضعیفا لأنه كان قد ذهب كتابه، وكان أحفظ من سعید، وقد أغرب فی أحادیث۔ (تهذیب التهذیب:7/463)

(3) عثمان بن عبداللہ بن موهب خم ت س ق:

هو عثمان بن عبدالله بن موهب التیمی مولاهم، المدنی، الأعرج، وقد ینسب الی جده، ثقة، من الرابعة، مات سنة ستین (ومائة:160) (تقریب التهذیب:416)
عثمان بن عبدالله بن موهب التیمی، عن أبی هریرة، وابن عمر، وعنه شعبة، وأبو عوانة، خم ت س ق۔
(الكاشف:3/389)
هو أبو عبدالله، ویاقل: أبو عمرو المدنی الأعرج، مولی آل طلحة۔
روی عن: ابن عمر، وأبی هریرة، وأم سلمة، وجابر بن سمرة وجعفر بن ابی ثور، وعبدالله بن أبی قتادة۔۔۔
روی عنه: ابنه عمرو، وشعبة، وشیبان، وقیس بن الربیع، والثوری۔۔۔
قال العجلی: تابعی ثقة۔ (تهذیب التهذیب:5/27)

(4) جعفر بن أبی ثور م ق۔

هو جعفر بن أثور، واسم أبیه عكرمة، وقیل غیر ذالک، یكنی أباثور، مقبول، من الثالثة۔
(تقریب التهذیب:178)
جعفر بن أبی ثور، عن جده جابر، وعنه سماک بن حرب، وجماعة۔ م ق۔ (الكاشف:2/208)
وقیل اسمه مسلمة، وقیل مسلم السُوائی، أبو ثور للكوفی۔
روی عن: جده جابر بن سمرة فی الوضوء من لحوم الابل، وغیر ذالک، وهجده من قبل أمه، وقیل من قِبل أبیه۔
روی عنه: أشعث بن أبی الشعثاء، وسماک بن حرب، وعثمان بن عباله بن موهب ومحمد بن قیس الأسدیُّ۔
قال أبو حاتم بن حبان: جعفر بن أبی ثور، وهو أبو ثور بن عكرمة، فمنلم یحكم صناعة الحدیث توهم أنهما رجلان مجهولان۔
قلت: هٰكذا قال ابن حبان فی "الثقات"

قال عبداللہ بن علی ابن المدینی عن أبیہ: مجھول۔
وقال الترمذی فی "العلل" جعفر مشھور۔
وقال الحاکم أبو أحمد: ھو من مشایخ الکوفیین الذین اشتھرت روایاتھم عن جابر۔
(تھذیب التھذیب: 1/590، مؤسسۃ الرسالۃ)

(5) جابر بن سمرۃ ع:

ھو جابر بنسمرۃ، صحابیّ، ویقال: ابن عمرو بن جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعۃ السوائی، أبو عبداللہ، ویقال: أبو خالد۔
لہ ولأبیہ صحبۃ، نزل الکوفۃ ومات بھا، ولہ عقب لھا۔
روی عن: النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وعن أبیہ، وخالہ سعد بن أبی وقاص، وعمر وعلی۔۔۔
روی عنہ: سماک بن حرب وتمیم بن طرفۃ، وجعفر بن أبی ثور۔۔۔
قال ابن سعید: توفی فی خلافۃ عبدالملک بن مروان، فی ولایۃ بشر بن مروان۔
وقال خلیفۃ: مات سنۃ ثلاث وسبعین، وقیل: عنہ سنۃ ست وسبعین۔
قال ابن منجویۃ: سنۃ أربع وسبعین، وقیل غیر ذالک۔ (تھذیب التھذیب: 1/547)
(ھو) جابر بن سمرۃ بن جنادۃ، ویقال ابن عمر بن جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعۃ السوائی، أبو عبداللہ، نزیل الکوفۃ ومات بھا بعد سنۃ سبعین (70)۔
(تقریب التھذیب: 175)

سند نمبر: 4

(1) حسین بن عبداللہ د س ق:

(ھو) حسین بن عبدالرحمن الجرجرائی، بجیمین مفتوحین ورائین الأولیٰ ساکنۃ، مقبول من العاشرۃ، مات سنۃ ثلاث وخمسین (ومائتین: 253)۔ د س ق۔ (أبو داؤد، النسائی، ابن ماجۃ)
(تقریب التھذیب: 204)

حسین بن عبدالرحمن الجرجرائی أبو علی۔
روی عن: الولید بن مسلم، وطلق بن غنام، وابن نمیر، وخلف بن تمیم۔۔
روی عنہ: أبو داؤد، والنسائی، وابن ماجۃ، وأحمد بن علی الآبار۔۔۔
وذکرہ ابن حبان فی (الثقات)، وقال: حدثنا عنہ اھل واسط۔

وقال غيره: مات سنة ثلاث وخمسين ومائتين۔
قلت: وقال أبو حاتم: مجهول، فكأنه ما أخبر أمره۔ (تهذيب التهذيب: 2/198)
الحسين بن عبدالرحمن الجرجرائي، عن الوليد بن مسلم، ووكيع، وعنه أبو داؤد والنسائي، وابن ماجة، والفريابي، توفي: 253۔ دس ق۔ (الكاشف: 283)

(2) وكيع (بن الجراح الرؤاسي) ع۔

(هو) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسي، بضم الراء وهمزة ثم مهملة، أبو سفيان الكوفي، ثقة حافظ عابد، من كبار التاسعة، مات في آخر سنة ست وأول سنة سبع وتسعين (ومائتين: 297ھ) وله سبعون سنة۔ ع۔ (الجميع) (تقريب التهذيب: 611)
(هو) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسي، أبو سفيان الكوفي الحافظ۔
روى عن: أبيه، واسماعيل بن خالد، وأيمن بن نابل، وعكرمة بن عمار۔۔۔
روى عنه: أبناءه سفيان ومليع وعبيد۔۔۔
قال المعنبي: كنا عند حماد بن زيد، فجاءه وكيع، فقالوا: هذا راوية سفيان؟
فقال حماد: لو شئت قلت: هذا أرجع من سفيان۔
وقال حنبل عن أحمد: ما رأيت بالبصرة مثل يحيى، وبعده عبدالرحمن، وعبدالرحمن أفقه الرجلين، قيل له: فوكيع وأبو نعيم؟ قال: أبو نعيم أعلم بالشيوخ وأسامیهم ووكيع أفقه۔ (تهذيب التهذيب: 7/469)
(هو) أحد الأعلام، عن الأعمش، وهشام بن عروة، وعنه أحمد، واسحاق وابراهيم بن عبدالله القصار، ولد سنة: 128، قال أحمد: ما رأيت أوعى للعلم منه ولا أحفظ، كان أحفظ من ابن مهدي۔
(الكاشف: 4/451)

(3) ابن أبي ليلى ع، روى عنه اصحاب السنن الأربعة:

(هو) محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى الأنصاري، الكوفي، القاضي، أبو عبدالرحمن، صدوق سيء الحفظ جداً، من السابعة، مات سنة ثمان وأربعين (ومائة: 148)۔ ع۔ (تقريب التهذيب: 523)
(هو أبو عبدالرحمن الكوفي، الفقيه، قاضي الكوفة:
روى عن: أخيه عيسى، وابن أخيه عبدالله بن عيسى، ونافع مولى بن عمر۔۔
روى عنه: ابنه عمران، وقريبة عيسى بن المختار بن عبدالله بن عيسى، وزائدة۔۔۔
قال أبو طالب عن أحمد: كايحي بن سعيد يضعفه،

وقال أبو داؤد الطيالسي عن شعبة: ما رأيت أحد أسوأ حفظاً امن أبي ليلى۔
وقال روح عن شعبة: أفادني ابن أبي ليلى أحاديث فاذا هي مقلوبة۔
وقال أبو حاتم عن أحمد بن يونس: ذكره زائدة: كان أفقه أهل الدنيا۔
وقال أبو زرعة: صالح، ليس بأقوىٰ مايكون۔ (تهذيب التهذب:6/360)
(هو) أحد الأعلام، عن الشعبي، وخلق، وعنه شعبة۔ ووكيع، وأبو نعيم قال أحمد: سيء الحفظ، وقال أبو حاتم: محله الصدق، توفي:148۔ ع۔۔ (الكاشف:4/152)

(4) عيس بن عبدالرحمن۔ ع روى عنه اصحاب السنن الأربعة:

(هو) عيسى بن عبدالرحمن بن أبي ليلى الأنصاري، الكوفي، ثقة، من السادسة۔ ع (تقريب التهذب:468)
عن ابن أبي ليلى، صوابه: بكر بن عيسى، عن عيسى بن المختار، عن ابن أبي ليلى۔
(تهذيب التهذيب:5/538)
عيسى بن عبدالرحمن بن أبي ليلى، عن أبيه، وعن عبدالله بن حكيم، وعنه أخوه محمد، وابنه عبدالله، وثقوه۔ دت ق۔ (الكاشف:3/578)

(5) الحكم بن عتيبة ع، روىٰ عنه أصحاب الكتب الستة:

(هو) حكم بن عتيبة، بالمثناه ثم الموحدة، مصغراً، أبو محمد الكندي، الكوفي، ثقة ثبت فقيه الا أنه ربما دلّس، من الخامسة، مات سنة ثلاث عشرة أوبعدها وله نيف وستون۔ ع۔ (أى مات سنة:113هـ) (تقريب التهذيب:212)
الحكم بن عتيبة الكندي، مولاهم فقيه الكوفة مع حماد، عن ابن أبي أوفىٰ، وأبي جحيفة، عنه مسعر، وشعبة، عابد قانت ثقة صاحب السنة، توفي:115هـ۔ ع۔ (الكاشف:2/306)
روىٰ عن: أبي جحيفة، وزيد بن أرقم وقيل لم يسمع منه۔ عبدالله بن أبي أوفى، وشريح القاضي، وقيس بن أبي حازم۔۔۔
وعنه: الأعمش، ومنصور، ومحمد بن جحارة، وأبو اسحاق السبيعي۔۔۔
قال الأوزاعي عن يحي بن أبي كثير، وعبدة بن أبي لبابة: مابين لابيتها أفقه من الحكم۔
وقال مجاهدين بن رومي: رأيت الحكم في مسجد الخيف، وعلماء الناس عيال عليه وقال عباس الدوري: كان صاحب عبادة وفضل۔
وقال ابن عيينة: ماكان بالكوفة بعد ابراهيم والشعبي مثل الحكم والحماد۔ (تهذيب التهذيب:1/466)

(6) عبدالرحمن بن أبی لیلی، روی عنه جمیع أصحاب الصحاح الستة:

(هو) عبدالرحمن بن أبی لیلی الأنصاری، عالم الکوفة، عن أبیه، وعمر، ومعانی، وعنه ابنه عیسی، وحفیده عبدالله وثابت، کان أصحابه یعظمونه کأنه أمیر، مات: 83۔ ع۔ (الکاشف: 3/278)

عبدالرحمن بن أبی لیل الأنصاری، المدنی، ثم الکوفی، ثقة، من الثانیة، اختلف فی سماعه من عمر، مات بوقعة الجماجم سنة ثلاث (83هـ)، قیل انه غرق۔ ع۔ (تقریب التهذیب: 381)

اسمه یسار، ویقال: بلال، ویقال: داؤد بن بلال بن بلیل بن أحیحة بن الجلال۔۔

روی عن: أبیه، وعمر، وعثمان، وعلی، وسعد، وحذیفة، معاذ بن جبل۔۔

روی عنه: ابنه عیسی، وابن ابنه عبدالله بن عیسی، وثابت البنانی۔۔۔۔

قال عطاء بن السائب عن عبدالرحمن: أدرکت عشرین ومائة من الأنصار صحابة۔

وقال عبدالله بن الحارث بن نوفل: ماظننت أن النساء ولدن مثله۔

وقال الدوری عن ابن معین: لم یر عمر۔

قال: فقلت له: فالحدیث الذی عروی "کنا مع عمر نتراءی الهلال"؟ فقال: لیس بشیء۔

(تهذیب التهذیب: 4/376)

(7) البراء بن عازب روی عنه جمیع اصحاب الستة:

(هو) البراء بن عازب بن الحارث بن عدی الأنصاری الأوسی، صحابی ابن صحابی نزل الکوفة، استصغر یوم بدر، وکان هو وابن عمر لذةً، مات سنة اثنتین وسبعین (72) ع۔ (تقریب التهذیب: 16)

روی عن: النبی ﷺ، وعن أبی بکر، وعمر، وعلی، وأبی أویب۔۔۔

روی عنه: عبدالله بن یزید الخطمی، وأبو جحیفة، ولهما صحبة، وعبید۔۔۔

وقال ابن عبدالبر: هو الذی افتتح الرّی، وقیل هو الذی أرسل النبی ﷺ معه السهم الی قلیب الحدیبیة فجاش بالرّی، والمشهور أن ذالک ناجیة بن جندب قال: وأول مشاهده أحد۔

(تهذیب التهذیب: 1/468)

سند نمبر: 5

(1) جارود بن معاذ الترمذی روی عنه صاحب السنن الترمذی والنسائی:

(هو) جارود بن معاذ السلمی، الترمذی، ثقة رمی بالارجاء، من العاشرة، مات سنة أربع وأربعین

(ومائتين: 244) ت۔ (تقريب التهذيب:176)
(هو) أبو معاذ الترمذی۔
روی عن: الوليد بن مسلم، وابن عيينة، وجرى، وأبی أسامة۔۔۔
روی عنه: الترمذی والنسائی، وأحمد بن علی الابار، وبنه عمر۔۔۔
قال النسائی: ثقة۔
وذكره ابن حبان ((فی الثقات))، وقال: مستقيم الحديث۔
قال أبو الاسم بن عساكر: مات أربع وأربعين ومائتين۔
قلت وقال النائی فی (أسمی شيوخه): ثقة، الا أنه كان يميل الی الارجاء۔ (تهذيب التهذيب:1/560)
الجارد بن معاذ الترمذی، عن جرير، وابن عيينة، وعنه الترمذی، والنسائی ومحمود بن محمد المروزی، ثقة، توفی: 244۔ ت س۔
(2) أبو خالد الأحمر، رواه عنه جميع أصحاب الصحاح الستة:
(هو) سليمان بن حيان الأزدی، أبو خالد الأحمر الكوفی، صدوق يخطیء، من الثامنة، مات سنة تسعين (ومائة) أو قبلها، (أی:190) وله بضع وسبعون۔ ع۔ (تقريب التهذيب:284)
(هو) سليمان بن حيان أبو خالد الكوفی الأحمر، صدوق امام، عن عاصم الأحول ويحی بن سعيد الأنصاری، وعنه أحمد، واسحاق، وهناد، قال ابن معين: ليس بحجة، توفی: 189۔ ع۔ (الكاشف:2/564)
(هو) ولد بجرجان۔
روی عن: سليمان التيمی، وحميد الطويل، وداؤد بن أبی هند، وبن عون۔۔۔
روی عنه: أحمد واسحاق، وابنا أبی شيبة، وآدم بن أبی اياس۔۔۔
قال اسحاق بن راهويه: سألت وكيعا عن أبی خالد، فقال: وأبو خالد ممن يسأل عنه!
وقال ابن أبی مريم، عن ابن معين: ثقة۔ وكذا قال ابن المدينی۔
وقال عثمان الدارمی، عن ابن معين: ليس به بأس، وكذا قال النسائی۔ (تهذيب التهذيب:3/182)

(3) محمد بن عجلان ع م خت:

(هو) محمد بن عجلان المدنی، الفقيه الصالح، عن أبيه، وأنس، وخلق، وعنه شعبة ومالک، والقطان، وأبو عاصم، وثقة أحمد وابن معين، وقال غيرهما: سيء الحفظ، وقال الحاكم: خرج له مسلم ثلاثة عشر حديثاً كلها فی الشواهد، توفی: 138، وحمله ثلاثة أعوام۔ ع م خت۔ (أی روی عنه أصحاب السنن الأربعة فی سننهم، والبخاری تعليقا، والمسلم فی صحيحه۔ (الكاشف:4/166)

(هو) صدوق، الا أنه اختلطت عليه أحاديث أبي هريرة، من الخامسة، مات سنة ثمانو أربعين (مائة :148هـ)، خت، م، ع)

(هو) مولى فاطمة بنت الوليد بن عتبة بن ربيعة، أبو عبدالله، أحد العلماء العاملين۔

روىٰ عن: أبيه، وأنس بن مالک، سلمان أبي حازم الأشجعي۔۔۔

روى عنه: صالح بن كيسان وهو أكبر منه، وعبدالوهاب بن بخت، ومات قبله، وابراهيم بن أبي عبلة۔

وقال صالح بن أحمد، عن أبيه: ثقة۔

وقال عبدالله بن أحمد، عن أبيه سمعت ابن عيينة يقول: حدثنا محمد بن عجلان، وكان ثقة۔ وقال أيضاً: سألت أبي عن محمد بن عجلان وموسى بن عقبة، فقال: جميعا ثقة، وما أقربهما۔

وقال يعقوب بن شيبة: صدوق وسط۔

وقال أبو زرعة: ابن عجلان من الثقات۔

وقال أبو حاتم۔ والنسائي: ثقة۔

وقال العجلي: مدني ثقة۔ (تهذيب التهذيب:6/293)

(4) زيد بن أسلم، ع، رويى عنه جميع أصحاب الصحاح الستة:

(هو) زيد بن أسلم العدوى، مولى عمر، أبو عبدالله وأبو أسامة، المدنى، ثقة عالم وكان يرسل، من الثالثة، مات سنة ست وثلاثين (ومائة:136)۔ ع۔ (تقريب الهذيب:256)

(هو) زيد بن أسلم الفقيه العمرى، عن أبيه، وابن عمر، وجابر، وعنه مالک، والدراوردىّ، قال ابن عجلان: ماهبت أحدا هيبتى زيدَ بن أسلم، وقال: أبو حازم الأعرج: لايرينى الله يوم زيد، وفى:136۔ ع۔ (الكاشف:2/440)

(هو) أبو أسامة، ويقال: أبو عبدالله المدنى، الفقيه، مولى عمر۔

روى عن: أبيه، وابن عمر، وأبي هريرة، وعائشة، وجابر، وربيعة۔

وعنه: أولاده الثلاثة أسامه، وعبدالله، وعبدالرحمن، ومالک، وابن عجلان۔

قال الدرى عن ابن معين: ليم يسمع من جابر، ولا من أبي هريرة۔

وقال مالک عن ابن عجلان: ماهبت أحداً قط هيبتى زيد بن أسلم۔

وقال يعقوب بن شيبة: ثقة من أهل الفقه والعلم، وكان عالما بتفسير القرآن۔

وقال خليفة وغيره واحد: مات سنة ست وثلاثين ومائة۔

وقال أبو زرعة: لم يسمع من سعد، ولا من أبي أمامة، قال: وزيد بن أسلم، عن عبدالله بن زياد، أو زياد عن

علی مرسدہ۔ (تهذيب التهذيب:2/206)

(5)أبی صالح، ع أی روی عنه جمیع أصحاب الصحاح الستة فی صحاحهم:

(هو) ذكوان، أبو صالح السمان الزيات، المدنی، ثقة ثبت، وكان يجلب الزيب الى الكوفة، من الثالثة، مات سنة احدى ومائة، أی فی:201) ع۔ (تقريب التهذيب:238)

(هو) مولى جويرة بنت الأحمس العطفانی، شهد الدار زمن عثمان، وسأل سعد بن أبی وقاص مسئلة فی الزكاة وروی عنه۔ وعن أبی هريرة وأبی الدرداء، وأبی سعيد الخدری، وعقيل بن أبی طالب۔

روی عنه: أولاده سهيل وصالح وعبداله وعطا بن أبی رباح، وعبدالله بن دينار، ورجاء بن حيوة۔

قال عبدالله بن أحمد عن أبيه: ثقة ثقة، من أجل الناس وأوثقهم۔

وقال ابن معين: ثقة۔ وقال أبو حاتم: ثقة صالح الحديث، يحتج بحديثه۔

وقال أبو زرعة: ثقة مستقيم الحديث۔ (تهذيب التهذيب:2/460)

وروی عن عائشة۔ وأبی هريرة۔۔۔ من الأئمة الثقات، عنه الأعمش، عنه ألف حديث، توفی بالمدينة سنة احدى ومائة۔ ع۔ (الكاشف:2/384)

(6)عن أبی هريرة رضی الله عنه:

أبو هريرة الدوسی الصحابی الجليل حافظ الصحابة، اختلف فی اسمه واسم أبيه، قيل: عبدالرحمن بن صخر، وقيل: ابن غنم، وقيل عبدالله بن عائذ۔۔۔

واختلف فی أيها أرجح؟ فذهب كثيرون الى الأول، وذهب جمع من النسابين الى عمرو بن عامر، مات سنة سبع۔ وقيل سنة ثمان، وقيل تسع۔ وخميس (أی سنة:57/58/59)، وهو ابن ثمان وسبعين سنة۔ ع۔ (تقريب التهذيب:704)

سند نمبر:6

(1)عبدالله بن عبدالرحمن، م: المسلم د: أبو داؤد، ت: الترمذی فی صحاحهم:

(هو) عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل بن بهرام السمرقندی، أبو محمد الدارمی الحافظ صاحب "المسند" ثقة فاضل متقن، من الحادية عشرة، مات سنة خمس وخمسين (155)، وله أربع وسبعون۔ م د ت۔ (تقريب التهذيب:345)

(هو) أبو محمد الدارمی، الحافظ عالم سمرقند، عن زيد، ونضر بن شميل، وعنه مسلم، وأبو داؤد،

والترمذی، وعمر البجیری، والفریابی، قال أبو حاتم: هو امام أهل زمانه، ولد 181 ومات: 255، م د ت۔ (الکاشف: 3/141)

(هو) عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبدالصمد التمیمی الدارمی، أبومحمد السمرقندی الحافظ صاحب "المسند"۔

روی عن: النضربن شمیل، وأبی النضر الهاشم بن القاسم، ومروان بن محمد الطاهری، ویزید بنهارون، وأشهل بن حاتم۔۔۔

وروی عنه:۔۔ أبوزرعة، وأبوحاتم، وبقی بن مخلد، وعمر بن محمد البجیری، وجعفربن محمد القریابی۔

قال الامام أحمد بن حنبل: امام۔ وقال لآخر: علیه بذاک السید عبدالله بن عبدالرحمن، کررها۔

وقال أبوسعید الأشج: امامنا۔

وقال عثمان بن أبی شیبة: أمره أظهر مما یقولون من الحفظ، والبصر، وصیانة النفس۔ وعده بنداء من حفاظ الدنیا۔

مات سنة خمس وخمسین ومائتین یوم التروية، ودفن یوم عرفة یوم الجمعة، وهو ابن أربع وسبعین سنة۔ (تهذیب التهذیب: 4/67-68)

(2) عبیدالله بن عبدالمجید المخنفی، ع روی عنه الجمیع فی صحاحهم:

(هو) عبیدالله بن عبدالمجید الحنفی، أبو علی البصری، صدوق لم یثبت أن یحیٰ بن معین ضعفه، من التاسعة، مات سنة تسع ومائتین۔ ع (تقریب التهذیب: 404)

عبیدالله بن عبدالمجید أبو علی الحنفی البصری، عن هشام الدستوائی، وعکرمة بن عمار، وخلق، وعنه الدارمی، وعبد، وعددٌ، ثقة، توفی: 2019۔ ع۔ (الکاشف: 3/356)

روی عن: عکرمة بن عمار، واسرائیل، واسماعیل بن مسلم، ورباح بن أبی معروف۔

وعنه: علی ابن المدینی وأبو خیثمة، وأبو موسیٰ، وبشار، وعمرو بن علی۔

قال الدارمی عن ابن معین، وأبو حاتم: لیس به بأس۔

قلت: ووثقه العجلی، والدارقطنی، وابن قانع، وضعفه العقیلی، وروی عن ابن معین أنه قال: لیس بشیء۔ (تهذیب التهذیب: 4/577)

(3) ابن أبی ذئب۔ ع أی روی عنه الجمیع:

(هو) محمد بن عبدالرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبی ذئب القرشی العامری، أبوالحارث المدنی، ثقة فقيه فاضل، من السابعة، مات سنة ثمان وخمسين (ومائة أی: 158) وقيل سنة تسع (أی تسع وخمسين ومائة: 159)۔ ع۔ (تقریب التهذیب: 523)

أحد الأعلام، عن عكرمة، ونافع، والزهری، وعنه معمر، وابن المبارک، وابن وهب، والقطان، وعلی بن الجحد، وكان كيس الشأن، ثقة، توفی: 159۔ ع۔ (الكاشف: 4/152)

واسمه هشام بن شعبة بن عبدالله بن أبی قيس بن عبدوُدّ بن نصر۔۔۔

روی عن: أخيه المغيرة، وخاله الحارث بن عبدالرحمن القرشی، وعبدالله بن السائب بن يزيد۔۔۔

وعنه: الثوری، ومعمر، وهما من أقرانه، وسعد بن ابراهيم، والوليد بن مسلم۔۔۔

قال أبو داؤد: سمعت أحمد يقول: كان ابن أبی ذئب يسبّه بسعيد بن المسيب۔

قيل لأحمد: خلف مثله ببلاده؟ قال: لا ولا بغيرها۔ قال: وسمعت أحمد يقول: ابن أبی ذئب لا يبالی عمن يحدث۔

وقال علی عن يحی بن سعيد: كان عَسِراً۔

وقال الواقدی وغيره: ولد سنة ثمانين عام الجحاف۔ (تهذيب التهذيب: 6/361)

(4) سعيد بن السمعان، ر: جزء القراءة للبخاری، د: أبو داؤد، ت: الترمذی۔ س: النسائی:

(هو) سعيد بن سمعان الأنصاری الزرقی مولاهم، المدنی، ثقة، لم يصب الأزری فی تضعيفه، من الثالثة۔ ر د ت س۔ (تقریب التهذيب: 271)

سعيد بن سمعان، عن أبی هريرة، وابن حسنة، وعنه ابن أبی ذئب، وسابق الرقّی، وُثق۔ د ت س۔ (الكاشف: 2/484)

روی عن: أبی هريرة، وابن حسنة۔

وروی عنه: ابن أبی داؤد، وسابق بن عبدالله الرقی، محمد بن أبی ذئب۔

قال النسائی: ثقة۔ وذكره ابن حبان فی الثقات۔

قلت: وقال البرقانی، عن الدارقطنی: ثقة۔

وقال الحاكم: تابعی معروف۔ وقال الأزدی: ضعيف۔ (تهذيب التهذيب: 3/64)

سند نمبر: 7

(2) محمد بن غالب:

(هو) محمد بن غالب أبو جعفر الدقاق: بغدادی، ویعرف بتمتام، روی عن عفان وعبید بن عبیدة، والحکم بن أسلم، وسعید بن أشعث السمان، سمعت منه ببغداد، وهو صدوق۔ (الجرح التعدیل: 8/64)

(2406) تمتام، الامام المحدث، الحافظ المتقن، أبو جعفر محمد بن غالب بن حرب الضبی البصری، نزیل بغداد، (283-193ھ)

ولد سنة ثلاث وتسعین ومائة۔

وسمع: أبانعیم، ومسلم بن ابراهیم، القعنبی، وعفان بن مسلم۔۔۔

حدث عنه: أبو جعفر البختری، واسماعیل الصفار، وعثمان بن السماک۔۔۔

قال الدارقطنی: ثقة مامون، الاأنه کان یخطیء، وقال فی موضع اٰخر: ثقة مجوّد، سمعت أبا سهیل بن زیاد، سمعت موسی بن هارون یقول فی حدیث محمد بن غالب عن الورکانی، عن حماد الابح، عن ابن عون، عن ابن سیرین، عن عمر ابن حصین: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قل: ''شیبتنی هود وأخواتها'' انه حدیث موضوع۔

قلت: یرید موضوع السند لا المتن۔

قال الدارقطنی: کان یتقی لسان تمتام۔

قلت: مات فی شهر رمضان، سنة ثلاث وثمانین ومائتین، وله تسعون عاماً۔ (سیر أعلام النبلاء: 1/284)

(3) موسی بن اسماعیل ع: الجمیع:

(هو) موسی بن اسماعیل المنقری، أبو سلمة التبوذکی، مشهور بکنیته وباسمه، ثقة ثبت، من صغار التاسعة، ولا التفات الی قول ابن خراش: تکلم الناس فیه، مات سنة ثلاث وعشرین (ومائتین: 223)۔ ع۔ (تقریب التهذیب: 579)

موسی بن اسماعیل أبو سلمة التبوذکی الحافظ، عن شبة، وهمام، ولق، وعنه البخاری، وأبو داؤد، وابن الضریس، وابن أبی عاصم سبطه، قال عباس الدوری: کتبنا عنه خمسة وثلاثین ألف حدیث، قلت: ثقة ثبت، مات: 223، ع۔ (الکاشف: 4/257)

روی عن: جریر ابن حازم، ومهدی بن میمون، وهنید بن القاسم ومبارک ابن فضالة۔

روی عنه: البخاری، وأبو داؤد، وروی الباقون عنه بواسطة الحسن علی الخلال۔۔۔

قال أبو حاتم: سمعت ابن معين، وأثنىٰ على أبى سلمة، وقال: كان كيسًا، وكان الحجاج بن منهال رجلا صالحاً، وأبو سلمة أتقنهما۔
وقال ابن سعد: كان ثقة، كثير الحديث۔
قال البخارى: مات سنة ثلاث وعشرين ومأتين۔ (تهذيب التهذيب ابن حجر: 7/218)

(4) عبدالواحد بن زياد، ع: الجميع:

(هو) عبدالواحد بن زيادالعبدى مولاهم، البصرى، عن عاصم الأحول، والأعمش، وعنه ابن مهدى، ومسدد، وقتيبة، قال النسائى: ليس به بأس، مات: 176۔ ع۔ (الكاشف: 3/332)
4240 - عبدالواحد بن زياد العبدى مولاهم، البصرى، ثقة، فى حديثه عن الأعمش وحده مقال، من الثامنة، مات سنة ست سبعين (ومائة: 176)، وقيل بعدهما۔ ع۔ (تقريب التهذيب: 389)
روىٰ عن: أبى اسحاق الشيبانى، وعاصم الأحول، ولاأعمش، وأبى مالك الأشجعى۔۔
وروى عنه: ابن مهدى، وعفان، عارم، ومعلى ابن أسد، ويونس بن محمد۔۔
قال ابن سعد: كايعرف بالثقفى، وهو لعبدالليس، وكان ثقة كثير الحديث۔۔
وقال أبو زرعة وأبو حاتم: ثقة، وقال النسائى: ليس بأس۔
قال أحمد: مات سنة سبع وسبعين ومائة۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 4/525)

(5) عمرو بن يحى الأنصارى۔ ع: الجميع:

(هو) عمرو بن يحى بن عمارة بن أبى الحسن المازنى، المدنى، ثقة، من السادسة، مات بعد الثلاثين (ومائة، أى بعد: 130)۔ ع۔ (تقريب التهذيب: 458)
عمرو بن يحىٰ بن عمارة بن أبى الحسن، عن أبيه، وعباد بن تميم، وعنه مالك، وهيب، وخلق، ثقة۔ ع۔ (الكاشف: 3/541)
روىٰ عن: أبيه، وعباد بن تميم، ومحمد بن يحى بن حبان، وعباس بن سهل۔۔۔
وعنه: يحى بن أبى كثير، وأيوب، ومالك، وابنجريج، ووهيب بن خالد۔۔۔
قال أبو حاتم: ثقة صالح۔ وقال النسائى: ثقة۔
قلت: وقال ابن سعد: كان ثقة، كثير الحديث۔
وقال عثمان الدارمى: عن ابن معين، صويلح، وليس بالقوى۔ (تهذيب التهذيب الابن حجر: 5/444)

(6) عن أبيه (عمارة بن أبی حسن)، س: النسائی:

(هو) عمارة بن أبی حسن الأنصاری المازنی، المدنی، ثقة، يقال: له رُؤية، ووهم من عدّه صحابيا، فان الصحبة لأبيه۔ س۔ (تقريب التهذيب:439)

روی عن: أبيه وعن عمه۔

روی عنه: ابنه يحی والزهری۔

قال ابن اسحاق: اسم أبی حسن تميم بن عمرو، استعمله علی المدينة، حين خرج الی العراق، وقال ابن عبدالبر: عماره بن أبی حسن له صحبة، وأبوه كان عقبيا بدرياً۔ (تهذيب التهذيب:5/263)

سند نمبر:8

(1) محمد بن رمح، م: المسلم، ق: ابن ماجة:

(هو) محمد بن رمح بن المهاجر التجيبی مولاهم، المصری، ثقة ثبت، من العاشرة۔

مات سنة اثنتين وأربعين (ومأتين:242)۔ م ق۔ (تقريب التهذيب:508)

محمد بن رمع، الحافظ، عن الليث، وابن لهيعة، وعنه مسلم، وابن ماجة، وبقی، ومحمد بن زبّان، مكثر علامة أخباری، قال النسائی: ماأخطأفی حديث واحدٍ۔ مات: 242 فی شوال۔ ف ق۔ (الكاشف:4/110)

حكی عن: مالک۔

ورعی عن: مسلمة بن علی الخشنی، وابن لهيعة، والليث، ومفضل بن فضالة۔۔۔

وعنه: مسلم، وابن ماجة، وعلی بن أحمد بن سليمان علان۔۔۔

قال ابن الجندی: كان أوثق من ابن زغبة۔

وقال أبو داؤد: ثقة، ولم أكتب عنه شيئاً۔

وقال البخاری وابن قدير: مات فی شوال سنة اثنتين وأربعين (ومأتين)

وقال مسلمة: أنا عنه غير واحد وهو ثقة۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر:6/241)

(2) الليث بن سعد۔ ع: الجميع:

(هو) ابن عبدالرحمن الفهمی، أبو حارث المصری، ثقة ثبت فقيه امام مشهور، من السابعة، مات فی شعبان سنة خمس وسبعين (ومائة:175هـ)۔ ع۔ (تقريب التهذيب لابن حجر:459)

قال ابن حجر فی التهذیب: روىٰ عن: نافع، وابن أبی ملیکة، ویزید بن أبی حبیب، ویحی بن سعید الأنصاری، وأخیه عبدربه بن سعید۔۔۔

وروىٰ عنه: شعیب، ومحمد بن عجلان، وهشام بن سعد، وهما من شیوخه۔۔۔

قال أحمد بن سعد الزهری عن أحمد اللیث ثقة ثبت۔

وقال حنبل عن أحمد: اللیث أحب الیّ منهم فیما یروی عن المقبری۔

وقال ابن المدینی: اللیث ثقة ثبت۔ (تهذیب التهذیب:6/92)

(هو) اللیث بن سعد، أبو الحارث الامام، مولىٰ بن فهم، سمع عطاءً وابن أبی ملیکة، ونافعا، وعنه: قتیبة ومحمد بن رمح، ۔۔۔ قیل: کان مغله فی العام ثمانین ألف دینار، فما وجبت علیه زکاة! عاش احدیی وثمانین سنة، مات:175، فی شعبان۔ ع۔ (الکاشف اللذهبی:4/73)

(3) یزید بن أبی حبیب، ع: الجمیع:

(هو) یزید بن أبی حبیب، المصری، أبو رجاء، واسم أبیه سوید، واختلف فی ولائه، ثقة فقیه، وکان یرسل، من الخامسة، مات سنة ثمان وعشرین (ومائة:128هـ)

وقد قارب الثمانین۔ ع۔ (تقریب التهذیب لابن حجر:631)

(هو) عالم أهل مصر، عن عبداللہ بن الحارث بن جَزء، وأبی الطفیل، وعنه اللیث، وابن لهیعة، وکان حبشیا، ثقة من العلماء الحکماء الأتقیاء، مات:128۔ ع۔ (الکاشف:4/510)

قال ابن حجر فی التهذیب: اسمه: سوید الأزدی مولاهم۔

روی عن: عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی، وأبی الطفیل، وبکر بن عمرو، والزهری۔۔

ورعی عنه: سلیمن التیمی، ومحمد بن اسحاق، وحیوة بن شریح، واللیث بن سعد۔۔

قال اللیث: یزید بن أبی حبیب سیدنا وعالمنا، وقال الاٰجری عن أبی داؤد: لم یسمع من الزهری۔

وذکره ابن حبان فی "لثقات"

وقال ابن وهب: لو جعلا فی المیزان ما رجع أحدهما علی الاٰخر۔

(تهذیب التهذیب لابن حجر العسقلانی علیہ الرحمۃ:7/633)

(4) سوید بن قیس، د: أبو داؤد، س: النسائی، ق: ابن ماجة،

(هو) سوید بن قیس التجیبی، بضم المتناة وکسر الجیم ثم رختانیة ثم موحده، مصری، ثقة، من الثالثة۔ د س ق۔ (تقریب التهذیب:265)

سوید بن قیس التجیبی، عن عبداللہ بن عمرو، ومعاویة بن حدیج، وعنه یزید بن أبی حبیب، وثق۔ دس ق۔ (الکاشف للذهبی:2/553)

روی عن: معاویة بن حدیج، وابنه عبدالرحمن بن معاویة، وابن عمر رضی اللہ عنہ۔۔۔

وعنه: یزید بن أبی حبیب۔

قال النسائی: ثقة۔

وقال ابن یونس: کانت له من عبدالعزیز بن مروان منزلة۔

وذکره ابن حبان فی "الثقات"۔ قلت: وثقه یعقوب بن سفیان۔

(تهذیب التهذیب لابن حجر:2/136، طبعه مؤسسة۔)

(5) معاویة بن حدیج، بخ: الأدب المفرد للبخاری، د: أبو داؤد، س: النسائی،

(هو) معاویة بن حدیج، بمهملة ثم جیم، مصغر، الکندی، أبو عبدالرحمن وأبو نعیم، صحابی صغیر، وقد ذکره یعقوم بن سفیان فی التابعین۔ بخ دس۔ (تقریب التهذیب لابن حجر:566)

معاویة بن حدیج بن جفنة الکندی التجیبی الأمیر، له صحبة، وله عن عمر، وأبی ذر، عنه علی بن رباح، وابنه عبدالرحمن، وعبدالرحمن بن شماسة، توفی:52۔ دس ق۔ (الکاشف للذهبی:3/308)

قال الحافظ بن حجر فی التهذیب: ویقال: أبو نعیم المصری، مختلف فی صحبته۔

روی عن: النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وعن عمر، وأبی ذر، ومعاویة، وعبداللہ بن عمرو۔

وعنه: ابنه عبدالرحمن، وسوید بن فقیس التجیبی، وسلمة بن أولم الرَّبعی۔۔۔

وقال المفضل الغلابی: لمعاویة صحبة۔ وکذا أثبت صحبته البخاری، وأبو خاتم، وابن البرقی۔

وقال البخاری: مات قبل عبداللله بن عمرو بن العاص۔

قلت: وقد ذکره ابن حبان فی الصحابة أیضاً۔ (تهذیب التهذیب لابن حجر:7/100)

• کتب فتاویٰ سے ماخوذ احادیث کی تحقیق کریں

(1) خلق اللہ التربۃ یوم السبت:

یہ روایت مشکوۃ (باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء ص 510 ط سعید) میں امام مسلم کی طرف منسوب ہے اور مسلم کی روایتیں صحیح ہیں (کفایت المفتی:148/2)

(2) ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیامۃ:

یہ حدیث ترمذی (باب ماجاء فیمن حلف علی بیعۃ کاذبا 1/23 ط سعید) میں ہے (کفایت المفتی:154/2)

(3) آذان اور صف اول کی فضیلت سے متعلق وہ حدیث ذکر فرمائیں جس میں ہے کہ اگر میری امت کو تین چیزوں کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے لڑ پڑتے۔

اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں لو ان الناس یعلمون مافی النداۓ و الصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ (ترمذی، باب ماجاء فی فضل الصف الاول 1/53 ط سعید) (کفایت المفتی:154/2)

(4) قدموا قریشا و لا تقدموھا:

یہ حدیث کنز العمال کے صفحہ 140 جلد ہفتم میں موجود ہے ابن نجار سے نقل کی ہے اور مناوی نے کنوز الحقائق میں اس کو روایت کر کے (الشافعی) کی طرف منسوب کیا ہے اور لا تعلموھا کے بجائے لا تعالموھا ذکر کیا ہے اور جامع صغیر میں کئی حوالوں سے بالفاظ مختلفہ ذکر کیا ہے مثلاً اس میں قدموا قریشا و لا تقدموھا و تعلموا من قریش و لا تعالموھا الشافعی و لبیھقی فی معرفۃ عن ابن شھاب بلاغا (عد) عن ابی ھریرۃ (صح) قدموا قریشا و لا تقدموھا و تعلموا من قریش و لا تعلوھا و لو لا ان تبطر قریش لاخبرتھا ما لخیارھا عند اللہ تعالیٰ (طب) عن عبداللہ بن السائب (صح) قدموا قریشا و لا تقدموھا و لو لا ان تبطر قریش لاخبرتھا بما لھا عند اللہ -البزار عن علی (صح) یعنی یہ حدیث ابن النجار اور شافعی اور بیھقی اور ابن عدی اور طبرانی اور بزار نے روایت کی اور جامع صغیر میں اس کی تمام روایتوں پر صحت کی علامت کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ قریش مقدم (مقتدا) ہونے کے اہل ہیں ان کو مقدم رکھو۔ (کفایت المفتی:165/2)

5) ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین الحدیث:

یہ روایت جامع الصغیر میں ابونعیم سے مروی ہے یہ روایت ابو ہرہ مگر جامع صغیر (حرف الھمزہ، الجزئ الاول ص 14 ط مکتبہ اسلامیہ لائل پور) میں اس کو ضعیف بتایا گیا ہے اور ادفنوا صیغہ امر استحباب کے لیے ہے نہ کہ وجوب کے لیے

(کفایت المفتی: 4/51)

6) ذروا الحسناء العقیم وعلیکم بالسوداء الولود:

آنحضرت ﷺ نے اس خیال سے کہ امت محمدیہ کی کثرت ہو جس کی وجہ سے قیامت میں حضور کو اپنی کثرت پر مفاخرۃ کا موقع ملے اس امر کی ترغیب دی ہے کہ جو عورت زیادہ ولادت کی صلاحیت رکھتی ہو اس سے نکاح کیا جائے اس کے متعلق حضور ﷺ کے ارشادات یہ ہیں تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم (کنز العمال 8/344) یعنی محبت والی اور قابل ولادت عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا امرأۃ ولود احب الی اللہ من امرأۃ حسناء لاتلد انی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ (کنز العمال 8/262) یعنی قابل ولادت عورت خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے نا قابل ولادت حسین عورت سے بیشک میں تمہاری کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن امتوں پر فخر کروں گا۔ سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد الحدیث (کنز العمال 8/238) سیاہ فارم مگر قابل ولادت عورت نا قابل عورت خوبصورت عورت سے بہتر ہے اب تمام حدیثوں سے معلوم ہوگیا کہ حضور رسالت مآب ﷺ کا مقصود کثرت امت کے اسباب کی ترغیب ہے پس حدیث مذکور فی السؤال جس کے الفاظ یہ ہیں ذروا الحسناء العقیم وعلیکم بالسوداء الولود۔

جو کنز العمال 8/242 میں کامل بن عدی سے منقول ہے یہ معنی نہیں کہ نکاح ہی کو چھوڑ دو یعنی طلاق دیدو۔ اور ظاہر ہے کہ قبل نکاح کسی عورت کے عقیم کا علم ہو جانا نادر ہے کثیر الوقوع نہیں ہے پس حدیث کے مضمون پر کوئی شبہ وارد نہیں ہوتا (کفایت المفتی 5/262)

(7) أکذب الناس الصباغ:

کنز العمال میں بروایت دیلمی نقل کی گئی ہے غالبا اس سے مسند فردوس دیلمی مراد ہے مسند فردوس دیلمی میں ضعیف، منکر بلکہ موضوع حدیثیں موجود ہیں اس لیے مسند فردوس دیلمی کی کوئی روایت جب تک کہ اس کی صحت سند ثابت نہ کر دی جائے قابل استناد نہیں۔

اور سند سے قطع نظر کر لی جائے تو حدیث کے لیے کوئی صحیح معنی متعین نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ ''رنگریز تمام آدمیوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہے'' حالانکہ یہ بات واقعہ کے مطابق نہیں بلکہ جس قسم

کا جھوٹ اس قسم کے اجیر مشترک بولتے ہیں وہ رنگریز کے ساتھ خاص نہیں ہے ممکن ہے کہ بعض دوسرے پیشے والے رنگریز سے زیادہ جھوٹ بولتے ہوں اور یہ باب ظاہر ہے کہ حدیث ایک جملہ خبریہ ہے جوصرف بیان واقعہ پر ہی محمول ہوسکتی ہے انشا پر حمل کرنے کی کوئی صورت نہیں اور بیان واقعہ کا واقعہ کے مطابق ہونا صحت وصدق حدیث کے لئے ضروری ہے (کفایت المفتی 7/343)

(8) اذا کان یوم القیامة نادی منادأین خونة اللہ فی الارض فیؤتی بالنحاسین و الصیارفة و الحاکة:

یہ حدیث بھی مسند فردوس دیلمی کی ہے اور نا قابل استناد ہے اوراپنے معنی اور مضمون کے لحاظ سے یہ حدیث موضوع معلوم ہوتی ہے (کفایت المفتی 7/343)

(9) شرار امتی الصانعون الصائغون۔وفی نسخة الصائغون الصباغون:

یہ بھی کنز العمال میں دیلمی سے ہی منقول ہے کنز العمال میں دونوں نسخے موجود ہیں ایک میں دستکاراور سنار مذکور ہیں اور دوسرے میں سنار اور رنگریز۔اس حدیث میں دستکار، سنار اور رنگریز کو شرالناس کہا گیا ہے یعنی تمام آدمیوں میں بدترین۔اور بدترین ہونے کی کوئی خاص جہت بیان نہیں کی گئی اور اگر یہ حدیث صحیح ہوتو اس کا ظاہری مطلب یہ ہوگا کہ نفسِ صنعت یا صباغی یا سنار ہونا ہی آدمیوں کو بدترین بنا دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مضمون باطل ہے اس یہ حدیث موضوع ہے (کفایت المفتی 7/343)

(10) قال کعب لاتستشیروا الحاکة فان اللہ تعالیٰ سلب عقولھم و نزع البرکة من کسبھم لان مریم علیھا السلام مرت بجماعة من الحیاکین فسألتھم عن الطریق فدلوھا علی غیر الطریق فقالت نزع اللہ البرکة من کسبکم:

یعنی جلاہوں سے مشورہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقلیں سلب کرلی ہیں اوران کی کمائی میں سے برکت نکال لی ہے اس لئے کہ حضرت مریم علیہا السلام جلاہوں کی ایک جماعت پر گزریں اوران سے راستہ دریافت کیا تو انہوں سے غلط راستہ بتادیا تو حضرت مریم علیہا السلام نے ان کو بددعا دی کہ خدا تمہاری کمائی میں سے برکت نکال لے'' کتاب نہایات الارب فی

غایات النسب میں تو اس کو مستظرف سے نقل کیا ہے الغرض اس مضمون کی حدیثیں مرفوعا بھی مروی ہیں جو موضوع ہیں اور اگر کعب کا اپنا مقولہ ہو جیسا مستظرف سے نہایات الارب میں نقل کیا گیا ہے تو نا قابل اعتبار ہے کیونکہ اصول شرعیہ اور قوانین عقلیہ اور مشاہدات روزمرہ کے خلاف ہے (کفایت المفتی 7/348)

(11) وهبت خالتی فاختة بنت عمرو غلاما فأمرتها ألا تجعله جازرا ولا صائغا ولا حجاماً:

یہ حدیث نہایات الارب فی غایاب النسب میں کنز العمال سے بحوالہ طبرانی عن جابر نقل کی ہے اور اسی کنز العمال میں بحوالہ مسند امام احمد وابوداؤد عن ابن عمر بھی ذکر کی گئی ہے دیکھو کنز العمال ۲/۲۰۱ اس کے الفاظ یہ ہیں انی وھبت لخالتی غلاما وانا ارجو ان یبارک لھا فیہ فقلت لھا لا تسلمیہ حجاما ولا صائغا ولا قصابا۔ لیکن ابوداؤد میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ابن عمر سے نہیں بلکہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں قال (ای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول انی وھبت لخالتی فاختة بنت عمرو غلاما (الحدیث) اور طبرانی میں لخالتی فاختة بنت عمرو الزاھریة خالة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (التعلیق المحمود) تو اب حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت جابرؓ یا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس غلام میں برکت عطا فرمائے گا تو میں نے ان سے کہا کہ اس غلام کو کسی پچھنے لگانے والے یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔ یعنی یہ تینوں کام نہ اس کو سکھانا نہ کرانا

یہ حدیث حضرت عمرؓ کے ذریعہ سے ابوداؤد میں مروی ہے اس میں حضرت عمرؓ سے روایت کرنے والا ابو ماجدہ یا ابن ماجدہ راوی ہے اس کے متعلق التعلیق المحمود میں تقریب سے نقل کیا ہے ابو ماجدہ او ابن ماجدہ قیل اسمہ علی مجھول من الثالثة وروایتہ عن عمر مرسلة۔ یعنی ابو ماجدہ یا ابن ماجدہ ان کا نام علی بتایا گیا ہے اور یہ تیسرے طبقہ کے ایک مجھول راوی ہیں اور حضرت عمرؓ سے ان کی روایت منقطع ہے قال ابن ابی حاتم عن ابیہ علی ابن ماجدة البصھنی عن عمر مرسل (بذل المجھود) یعنی ابن ابی حاتم نے اپنے والد ابو حاتم سے نقل کیا کہ علی بن ماجدہ کی روایتیں حضرت عمرؓ سے منقطع ہیں اس ثابت ہوا کہ ابوداؤد کی روایت جو حضرت عمرؓ کے طریق سے وہ تو منقطع ہے استناد کے قابل نہیں۔ رہی حضرت جابرؓ والی روایت جو محمد بن المنکدر کے طریق سے ہے اس کی پوری سند معلوم نہیں اس لیے جب تک پوری سند معلوم نہ ہو جائے معرض استدلال میں لانا درست نہیں (کفایت المفتی 7/348)

(12)علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین:

یہ حدیث سنن ابی داود میں سند ذیل سے مروی ہے:حدثنااحمد بن حنبل نا الولیدبن مسلم ناثور بن یزیدحدثنی خالدبن معدان حدثنی عبدالرحمان بن عمروالسلمی وحجربن حجرقالا:اتینا العرباض بن سارية وهوممن نزل فيه:وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَامَآاَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآاَجِدُمَآاَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ(التوبة92)

فسلمناوقلنااتيناک زائرين وعائدين ومقتبسين فقال العرباض : صلى بنارسول الله ﷺ ذات يوم الحديث۔ پہلے راوی اس کے امام احمد بن حنبل ہیں جو ائمہ حدیث وفقہ میں سے ہیں دوسرے راوی ولید بن مسلم ہیں یہ صحیح مسلم ،ابوداؤداورنسائی کے رواۃ میں سے ہیں اور حافظ نے ان کے ترجمہ میں ثقة من الخامسة لکھا ہے تیسرے راوی ثوربن یزید صحیح بخاری کے رواۃ میں سے ہیں قال الحافظ:هو ثقة ثبت الخ چوتھے راوی خالد بن معدان صحاح ستہ کے رواۃ میں سے ہیں پانچویں راوی عبدالرحمان بن عمرو سلمی ابوداؤد،ترمذی ،ابن ماجہ کے رواۃ میں سے ہیں قال الحافظ مقبول الخ اسی طرح حجر بن حجر کے بارے میں بھی حافظ نے تقریب میں مقبول من الثالثة لکھا ہے یہ دونوں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوکہ کوئی راوی سند مذکور میں کذاب ومردود نہیں ہے نیز ابوداؤد میں اس کی تخریج کے بعد حدیث پر کوئی جرح بھی نہیں کی بلکہ سکوت کیا ہے جو کہ صحت کی دلیل عندابوداؤد ہوگی امت نے بھی اس حدیث کی تلقی بالقبول کی۔لھذا یہ حدیث قابل اعتماد اور حسن الاسناد ہے

(دارالعلوم دیوبند:136/18)

(13)انمانهيتكم عن صوتين احمقين صوت النوحة وصوت الغناء:

(14)كان ابليس اول من تغنى واول من ناح:

(15)التغنى حرام والتلذذ بها كفر والجلوس عليها فسق ومعصية:

یہ جملے الفاظ مذکورہ کے ساتھ کسی حدیث کی کتاب میں نظر نہیں آئے ،جملہ اولیٰ کے متعلق جامع صغیر میں یہ الفاظ حدیث کے منقول ہیں:صوتان ملعونان فی الدنیاوالاٰخرةمزمارعند نعمة ورنة عندمصيبة رواه البزار اور جملہ ثالثہ کوصاحب درمختار نے بزازیہ سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:وفی البزازية استماع صوت الملاهی كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلوة والسلام:استماع الملاهی معصية والجلوس عليهااسق التلذذ بهاكفرای بالنعمة،فصرف الجوارح الى غيرماخلق لاجله كفر بالنعمة لاشكرالخ(الدرالمختارمع الدر9/425، كتاب الحظر والاباحة)اور جملہ ثانیہ کہیں نظر سے نہیں گذرا۔(دارالعلوم دیوبند:146/18)

(16) عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ:

کسی بزرگ کا مقولہ ہے غالبا حدیث نہیں ہے (دارالعلوم دیوبند:147/18)

(17) اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ:

بظاہر ان الفاظ سے حدیث نہیں ہے یہ بھی کسی بزرگ کا مقولہ ہے (دارالعلوم دیوبند:147/18)

(18) وأن یتوسل الی اللہ تعالی بأنبیائہ:

بزرگوں کا مقولہ ہے حدیث نہیں ہے (دارالعلوم دیوبند:147/18)

(19) اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب:

بخاری ومسلم میں یہ روایت ان الفاظ سے ہے اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب قال فی المرقاۃ:یریدبھم الیھود والنصاریٰ (مرقاۃ المفاتیح 584/7، کتاب الجھاد، رقم الحدیث :4052) اور صحیح مسلم میں ان الفاظ سے ہے :لاخرجن الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب حتی لاادع الامسلما (الصحیح المسلم :94/2، کتاب الجھاد والسیر، باب اجلاء الیھود من الحجاذ) پس حدیث مذکور بالفاظ مذکور صحیح ہے

(دارالعلوم دیوبند:154/18)

(20) اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔:

اطلبوا العلم ولو بالصین فان طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم (عق، عد، ھب وابن عبدالبر، قال البیھقی متنہ مشھور واسنادہ ضعیف وقدروی من اوجہ کلھاضعیفۃ، وقال المزی لہ طرق ربمایصل بمجموعھاالی الحسن (فیض القدیر 542/1) وقال العزیزی ھو حدیث حسن لغیرہ، (السراج المنیر 213/1) بعض متشددین کا قول وضع صرف الفاظ روایت سے متعلق ہے اس کا مفہوم یعنی ممالک بعیدہ سے طلب علم کا حکم قرآن وحدیث کی دوسری نصوص سے ثابت ہے (أحسن الفتاویٰ:453/1)

(21) عن سعید ابن المسیب یقول لیس من یوم الایعرض فیہ علی النبی امۃ عدوۃ وعشیۃ فیعرفہ:

یہ حدیث صحیح ہے (أحسن الفتاویٰ:516/1)

(22) الدنیا جیفة و طالبو ها کلاب:

یہ مضمون بلاشبہ حدیث سے ثابت ہے او حی اللہ الی داؤد علیه السلام یاداؤد مثل الدینا کمثل جیفة اجتمعت علیها الکلاب یجرونها فتحب ان تکون کلبا مثلهم فتجر معهم (کنز العمال 122/4)

(أحسن الفتاوی:515/1)

(23) لانکاح بین العیدین:

اول تو یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اگر بالفرض اسے صحیح مان لیا جائے تو اسمیں عیدین سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ نہیں بلکہ جمعہ اور صلوۃ العید مراد ہیں (أحسن الفتاوی:502/1)

(24) سبحان من زین الرجال باللحی:

کنوز الحقائق لعبد الرؤف المناوی علی هامش الجامع الصغیر 142/1 میں بحوالہ حاکم صرف اتنی حدیث منقول ہے سبحان من زین الرجال باللحی و النسائ بالذوائب اور 90/2 میں بحوالہ مسند الفردوس للدیلمی میں یہ الفاظ ہیں ملائکة السمائ تستغفر لذوائب النسائ و الحی الرجال ،امام سرخسیؒ نے مفصل روایت نقل فرمائی ہے ونصه وروی عن النبی ﷺ انه قال ان اللہ تعالیٰ ملائکة تسبیحهم سبحان من زین الرجال باللحی و النسائ بالترون و الذوائب (المبسوط 72/26) (أحسن الفتاوی:499/1، فتاوی حقانیه:223/2)

(25) عن علقمة عن ابیه انه صلی مع النبی ﷺ فلما بلغ غیر المغضوب ، خفض بها صوته:

روی شعبة هذا الحدیث عن سلمة بن کهیل عن حجر ابی العنبس عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی ﷺ قرأ غیر المغضوب علیهم و لا الضالین فقال آمین و خفض بها صوته۔

ترجمہ:۔شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے.....علقمہ اپنے والد حضرت وائلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھ کر پست آواز سے آمین کہی (ترمذی شریف 34/1 باب ماجاء فی التامین)

زجاجة المصابیح میں ہے عن علقمة بن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی ﷺ فلما بلغ غیر المغضوب

علیھم ولا الضالین قال آمین و خفض بھا صوتہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔
یعنی علقمہ بن وائلؒ اپنے والد وائلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پر پہنچے تو آپ نے آہستہ آمین کہی اس کی روایت حاکم نے کی ہے اور حاکم نے اس روایت کے متعلق فرمایا ہے صحیح الاسناد، اس کی سند صحیح ہے (بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق ہے مگر) بخاری ومسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ (زجاجۃ المصابیح 1/258 باب القرأۃ فی الصلوٰۃ) (فتاویٰ رحیمیہ: 71/5)

(26) ولد الزنا لا یدخل الجنۃ:

اس حدیث کے متعلق اکثر حفاظِ حدیث کی رائے یہ ہے کہ اس کا شمار موضوع روایات میں ہوتا ہے اور حدیث کے ذخائر میں اس کی صحت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

لما قال عبدالرحمٰن الاثری الشافعی رحمہ اللہ: ولد الزّنا لا یدخل الجنۃ یدور علی الالسنۃ ولم یثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بل قال القاضی مجد الدین شیرازی فی سفر السّعادۃ ھو باطلٌ۔ (تمیز الطّبیب من الخبیث: ص 207) وقال ایضًا: ذکر فی المصنوع فی احادیث الموضوع ولد الزّنا لا یدخل الجنّۃ لا اصل لہٗ۔ (تمیز الطّیب من الخبیث: ص 391) ومثلہٗ فی موضوعات کبریٰ للمُلا علی القاری رحمہ اللہ: ص 351، احادیث فی ولد الزّنا۔ (فتاویٰ حقانیہ: 211/2)

(27) أنا مدینۃ العلم وعلم بابھا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں بہت ساری روایات مروی ہیں مگر مندرجہ بالا روایت کے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، علماء حدیث نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

قال العلامۃ مُلاّ علی القاری رحمہ اللہ: حدیث ''اَنَا مِدینۃُ العلم وعَلِیٌّ بابھا'' (الحدیث) رواہ الترمذی فی جامعۃ وقال انہ منکر، وکذا قال البخاری وقال انہ کذب لا اصل لہ وکذا قال ابو حاتم ویحییٰ وسعید۔ (موضوعات الکبریٰ: ج71، حدیث 251)

قال العلامۃ ابن الجوزی رحمہ اللہ: قال یحیی بن معین ھٰذا الحدیث کذب لیس لہٗ اصل، وقال ابن عدی رحمہ اللہ: ھٰذا الحدیث موضوع یعرف بابی الصلت۔ الخ (الموضوعات: 1/354 باب فضائل علی السلام) (فتاویٰ حقانیہ: 220/2)

(28) علماء أمتی کأنبیاء بنی اسرائیل:

محدثینِ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے جبکہ بعض علماء نے اس کو موضوع قرار دیا ہے، تاہم صرف فضیلت العلم کے طور پر بیان کرنا ممنوع نہیں۔

قال العلامة طاهر بن علی الهندی رحمه الله: وعلماء أمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ قال شیخنا والزرکشی رحمه الله لا اصل له ولا یعرف فی معتبر وروی بسند ضعیف۔ (تذکرة الموضوعات: ص40)

قال العلامة ملا علی القاری رحمه الله: علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل۔

قال الدمیری رحمۃ اللہ علیہ: والعسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لا اصل له ۔وکذا قال الزرکشی رحمۃ اللہ علیہ وسکت عنه السیوطی۔ (موضوعات کبریٰ: ص159 رقم حدیث 614) (فتاویٰ حقانیہ: 221/2)

(29) انا من نور الله والمؤمنون منی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذاتِ اقدس کے اعتبار سے بشر ہیں اور آپ میں بشریت کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں لہٰذا آپ کو باعتبار ذات نور کہنا صحیح نہیں۔ جہاں تک مذکورہ روایت کا تعلق ہے تو محدثینِ عظام نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

قال العلامة طاهر بن علی الهندی رحمۃ اللہ علیہ: وفی الذیل: "کنت نبیًا وآدم بین الماء والطین وکنت نبیًا ولا آدم ولا ماء ولا طین۔" قال ابن تیمیة موضوع وهو کما قال وکذلک حدیث: اَنَا من نور الله والمؤمنون منی الخیر فی وفی امتی الٰی یوم القیامة۔" قال ابن حجر لا اعرفة۔ (تذکرة الموضوعات: ص86، فضل الرسول وخصاله)

قال العلامة ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ: حدیث: "انا من نور الله والمؤمنون منی"۔ قال العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: انه کذب مختلق۔ وقال الزرکشی رحمۃ اللہ علیہ: لا یعرف۔ وقال ابن تیمیة موضوع۔ (الموضوعات الکبریٰ للمُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ: ص73) (فتاویٰ حقانیہ: 222/2)

(30) تعمیر کعبہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برہنہ ہوجانے والی روایت کہاں ہے؟

باب کراهیة التعری فی الصلوٰة وغیرها، ص: 52، باب فضل مکة وبنیانها ص 215، باب بنیان الکعبة ص 54، بخاری شریف جلد اول میں تین مواقع پر یہ واقعہ مذکور ہے، ترجمہ وصفحات نقل کردیئے گئے ہیں۔ بعض شراح کی رائے یہ ہے کہ عمر مبارک اس وقت پندرہ سال کی تھی لیکن عامۃً مؤرخین وشراح نے 35 سال لکھی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: 50/4)

(31) حدیث قرطاس؟

یہ حدیث طویل مشکوٰۃ المصابیح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فِیْھِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمُّوْا اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ الخ (مشکوٰۃ المصا بیح باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)الفصل الثا لث میں بحوالہ صحیح بخاری شریف (846/2 کتاب المرضٰی باب قول المریض قوموا عنی، مطبوعہ اشرفی دیوبند،)
وصحیح مسلم شریف(2/ 43 کتاب الوصیۃ ،باب ترک الوصیۃالخ مطبوعہ بلال دیوبند۔) منقول ہے۔(فتاویٰ محمودیہ:50/4)

(32) عصر کے بعد مطالعہ کرنے کی ممانعت سے متعلق کوئی حدیث ہے؟

من اکرم حبیبتیہ فلایکتب بعدالعصر لیس فی المرفوع ولٰکن قداوصیٰ الامام احمد بعض اصحابہ ان لا ینظر بعدالعصر فی کتاب۔ اخرجہ الخطیب وغیرہ وقال الشافعی رحمہ اللہ فیما رواہ حرملۃ بن یحییٰ کمااخرجہ البیھقی فی مناقبہ الوراق انما یأکل دیۃ عینیہ اھ(المقاصدالحسنۃ ص 399 ،حرف المیم مکتبۃ الخارجی بمصر، کشف الخفاء2/307-317، الفوائد المجموعۃللشوکانی ص217)۔(فتاویٰ محمودیہ:75/4)

(33) الشاب التائب التارک بشھوتہ لأجل بمنزلۃ ملائکۃ:

یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ نہیں ملی۔(فتاویٰ محمودیہ:77/4)

(34) اول ماخلق اللہ نوری:

مجمع البحار کے حاشیہ میں اس کو حدیث کہا ہے الیواقیت والجواھر ص 10 میں بھی اس کو حدیث لکھا ہے، فتاوی ابن حجر مکی، 44 وص 206 میں اس کے مضمون کو عبدالرزاق سے حدیث نقل کیا ہے(فتاویٰ محمودیہ:80/4)

(35) لولاک لما خلقت الأفلاک:

(36) لولاک لما أظھرت الربوبیۃ:

روایت لفظاً موضوع ہے۔ معناً صحیح ہے قال العلامۃ الملاعلی القاری رحمہ اللہ:لولاک لماخلقت الافلاک قال الصغانی انہ موضوع کذافی الخلاصۃ لکن معناہ صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً اتانی

جبریل فقال یامحمد لولاک ماخلقت الجنة ولولاک ماخلقت النار وفی روایة ابن عساکر لولاک ماخلقت الدنیا (الموضوعات الکبیر صـ194) (فتاویٰ محمودیہ:4/84-83)

(37) أنا أحمد بلاميم وانا عرب بلاعين:

انا احمد بلاميم وانا عرب بلاعين کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گذری۔ بظاہر یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہیں (فتاویٰ محمودیہ:4/83)

(38) أنا أحمد لأنهم أنا فوق العرش أحمد:

کتب حدیث میں یہ روایت نہیں ملی محدثین نے ایک ایک حدیث کو سند کے ساتھ اپنی کتب میں جمع فرمایا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ:4/85)

(39) كنت كنزا مخفيا:

حدیث کنت کنزاً مخفیاً لااعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا عرفتهم لی فعرفونی قال ابو ربیعة: لیس من کلام النبی علیه السلام ولایعرف له سند صحیح ولاضعیف وتبعه الزرکشی والعسقلانی لکن معناه صحیح مستفادمن قوله وماخلقت الجن والانس الالیعبدون ای یعرفون کمافسره ابن عباس رضی اللہ عنہ۔(موضوعات کبیر ص 64)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ روایت بلا سند ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں البتہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے معنیٰ کی ایک درجہ میں تائید ہوتی ہے (فتاویٰ محمودیہ:4/86)

(40) من صلی خلف عالم تقی:

ہدایہ (1/122 کتاب الصلوۃ، باب الامامة) میں یہ روایت ہے۔ من صلی خلف عالم تقی فکأنما صلّٰی خلف نبی۔ نصب الرایہ (2/26 کتاب الصلوۃ، باب الامامة) میں اس کو غریب لکھا ہے اور کوئی تخریج نہیں کی۔

(فتاویٰ محمودیہ:4/92)

(41) من تزیا بغیر زیه فقتل فدمه هدر:

اس کے متعلق علامہ سخاویؒ نے المقاصد الحسنہ (ص 192-407) میں لکھا ہے۔ مَنْ تَزَیَّ بِغَیْرِ زِیِّهٖ فَقُتِلَ دَمُهٗ

هَذَا لیس له اصل یعتمد ویحکی فیه حکایات منقطعةان بعض الجان حدث به اماعن علی رضی الله عنه مرفوعاً و اما عن النبی صلی الله علیه و سلم بلاو اسطة مالم یثبت فیه شیئ۔یعنی اس کی کوئی قابل اعتماد اصل نہیں، بعض جنات کی حکایات نقل کی جاتی ہیں جو کہ سند کے اعتبار سے منقطع ہیں اور کوئی چیز بھی ثابت نہیں۔یہی مضمون ملا علی قاریؒ کی الموضوعات الکبیر (ص226) اور اس فن کی دیگر کتب (المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع ص 181) میں ہے(فتاویٰ محمودیہ:93/4)

(42) طعام المیت یمیت القلب:

یہ حدیث نہیں ہے

این قول کہ طعام المیت یمیت القلب حدیث نیست کلام بعض از تجربہ کاراں است

(فتاویٰ عزیزی2/106-180،فتاویٰ محمودیہ:97/4)

(43) من أحیا سنتی فقد أحیانی:

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفَعَہٗ مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ رزین (جمع الفوائد ص 17/1، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة و مطبوعه مکة المکرمة 29/1)

تنبیہ: سوال کے مطابق بھی حدیث شریف ترمذی میں موجود ہے (ترمذی 96/2) کتاب العلم ،باب ماجاء فی الاخذبالسنة، وَمَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ وَمَنْ اَحْیَانِیْ کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ، باب الاخذ بالسنة، ابواب العلم، مطبوعه بلال دیوبند۔(فتاویٰ محمودیہ:99/4)

یادداشت

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب _____ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کورس کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ☐ بہتر ہے ☐ اعلیٰ ہے ☐

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ☐ مناسب ہے ☐ مہنگی ہے ☐

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ☐ نہیں ☐ کبھی کبھی ☐

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمائیے:

0331-2607207 - 03312607204

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہم صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہم شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہم زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہم رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہم حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہم قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہم طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہم نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer